بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

3 رجب 1444 ہجری قمری ● 26 صلح 1402 ہجری شمسی ● 26 جنوری 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَاَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ

(سورۃ انفال:29)

ترجمہ: اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں اور یہ (بھی) کہ اللہ کے پاس ایک بہت بڑا اجر ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 جنوری 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ) سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 127 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کا مقصد دینی و روحانی اور اخلاقی ترقی بیان فرمایا اور اس پر بہت شدت سے زور دیا

یہی مقصد ہے جس کے حصول کے لئے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے

1891 کے جلسہ میں 75 اور 1892 کے جلسہ میں 327 افراد شامل ہوئے

آج اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ملک میں ہمیں ہزاروں کی تعداد میں شاملین دکھا رہا ہے

کیا یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا اور اسکے وعدوں کا جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ثبوت نہیں ہے؟ یقیناً ہے!

ایک ہی وقت میں تمام ملک میری باتیں سن رہے ہیں اور دیکھ بھی رہے ہیں اور ہم ان کو دیکھ رہے ہیں

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کرنے کا اظہار ہے

ہمیں اس فضل سے فیض اٹھانے اور اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے اپنی ذمہ داریاں بھی ادا کرنی ہونگی، اپنے عہد اور اپنے وعدے کو جو ہم نے جماعت میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہے پورا کرنا ہوگا، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہونگی

شرائط بیعت میں سے دوسری شرط بیعت کے حوالے سے کچھ باتیں کروں گا

اگر اس کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو ڈھال لیں تو اپنے اندر بھی اور دنیا میں بھی ایک انقلاب عظیم پیدا کر سکتے ہیں

دوسری شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نو برائیوں کا ذکر کیا ہے اور یہ برائیاں ایسی ہیں جن کو چھوڑنے سے انسان روحانی اور اخلاقی طور پر ترقی کر سکتا ہے

آج لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو بنے ہوئے بھی سو سال ہو گئے ہیں لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جائزہ لیں کہ اس سو سال میں کس حد تک لجنہ نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے

ہر شامل جلسہ جو کسی بھی طرح جلسہ میں شامل ہے یہ عہد کرے کہ ہم نے پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی ہے

اور عہد بیعت کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ نبھانا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے

mta انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسلام آباد یوکے سے شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

★ کووِڈ 19 کے بعد پوری صلاحیت کے ساتھ جلسے کا انعقاد ★ تینوں دن جلسہ کے پروگراموں کی لائیو اسٹریمنگ اور اسکے ذریعہ اندرون و بیرون ملک جلسہ سے وسیع استفادہ ★ لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ بیاسی ہزار پانچ سو افراد نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی ★ 14500 عشاق احمدیت کی جلسہ میں شمولیت ★ 37 ممالک کی نمائندگی ★ بعض افریقین ممالک کے جلسے اور اختتامی خطاب میں ان کی شمولیت ★ اختتامی خطاب میں مسجد مبارک اسلام آباد میں 1404، بیت الفتوح میں 1200، مسجد فضل میں 400 احباب کا اجتماع ★ نماز تہجد ★ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ★ علماء کرام کی پُرمغز تقاریر ★ 9 ملکی و غیر ملکی زبانوں میں جلسہ کے پروگراموں کا رواں ترجمہ ★ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ★ نکاحوں کے اعلانات ★ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ★ پُرسکون و خوشگوار ماحول میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ٭ (منصور احمد مسرور، منتظم رپورٹنگ)

(تیسری و آخر قسط)

دوسرا دن دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس جلسہ پیشوایان مذاہب کے طور پر منایا جاتا ہے جس کیلئے مختلف مذاہب کے رہنماؤں اور سادھو سنتوں، گوروؤں اور پنڈتوں اور چرچ کے فادروں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ سیاسی رہنما بھی تشریف لاتے ہیں جو جلسہ اور جماعت احمدیہ کی تعلیمات کے تئیں اپنے نیک خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

یہ اجلاس زیر صدارت مکرم سیّد تنویر احمد صاحب صدر مجلس وقف جدید منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم لقمان احمد تقی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ نے سورۃ النمل کی آیات 61 تا 64 کی تلاوت کی جن کا اُردو ترجمہ مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم مبشر احمد خادم صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے بزبان پنجابی ''امن عالم اور اسلام'' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہٗ صدر اجلاس کی اجازت سے مکرم تنویر احمد خادم صاحب نے اسٹیج پر تشریف فرما غیر مسلم معززین کا تعارف کروایا اور اُن میں سے بعض کو

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (ستمبر، اکتوبر 2022ء)

ہیومینٹی فرسٹ امریکہ کی انتظامیہ کمیٹی اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات اور عہدیداران کو حضور انور کی زرّیں نصائح وہدایات

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو.کے

مورخہ 15/اکتوبر 2022ء (بقیہ رپورٹ)

ہیومینٹی فرسٹ امریکہ کی انتظامیہ کمیٹی کی ملاقات

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں ہیومینٹی فرسٹ یو ایس اے کی انتظامیہ کمیٹی کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

میٹنگ کے آغاز میں حضورانور کے استفسار پر چیئرمین صاحب ہیومینٹی فرسٹ امریکہ نے عرض کیا کہ ہم نے آج کی میٹنگ مختلف معاملات میں حضورانور سے راہنمائی حاصل کرنے کیلئے رکھی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہیومینٹی فرسٹ ایک آزاد ادارہ ہے اور اپنی مرضی کے مطابق کام کرسکتی ہے مگر ہمیشہ جماعت کی اہمیت اور مفاد کو مدِنظر رکھیں۔

چیئرمین صاحب نے اپنے نئے سٹاف ممبران کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ Strategy Development کیلئے محمد احمد چودھری صاحب اور Funds Development کیلئے مجیب اعجاز صاحب کو منتخب کیا گیا ہے۔ اس پر حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کیا نئے ممبران کا نام پورے بورڈ کے سامنے مشورہ کیلئے پیش کیا تھا؟ اس پر چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ نام بورڈ کے سامنے پیش کیے گئے اور ووٹ کے ذریعہ انتخاب کیا گیا ہے۔

حضورانور نے مجیب صاحب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ اچھے fundraiser کے ساتھ ساتھ اچھے donor بھی بن سکتے ہیں۔

چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ہیومینٹی فرسٹ یو ایس اے کو حضورانور نے 25 نئے سکول بنانے کا ٹارگٹ دیا تھا۔ حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ کو یہ ٹارگٹ کب دیا گیا تھا۔ اس پر عرض کیا گیا کہ یہ ٹارگٹ انٹرنیشنل ہیومینٹی فرسٹ کانفرنس کے بعد ملا تھا۔ حضورانور نے 2025ء تک نئے 25 سکول بنانے کا ٹارگٹ دیا تھا۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ ایک سکول بنانے میں کتنا خرچہ ہوگا؟ پھر حضورانور نے فرمایا کہ 50 سے 75 ہزار ڈالرز اگر ایک سکول پر اخراجات ہوں تو یہ تقریباً 2.4 ملین ڈالرز بن جائیں گے جو کہ بہت زیادہ ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم اپنے سکولوں کو خودمختار بنائیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح اپنے سکولوں کو خودمختار بنائیں گے؟ آپ تو اتنی زیادہ فیس بھی نہیں لیتے۔ زیادہ سے زیادہ آپ 10 فیصد رقم واپس جمع کرلیں گے۔ باقی 90 فیصد کو کہاں سے پورا کریں گے؟

اس پر عرض کیا گیا کہ ہم مختلف پروگراموں کے ذریعہ ان فنڈز کو جمع کریں گے۔ حضورانور نے دریافت فرمایا کہ Walathons اور Telethons کے ذریعہ یہ فنڈز اکٹھے کریں گے؟

حضورانور کے استفسار پر چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ امریکہ نے عرض کیا کہ ہمارا بجٹ 2.5 ملین ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ آپ 2.5 ملین جمع کریں گے اور اس میں سے صرف سکولز پر ہی 2.4 ملین لاگت آجائے گی۔ تو یہ کیسے ہوگا؟

حضورانور نے مزید فرمایا کہ اگر آپ ایک پرائمری سکول بنائیں گے تو کچھ عرصہ کے بعد آپ کو ایک مڈل سکول بھی بنانا ہوگا اور پھر ہائی سکول بھی۔ آپ کو مزید کمروں کی ضرورت ہوگی اور چونکہ یہ الگ سکول ہوں گے، آپ کو مزید زمین کی بھی ضرورت ہوگی۔ کس طرح آپ ان سب کو فنڈز مہیا کریں گے۔

اس پر عرض کیا گیا کہ ہم مختلف ایجنسیز کے ساتھ مل کر فنڈز جمع کریں گے۔

اس موقع پر حضورانور کی خدمت میں ناصر ہسپتال، گوئٹے مالا کی توسیع کا منصوبہ بھی پیش کیا گیا جس میں زیادہ مریضوں کی جگہ ہوگی۔ اس منصوبہ میں Diagnostic Centre اور موبائل ہیلتھ کلینک شامل ہیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کیا افتتاح کے بعد سے اب تک وہاں کوئی توسیع ہوئی ہے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ Diagnostic Centre اور دوسرے شعبہ جات میں سامان اور مشینیں وغیرہ مہیا کی گئی ہیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کیا ہسپتال کی موجودہ عمارت کے اوپر مزید منازل بنائی جاسکیں گی یا پھر الگ عمارت بنائی جائے گی۔ اس پر عرض کیا گیا کہ ہم ایک اور منزل اسی عمارت کے اوپر بناسکتے ہیں اور اسی عمارت کے ساتھ اور جگہ بھی موجود ہے۔

اس کے بعد چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ نے حضورانور کی خدمت میں Food Pantry Operations کے بارے میں رپورٹ پیش کی کہ Covid کے دوران 25 سے زائد Food Pantries کا انتظام کیا گیا اور اب مزید 10 pantries کا انتظام کیا ہے اور چار مزید کا پروگرام ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض دفعہ جماعتی پروگراموں میں بھی کھانا زیادہ ہوجاتا ہے۔ جمعہ کے روز زیادہ کھانا بنایا گیا تھا۔ ان کا اندازہ درست نہیں تھا اور پھر بعد میں زائد کھانا پھینکنا پڑا تھا۔ حضورانور نے فرمایا کہ ہمیں ضیافت ٹیم کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے۔ اگر بچا ہوا کھانا غریب لوگوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہو۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ فیڈنگ پروگرام کا کیا نام رکھا ہے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ 'فوڈ سکیورٹی' کے تحت "Feed the Hungry" ہے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ "Beat the Hunger" نام ہے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ Feed the Hunger نام ہے لیکن Beat the Hunger بھی اچھا نام ہے۔ ہم یہ استعمال کرسکتے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سے زیادہ اکرامِ ضیف ہوگا۔

پھر چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ ایک The Education Project ہے جس میں ہم ضرورت مند طلبہ کو مفت آن لائن ٹیوشن فراہم کرتے ہیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کیا ہم کوئی ایسی سکیم شروع کرسکتے ہیں جس کے ذریعہ ہم ایسے طلبہ کی مدد کرسکیں جو گھر میں ہی تعلیم حاصل کرتے ہوں؟ یا کوئی جگہ ہوسکتی ہے، کوئی سنٹر وغیرہ جہاں پر والدین اپنے بچوں کو مدد حاصل کرنے کی خاطر لاسکتے ہوں۔ خاص طور پر پرائمری بچوں کیلئے۔

حضورانور نے محمد احمد چودھری صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو اس پر کام کرنا چاہیے۔ یہ آپ کیلئے ایک اچھا پراجیکٹ ہوگا۔

پاکستان میں سیلاب سے متاثرین کی مدد کے بارے میں چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ہم نے پاکستان کے سفیر سے ملاقات کی اور وزیرِ اعظم کے فلڈ ریلیف کیلئے پچاس ہزار ڈالرز ادا کیے۔

حضورانور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ رقم کی ترسیل کے حوالہ سے ہمیں بعض مشکلات بھی سامنے آئی ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی ہدایات دیں۔

حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صرف احمدیوں کی ہی مدد نہ کریں بلکہ غیر احمدیوں کی بھی مدد کریں۔

اس پر حضورانور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ اب تک جن لوگوں کی مدد کی گئی ہے ان میں سے 60 فیصد غیر احمدی ہیں اور 40 فیصد احمدی ہیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ نائیجیریا میں سیلاب کی صورت حال کیا ہے؟ اس پر چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ان کے علم میں نہیں ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ سیلاب کی وجہ سے 500 سے زائد افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ ہمیں اس بارہ میں علم ہی نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے کچھ کیا ہے۔

اس پر عرض کیا گیا کہ نائیجیریا ہیومینٹی فرسٹ یو ایس اے کے تحت نہیں آتا۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ ہیومینٹی فرسٹ تو ایک ہی ہے۔ آپ میں سے کسی کو اس کا علم ہی نہیں۔ حضورانور نے چیئرمین سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل کے ممبر نہیں ہیں؟ اس پر عرض کیا گیا کہ وہ ٹرسٹیز کا حصہ ہیں۔ حضورانور نے فرمایا کہ اگر آپ ٹرسٹیز کا حصہ ہیں تو پھر آپ اس حوالہ سے کچھ کرسکتے ہیں۔

چیئرمین صاحب نے عرض کیا کہ ہم مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ مل کر تنزانیہ کے پراجیکٹ پر بھی کام کررہے ہیں۔ نیز حضورانور نے انڈونیشیا کے پراجیکٹ کی بھی منظوری عطا فرمادی ہے اور تنزانیہ کا کام مکمل کرنے کے بعد ہم حضورانور کی راہنمائی اور منظوری کے ساتھ انڈونیشیا میں کام شروع کردیں گے۔

میٹنگ کے آخر پر ممبران نے حضورانور کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمان میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 16/اکتوبر 2022ء (بروز اتوار)

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 15 منٹ پر ''مسجد بیت الرحمٰن'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضورانور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

گروپ تصاویر

10 بجکر 40 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق رہائشگاہ کے بیرونی احاطہ میں ہی مختلف شعبہ جات نے باری باری حضورانور کے ساتھ گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ان شعبہ جات میں خدمتِ خلق، حفاظتِ خاص، سیکورٹی، لنگرخانہ ٹیم، ضیافت ٹیم، MTA، شعبہ جائیداد، مجلس عاملہ میری لینڈ، طلبہ واساتذہ جامعہ احمدیہ کینیڈا، شعبہ رجسٹریشن، شعبہ MTA مسرور ٹیلی پورٹ، ایڈمنسٹریشن ٹیم، PA ٹیم، ملاقات ٹیم اور احمدی پولیس مین کے گروپ شامل تھے۔

انصاراللہ کے ہاؤسنگ سکیم کے تحت تعمیر مکانات کا معائنہ

بعدازاں پروگرام کے مطابق 10 بجکر 50 منٹ پر Joppatown کیلئے روانگی ہوئی۔ Joppa کا علاقہ مسجد بیت الرحمٰن سے 50 میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مجلس انصاراللہ امریکہ کے تحت اس علاقہ میں ایک دریا کے کنارے ایک ہاؤسنگ سکیم کے تحت 52 مکانات تعمیر ہوئے ہیں۔ جن میں سے 48 مکانات احمدی احباب کے ہیں۔ اور یہاں ایک کمیونٹی سینٹر اور مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد 11 بجکر 50 منٹ پر یہاں تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک کثیر تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے امریکہ کی مختلف سٹیٹس کیلیفورنیا، ٹیکساس، Ohio، Illinois، Michigan، Massachusetts، جارجیا اور فلوریڈا (Florida) سے احباب اور فیملیز یہاں پہنچی تھیں۔ بعض احباب لاس اینجلیز اور شکاگو سے بھی رات

باقی رپورٹ صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

کل رات جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ جعفر فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں جبکہ حمزہ تخت پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں (الحدیث)

بعض صحابہ جن کے بارے میں پہلے بیان کر چکا ہوں ان کی کچھ باتیں یا تفاصیل بعد میں سامنے آئی ہیں......
مَیں نے مناسب سمجھا کہ اسے بھی چند خطبات میں بیان کر دوں تا اس ذریعہ سے بھی لوگوں کے علم میں یہ باتیں آجائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگ سن سکیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہ نام بہت پسند تھا

مَیں نے ابھی دعا ختم بھی نہ کی تھی کہ باطل مجھ سے دُور ہو گیا اور میرا دل یقین سے بھر گیا، پھر صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تمام حالت بیان کی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے ثبات قدم بخشے (حضرت حمزہؓ)

’’اے معشرِ قریش! مَیں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں گویا اونٹنیوں کے کجاووں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں بلکہ موتوں کو اٹھایا ہوا ہے اور یثرب کی سانڈنیوں پر گویا ہلاکتیں سوار ہیں۔‘‘ ایک مشرک کا اعتراف

جب شراب کی حرمت ہوگئی تو پھر اس کے نزدیک بھی یہ لوگ نہیں گئے، صحابہ کا اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے کا یہ معیار تھا کہ فوری طور پر مٹکے توڑ دیے

جب یہود نے دیکھا کہ مسلمان مدینہ میں زیادہ اقتدار حاصل کرتے جاتے ہیں تو اُن کے تیور بدلنے شروع ہوئے اور انہوں نے مسلمانوں کی اس بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کا تہیہ کر لیا اور اس غرض کیلئے انہوں نے ہر قسم کی جائز و ناجائز تدابیر اختیار کرنی شروع کیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا، عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا بیان

دنیا کے بگڑتے حالات کے پیشِ نظر سالِ نو کے آغاز پر دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30؍دسمبر 2022ء بمطابق 30؍فتح 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر کے اختتام پر میں نے بتایا تھا کہ بدری صحابہ کا ذکر تو اَب ختم ہوا لیکن بعض صحابہ جن کے بارے میں پہلے بیان کر چکا ہوں ان کی کچھ باتیں یا تفاصیل بعد میں سامنے آئی ہیں جنہیں یا تو مَیں کسی وقت بیان کروں گا یا جب ان کی اشاعت ہوگی تو اس میں آجائیں گی۔ بعض لوگ لکھ رہے ہیں کہ اس تاریخ کو سن کر ہمیں بہت فائدہ ہوا ہے۔ خطبات میں بھی یہ حصہ بیان ہو جائے۔ اس لیے مَیں نے مناسب سمجھا کہ اسے بھی چند خطبات میں بیان کر دوں تا اس ذریعہ سے بھی لوگوں کے علم میں یہ باتیں آجائیں اور زیادہ سے زیادہ لوگ سن سکیں۔

بہرحال اس ضمن میں پہلا ذکر حضرت حمزہؓ کا ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور آپؐ کے بہت پیارے تھے جس کا اظہار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف باتوں اور حضرت حمزہؓ کی شہادت سے ہوتا ہے کہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ردّعمل تھا۔ ہوسکتا ہے بعض باتیں اجمالاً دوبارہ بھی دہرائی جائیں۔

روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہ نام بہت پسند تھا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے پوچھا ہم اس کا نام کیا رکھیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا نام حمزہ بن عبدالمطلب کے نام پر رکھو جو کہ مجھے سب ناموں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔
(مستدرک علی الصحیحین للحاکم، جزء 5، صفحہ 1831، کتاب معرفۃ الصحابہ، حدیث نمبر 4888، مطبوعہ مکتبہ نزار الباز ریاض)

حضرت حمزہؓ کی ازواج اور اولاد کے متعلق طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے کہ حضرت حمزہؓ کی ایک شادی مِلّہ بن مالک جو کہ قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے ان کی بیٹی سے ہوئی جن سے یعلیٰ اور عامر پیدا ہوئے۔ اپنے بیٹے یعلیٰ کے نام پر ہی حضرت حمزہؓ کی ایک کنیت ابویعلیٰ تھی۔ حضرت حمزہؓ کی دوسری زوجہ حضرت خولہ بنت قیس انصاریہؓ سے حضرت عُمارہؓ کی ولادت ہوئی جن کے نام پر حضرت حمزہؓ نے اپنی کنیت ابوعُمارہ رکھی تھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک شادی حضرت اسماء بنت عُمیسؓ کی بہن حضرت سلمیٰ بنت عمیسؓ سے ہوئی جن کے بطن سے ایک بیٹی حضرت اُمامہؓ کی پیدائش ہوئی۔ یہ وہی اُمامہ ہیں جن کے بارے میں حضرت علی، حضرت جعفر اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم میں نزاع ہوا تھا۔ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حضرت اُمامہؓ اسکے پاس رہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں فیصلہ فرمایا تھا کیونکہ حضرت اُمامہؓ کی خالہ حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ حضرت حمزہؓ کے بیٹے یعلیٰ کی اولاد میں عُمارہ، فضل، زبیر، عقیل اور محمد تھے مگر سب فوت ہو گئے اور حضرت حمزہؓ کی نہ ہی اولاد زندہ رہی اور نہ ہی نسل چل سکی۔ (ماخوذ از طبقات الکبریٰ، جزء 2 صفحہ 46 دار الفکر بیروت)

حضرت حمزہؓ کی بیٹی اُمامہ کے متعلق حضرت علیؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جس نزاع کا ابھی ذکر آیا ہے اس کی تفصیل بخاری میں اس طرح آئی ہے: حضرت بَراء بن عازبؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی القعدہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو اہلِ مکہ نے اس بات سے انکار کیا کہ آپؐ کو مکہ میں داخل ہونے دیں۔ آخر آپؐ نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ مکہ میں آئندہ سال عمرے کو آئیں گے اور تین دن تک ٹھہریں گے۔ جب صلح نامہ لکھنے لگے تو، جس طرح کہ لکھا ہے کہ یہ وہ شرطیں ہیں جن پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی، مکہ والے کہنے لگے کہ ہم اس کو نہیں مانتے۔ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپؐ کو کبھی نہ روکتے بلکہ یہاں تم محمد بن عبداللہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: مَیں اللہ کا رسول بھی ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔ آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ علی نے کہا ہرگز نہیں مٹانا۔ اللہ کی قسم! میں آپؐ کے خطاب کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہوا کاغذ لے لیا اور آپؐ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے۔ آپؐ نے یوں لکھا: یہ وہ شرطیں ہیں جو محمد بن عبداللہ نے ٹھہرائیں۔ مکہ میں کوئی ہتھیار نہیں لائیں گے سوائے تلواروں کے جو نیاموں میں ہوں گی اور مکہ والوں میں سے کسی کو بھی ساتھ نہیں لے جائیں گے اگرچہ وہ ان کے ساتھ جانا چاہے اور اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو بھی نہیں روکیں گے اگر وہ مکہ میں ٹھہرنا چاہے۔ خیر جب معاہدے کے مطابق آپ آئندہ سال مکہ میں داخل ہوئے اور مدّت ختم ہو گئی تو قریش حضرت علیؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اپنے ساتھی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ اب یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مقررہ مدت گزر چکی ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہو گئے۔ حضرت حمزہؓ کی بیٹی آپ کے پیچھے آئی جو پکار رہی تھی کہ اے چچا! اے چچا! حضرت علیؓ نے جا کر اسے لے لیا اس کا ہاتھ پکڑا اور فاطمہ علیہا السلام سے کہا اپنے چچا کی بیٹی کو لے لیں۔ انہوں نے اس کو سوار کر لیا۔ اب علی، زید اور جعفر حمزہ کی لڑکی کی بابت جھگڑنے لگے۔ علی کہنے لگے کہ میں نے اس کو لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفر نے کہا میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے اور زید نے کہا میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ اپنی خالہ کے پاس رہے اور فرمایا: خالہ بمنزلہ ماں ہے اور علی سے کہا تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں اور جعفر سے کہا تم صورت اور سیرت میں مجھ سے ملتے جلتے ہو اور زید سے کہا تم ہمارے بھائی ہو اور دوست ہو۔ علی نے کہا کیا آپ حمزہ کی بیٹی سے شادی نہیں کر لیتے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے۔ میں اس کا چچا ہوں۔
(ماخوذ از صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب عمرۃ القضاء، حدیث نمبر 4251)

یہ چھوٹے چھوٹے مسائل بھی ان واقعات میں حل ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ قضا میں مقدمے آتے ہیں کہ خالہ کے پاس کیوں جائے؟ نانی کے پاس کیوں جائے؟ تو یہاں یہ فیصلے ہو گئے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے متعلق رَوضُ الأُنُف میں لکھا ہے کہ ابنِ اسحاق کے علاوہ بعض نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے متعلق ایک بات کا اضافہ کیا ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے

ہیں کہ جب مجھ پر غصہ غالب آ گیا اور مَیں نے کہہ دیا یعنی وہ جو سارا واقعہ ہوا ہے اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ جب اپنی لونڈی کے کہنے پہ (کہہ دیا) کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہوں۔ بعد میں مجھے ندامت ہوئی کہ میں نے اپنے آباؤ اجداد اور قوم کے دین کو چھوڑ دیا ہے اور مَیں نے اس عظیم معاملے کے متعلق شکوک وشبہات میں اس طرح رات گزاری کہ لمحہ بھر سونہ پایا۔ پھر مَیں خانہ کعبہ کے پاس آیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کی کہ اللہ تعالیٰ میرے سینے کو حق کیلئے کھول دے اور مجھ سے شکوک وشبہات کو دُور کر دے۔

مَیں نے ابھی دعا ختم بھی نہ کی تھی کہ باطل مجھ سے دُور ہو گیا اور میرا دل یقین سے بھر گیا۔ پھر صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تمام حالت بیان کی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے ثبات قدم بخشے۔ (روض الانف، جزء2، صفحہ 44-45، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت عمّار بن ابو عمارؓ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ انہیں جبرئیل علیہ السلام ان کی حقیقی شکل میں دکھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انہیں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ انہوں نے عرض کی کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو اپنی جگہ پر اب بیٹھ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام خانہ کعبہ کی اس لکڑی پر اتر آئے جس پر مشرکین طواف کے وقت اپنے کپڑے ڈالا کرتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نگاہ اٹھاؤ اور دیکھو۔

جب انہوں نے دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان یعنی جبرئیل علیہ السلام کے دونوں پاؤں سبز زَبَرْجَد کی مانند ہیں۔ پھر وہ غشی کی حالت میں گر پڑے۔

زبرجد بھی ایک قیمتی پتھر ہے۔ کہتے ہیں جو زُمرّد سے مشابہت رکھتا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ، جزء3، صفحہ 8، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (منجد زیر مادہ زبر)

صفر دو ہجری میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ سے ابواء کی طرف نکلے جس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی شرکت کی توفیق ملی۔ اس غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے ہی اٹھایا ہوا تھا جو کہ سفید رنگ کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے حضرت ابوسعد رضی اللہ عنہ یا ایک روایت کے مطابق حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا۔ اس سفر میں لڑائی کی نوبت نہیں آئی اور بنوضَمْرَہ کے ساتھ صلح کا معاہدہ طے پا گیا۔

یہ پہلا غزوہ تھا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس شرکت کی۔

اس غزوہ کا دوسرا نام وَدّان بھی ہے۔

(ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد، جزء4، صفحہ 14، باب الثالث فی غزوۃ الابواء، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس بارہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ ’’جہاد بالسیف کی اجازت ہجرت کے دوسرے سال ماہ صفر میں نازل ہوئی۔ چونکہ قریش کے خونی ارادوں اور ان کی خطرناک کارروائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کیلئے فوری کارروائی کی ضرورت تھی اس لئے آپؐ اسی ماہ میں مہاجرین کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے مدینہ سے نکل کھڑے ہوئے۔ روانگی سے قبل آپؐ نے اپنے پیچھے مدینہ میں سعد بن عبادہ رئیسِ خزرج کو امیر مقرر فرمایا اور مدینہ سے جنوب مغرب کی طرف مکہ کے راستہ پر روانہ ہو گئے اور بالآخر مقامِ وَدّان تک پہنچے۔ اس علاقہ میں قبیلہ بنوضَمْرَہ کے لوگ آباد تھے۔ یہ قبیلہ بنوکنانہ کی ایک شاخ تھا اور اس طرح گویا یہ لوگ قریش کے چچا زاد بھائی تھے۔ یہاں پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنوضمرہ کے رئیس کے ساتھ بات چیت کی اور باہم رضا مندی سے آپس میں ایک معاہدہ ہو گیا۔ جس کی شرطیں یہ تھیں کہ بنوضمرہ مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں گے اور مسلمانوں کے خلاف کسی دشمن کی مدد نہیں کریں گے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسلمانوں کی مدد کیلئے بلائیں گے تو وہ فوراً آ جائیں گے۔ دوسری طرف آپؐ نے مسلمانوں کی طرف سے یہ عہد کیا کہ مسلمان قبیلہ بنوضمرہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں گے اور بوقتِ ضرورت ان کی مدد کریں گے۔ یہ معاہدہ باقاعدہ لکھا گیا اور فریقین کے اس پر دستخط ہوئے اور پندرہ دن کی غیر حاضری کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ غزوۂ وَدّان کا دوسرا نام غزوہ اَبْوَا بھی ہے کیونکہ ودّان کے قریب ہی ابوا کی بستی بھی ہے اور یہ وہی مقام ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تھا۔‘‘ یہ وہ مقام ہے۔ ’’مؤرخین لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس غزوہ میں بنوضمرہ کے ساتھ قریشِ مکہ کا بھی خیال تھا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ دراصل آپؐ کی یہ مہم قریش کی خطرناک کارروائیوں کے سدّ باب کیلئے تھی۔ اور اس میں اُس زہریلے اور خطرناک اثر کا ازالہ مقصود تھا جو قریش کے قافلے وغیرہ مسلمانوں کے خلاف قبائلِ عرب میں پیدا کر رہے تھے اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کی حالت ان ایام میں بہت نازک ہو رہی تھی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 327-328)

بہر حال حضرت حمزہؓ نے اس غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھایا ہوا تھا۔

جمادی الاولیٰ 2 ہجری میں پھر قریش مکہ کی طرف سے کوئی خبر پا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ جن کی تعداد ڈیڑھ سو یا دو سو بیان ہوئی ہے مدینہ سے عُشَیرہ کی طرف نکلے اور اپنے پیچھے اپنے رضاعی بھائی ابوسَلَمہ بن عبدالاسد کو امیر مقرر فرمایا۔

اس غزوہ میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید رنگ کا جھنڈا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا۔

اس غزوہ میں آپؐ کئی چکر کاٹتے ہوئے بالآخر ساحلِ سمندر کے قریب یَنْبُع کے پاس مقام عُشَیرہ پہنچے اور گو قریش کا مقابلہ نہیں ہوا مگر اس میں آپؐ نے قبیلہ بنومُدْلِج کے ساتھ انہی شرائط پر جو بنوضمرہ کے ساتھ تھیں ایک معاہدہ طے فرمایا اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اےؓ صفحہ 329) (سبل الہدیٰ والرشاد، جزء4، صفحہ 17، باب السادس فی بیان غزوۃ العشیرۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

جنگِ بدر میں انفرادی لڑائی میں جو مبارزطلبی کا ذکر ہے، یہ پہلے مختلف حدیثوں کے حوالے سے بیان ہو چکا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس کی تفصیل اس طرح لکھی ہے کہ ’’اب فوجیں بالکل ایک دوسرے کے سامنے تھیں۔ مگر قدرتِ الٰہی کا عجیب تماشہ ہے کہ اس وقت لشکروں کے کھڑے ہونے کی ترتیب ایسی تھی کہ اسلامی لشکر قریش کو اصلی تعداد سے زیادہ بلکہ دوگنا نظر آتا تھا جس کی وجہ سے کفّار مرعوب ہوئے جاتے تھے اور دوسری طرف قریش کا لشکر مسلمانوں کو ان کی اصلی تعداد سے کم نظر آتا تھا۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے دل بڑھے ہوئے تھے۔ قریش کی یہ کوشش تھی کہ کسی طرح اسلامی لشکر کی تعداد کا صحیح اندازہ پتہ لگ جاوے تاکہ وہ چھوٹے ہوئے دلوں کو سہارا دے سکیں۔ اس کیلئے رؤساء قریش نے عُمَیر بن وَہْب کو بھیجا کہ اسلامی لشکر کے چاروں طرف گھوڑا دوڑا کر دیکھے کہ اس کی تعداد کتنی ہے اور آیا ان کے پیچھے کوئی کمک تو مخفی نہیں؟ چنانچہ عُمَیر نے گھوڑے پر سوار ہو کر مسلمانوں کا ایک چکر کاٹا مگر اسے مسلمانوں کی شکل وصورت سے ایسا جلال اور عزم اور موت سے ایسی بے پروائی نظر آئی کہ وہ سخت مرعوب ہو کر لوٹا اور قریش سے مخاطب ہو کر کہنے لگا...... ’’مجھے کوئی مخفی کمک وغیرہ تو نظر نہیں آئی، لیکن اے معشرِ قریش! میں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں گویا اونٹنیوں کے کجاووں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں بلکہ موتوں کو اٹھایا ہوا ہے اور یثرب کی سانڈنیوں پر گویا ہلاکتیں سوار ہیں۔‘‘

قریش نے جب یہ بات سنی تو اُن میں ایک بے چینی سی پیدا ہو گئی۔ سراقہ جو ان کا ضامن بن کر آیا تھا کچھ ایسا مرعوب ہوا کہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور جب لوگوں نے اسے روکا تو کہنے لگا ...... ’’مجھے جو کچھ نظر آ رہا ہے وہ تم نہیں دیکھتے۔‘‘ حکیم بن حِزام نے عُمَیر کی رائے سنی تو گھبرایا ہوا عُتْبہ بن رَبیعہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ ’’اے عُتْبہ! تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آخر عمرو حضرمی کا بدلہ ہی چاہتے ہو۔ وہ تمہارا حلیف تھا۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم اس کی طرف سے خون بہا ادا کر دو اور قریش کو لے کر واپس لَوٹ جاؤ۔ اس میں ہمیشہ کیلئے تمہاری نیک نامی رہے گی۔‘‘ عُتْبہ کو جو خود گھبرایا ہوا تھا اَور کیا چاہئے تھا جھٹ بولا ’’ہاں ہاں میں راضی ہوں اور پھر حکیم! دیکھو تو یہ مسلمان اور ہم آخر آپس میں رشتہ دار ہی تو ہیں۔ کیا یہ اچھا لگتا ہے کہ بھائی بھائی پر تلوار اٹھائے اور باپ بیٹے پر۔ تم ایسا کرو کہ ابھی ابوالحکم (یعنی ابوجہل) کے پاس جاؤ اور اس کے سامنے یہ تجویز پیش کرو‘‘ اور ادھر عُتْبہ نے خود اونٹ پر سوار ہو کر اپنی طرف سے لوگوں کو سمجھانا شروع کر دیا کہ ’’رشتہ داروں میں لڑائی ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیں واپس لوٹ جانا چاہئے اور محمدؐ کو اُس کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے کہ وہ دوسرے قبائل عرب کے ساتھ نپٹتا رہے۔ جو نتیجہ ہوگا دیکھا جائے گا۔ اور پھر تم دیکھو کہ ان مسلمانوں کے ساتھ لڑنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کیونکہ خواہ تم مجھے بزدل کہو حالانکہ میں بزدل نہیں ہوں ...... مجھے تو یہ لوگ موت کے خریدار نظر آتے ہیں۔‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُور سے عُتْبہ کو دیکھا تو فرمایا۔ ’’اگر لشکرِ کفار میں سے کسی میں شرافت ہے تو اس سرخ اونٹ کے سوار میں ضرور ہے۔ اگر یہ لوگ اس کی بات مان لیں تو ان کیلئے اچھا ہو۔ لیکن جب حکیم بن حزام ابوجہل کے پاس آیا اور اُس سے یہ تجویز بیان کی تو وہ فرعونِ امت بھلا ایسی باتوں میں کب آنے والا تھا چھٹتے ہی بولا۔ اچھا اچھا اب عُتْبہ کو اپنے سامنے اپنے رشتہ دار نظر آنے لگے ہیں۔ اور پھر اس نے عمرو حضرمی کے بھائی عامر حضرمی کو بلا کر کہا تم نے سنا تمہارا حلیف عُتْبہ کیا کہتا ہے اور وہ بھی اس وقت جبکہ تمہارے بھائی کا بدلہ گویا ہاتھ میں آیا ہوا ہے۔ عامر کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور اس نے عرب کے قدیم دستور کے مطابق اپنے کپڑے پھاڑ کر اور ننگا ہو کر چلّانا شروع کیا...... ہائے افسوس! میرا بھائی بغیر انتقام کے رہا جاتا ہے۔ ہائے افسوس! میرا بھائی بغیر انتقام کے رہا جاتا ہے!! اس صحرائی آواز نے لشکرِ قریش کے سینوں میں عداوت کے شعلے بلند کر دیئے اور جنگ کی بھٹی اپنے پورے زور سے دہکنے لگ گئی۔‘‘

’’ابوجہل کے طعنے نے عُتْبہ کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔ اس غصہ میں بھرا ہوا وہ اپنے بھائی شیبہ اور اپنے لڑکے ولید کو ساتھ لے کر لشکرِ کفار سے آگے بڑھا اور عرب کے قدیم دستور کے مطابق انفرادی لڑائی کیلئے مبارزطلبی کی۔ چند انصار ان کے مقابلہ کیلئے آگے بڑھنے لگے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک دیا اور فرمایا۔ حمزہ تم اُٹھو۔ علی تم اُٹھو۔ عبیدہ تم اُٹھو! یہ تینوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت قریبی رشتہ دار تھے اور آپؐ چاہتے تھے کہ خطرہ کی جگہ پر سب سے پہلے آپؐ کے عزیز واقارب آگے بڑھیں۔ دوسری طرف عُتْبہ وغیرہ نے بھی انصار کو دیکھ کر آواز دی کہ ان لوگوں کو ہم کیا جانتے ہیں۔ ہماری ٹکر کے ہمارے سامنے آئیں۔ چنانچہ حمزہ اور علی اور عبیدہ آگے بڑھے۔ عرب کے دستور کے مطابق پہلے روشناسی ہوئی۔ پھر عبیدۃ بن مطلب ولید کے مقابل ہو گئے اور حمزہ عُتْبہ کے اور علی شیبہ کے۔ حمزہ اور علی نے تو ایک دو واروں میں ہی اپنے حریفوں کو خاک میں ملا دیا لیکن عبیدۃ اور ولید میں دو چار اچھی ضربیں ہوئیں اور بالآخر دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ سے کاری زخم کھا کر گرے۔ جس پر حمزہ اور علی نے جلدی سے آگے بڑھ کر ولید کا تو خاتمہ کر دیا اور عبیدۃ کو اُٹھا کر اپنے کیمپ میں لے آئے۔ مگر عبیدہ اس صدمہ سے جانبر نہ ہوسکے اور بدر سے واپسی پر راستہ میں انتقال کیا۔‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اےؓ صفحہ 358 تا 360)

حضرت حمزہؓ نے غزوۂ بدر میں طُعَیمہ بن عَدِی سردارِ قریش کو بھی قتل کیا تھا۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب قصۃ غزوۃ بدر)

غزوۂ بدر کے واقعہ کے وقت کی ایک روایت ہے کہ حضرت حمزہؓ نے نشہ کی حالت میں حضرت علیؓ کی اونٹنیوں کو مار دیا تھا۔ یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس کی تفصیل بخاری میں یوں بیان ہوئی ہے: مختلف راوی ہیں۔ حضرت علی بن حسینؓ اپنے والد حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے ایک جوان اونٹنی غنیمت میں ملی اور ایک دوسری اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمائی۔ ایک دن ایک انصاری صحابی کے دروازے پر مَیں ان دونوں کو اس خیال سے باندھے ہوئے تھا کہ ان کی پیٹھ پر اذخر (وہ ایک گھاس ہے کہ جسے سنار وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں، خوشبودار گھاس ہے) رکھ کر بیچنے لے جاؤں گا۔ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی میرے ساتھ تھا۔ اس طرح خیال یہ تھا کہ اس کی آمدنی سے فاطمہ رضی اللہ عنہا جن سے میں نکاح کرنے والا تھا ان کا ولیمہ کروں گا۔ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اسی انصاری کے گھر میں شراب پی رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی تھی۔ اس نے جب یہ مصرع پڑھا کہ ہاں اے حمزہ! اٹھو فربہ جوان اونٹنیوں کی طرف بڑھو۔ حمزہ رضی اللہ عنہ جوش میں تلوار لے کر اٹھے اور دونوں اونٹنیوں کے کوہان چیر دیے۔ ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور ان کی کلیجی نکال لی۔ ابنِ جُرَیج نے بیان کیا کہ مَیں نے ابنِ شہاب سے پوچھا کہ کیا کوہان کا گوشت بھی کاٹ لیا؟ انہوں نے بیان کیا کہ ان دونوں کے کوہان بھی کاٹ لیے اور انہیں لے گئے۔ ابنِ شہاب نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ میں نے آپؐ کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپؐ تشریف لائے۔ زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ ہی تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم جب حمزہؓ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفگی کا اظہار فرمایا تو حضرت حمزہؓ نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ نشہ کی حالت میں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کہنے لگے کہ تم سب میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں لوٹ کر ان کے پاس سے چلے آئے۔ یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا قصہ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المساقاۃ، باب بیع الحطب والکلا، حدیث نمبر 2375)

انہوں نے کہا ایسی حالت میں بہتر ہے کہ اس سے بات نہ کی جائے لیکن بعد میں بہرحال دیکھ لیں کہ جب شراب کی حرمت ہوگئی تو پھر اسکے نزدیک بھی یہ لوگ نہیں گئے۔ صحابہ کا اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے کا یہ معیار تھا کہ فوری طور پر مٹکے توڑ دیے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب تحریم الخمر......الخ، حدیث نمبر 5138)

یہ نہیں کہا کہ ہم نشہ کی عادت آہستہ آہستہ چھوڑ دیں گے جیسا کہ آج کل لوگ کہتے ہیں۔ اوّل تو پہلے نشہ میں پڑ جاتے ہیں جو ویسے ہی غلط کام ہے۔ اسلام میں ممنوع ہے اور پھر کہتے ہیں آہستہ آہستہ چھوڑ دیں گے، ہمیں مہلت دی جائے۔ تو بہرحال یہ ایک واقعہ ہے جو اُس وقت ہوا تھا اور پھر اسکے بعد ان کے قربانی کے معیار بھی بڑھتے چلے گئے۔ یقیناً حضرت حمزہؓ کو اس کے بعد شرمندگی بھی ہوئی ہوگی کہ انہوں نے کیا کہا۔

غزوۂ بدر کے بعد جب بنوقَینُقاع کی مہم درپیش تھی تو اس میں بھی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پیش پیش تھے۔

اس غزوہ میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے ہی اٹھایا ہوا تھا۔ یہ جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، جزء 4، صفحہ 180، باب الثانی عشر فی غزوۃ بنی قینقاع، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اسکی تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس طرح لکھی ہے کہ ”جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تھے اُس وقت مدینہ میں یہود کے تین قبائل آباد تھے۔ ان کے نام بنوقینقاع، بنونضیر اور بنو قریظہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں آتے ہی ان قبائل کے ساتھ امن وامان کے معاہدے کر لئے اور آپس میں صلح اور امن کے ساتھ رہنے کی بنیاد ڈالی۔ معاہدہ کی رُو سے فریقین اس بات کے ذمہ دار تھے کہ مدینہ میں امن وامان قائم رکھیں اور اگر کوئی بیرونی دشمن مدینہ پر حملہ آور ہو تو سب مل کر اسکا مقابلہ کریں۔ شروع شروع میں تو یہود اس معاہدہ کے پابند رہے اور کم از کم ظاہری طور پر انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کوئی جھگڑا پیدا نہیں کیا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمان مدینہ میں زیادہ اقتدار حاصل کرتے جاتے ہیں تو اُن کے تیور بدلنے شروع ہوئے اور انھوں نے مسلمانوں کی اس بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کا تہیّہ کر لیا اور اس غرض کیلئے انھوں نے ہر قسم کی جائز وناجائز تدابیر اختیار کرنی شروع کیں۔

حتیٰ کہ انھوں نے اس بات کی کوشش سے بھی دریغ نہیں کیا کہ مسلمانوں کے اندر پھوٹ پیدا کر کے خانہ جنگی شروع کرا دیں۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ ایک موقعہ پر قبیلہ اوس اور خزرج کے بہت سے لوگ اکٹھے بیٹھے ہوئے باہم محبت واتفاق سے باتیں کر رہے تھے کہ بعض فتنہ پرداز یہود نے اس مجلس میں پہنچ کر جنگِ بُعاث کا تذکرہ شروع کر دیا۔ یہ وہ خطرناک جنگ تھی جو ان دو2 قبائل کے درمیان ہجرت سے چند سال قبل ہوئی تھی اور جس میں اوسؔ اور خزرج کے بہت سے لوگ ایک دوسرے کے ہاتھ سے مارے گئے تھے۔ اس جنگ کا ذکر آتے ہی بعض جوشیلے لوگوں کے دلوں میں پرانی یاد تازہ ہوگئی اور گذشتہ عداوت کے منظر آنکھوں کے سامنے پھر گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باہم نوک جھونک اور طعن وتشنیع سے گذر کر نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اسی مجلس میں مسلمانوں کے اندر تلوار کھچ گئی مگر خیر گذری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بروقت اس کی اطلاع مل گئی اور آپؐ مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ فوراً موقعہ پر تشریف لے آئے اور فریقین کو سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کیا اور پھر ملامت بھی فرمائی کہ تم میرے ہوتے ہوئے جاہلیت کا طریق اختیار کرتے ہو اور خدا کی اس نعمت کی قدر نہیں کرتے کہ اُس نے اسلام کے ذریعہ تمہیں بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ انصار پر آپؐ کی اس نصیحت کا ایسا اثر ہوا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور وہ اپنی اس حرکت سے تائب ہو کر ایک دوسرے سے بغلگیر ہو گئے۔

جب جنگِ بدر ہو چکی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو باوجود ان کی قلّت اور بے سروسامانی کے قریش کے ایک بڑے جرّار لشکر پر نمایاں فتح دی اور مکہ کے بڑے بڑے عمائد خاک میں مل گئے تو مدینہ کے یہودیوں کی آتشِ حسد بھڑک اٹھی اور انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ کھلم کھلا نوک جھونک شروع کر دی اور مجلسوں میں برملا طور پر کہنا شروع کیا کہ قریش کے لشکر کو شکست دینا کونسی بڑی بات تھی ہمارے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقابلہ ہو تو ہم بتا دیں کہ کس طرح لڑا کرتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک مجلس میں انھوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر اسی قسم کے الفاظ کہے۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ جنگِ بدر کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے ایک دن یہودیوں کو جمع کر کے ان کو نصیحت فرمائی اور اپنا دعویٰ پیش کر کے اسلام کی طرف دعوت دی۔ آپؐ کی اس پُر امن اور ہمدردانہ تقریر کا رؤسائے یہود نے ان الفاظ میں جواب دیا کہ ”اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم شاید چند قریش کو قتل کر کے مغرور ہو گئے ہو۔ وہ لوگ لڑائی کے فن سے ناواقف تھے۔ اگر ہمارے ساتھ تمہارا مقابلہ ہو تو تمہیں پتہ لگ جاوے کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ یہود نے صرف عام دھمکی پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے بھی شروع کر دیئے تھے۔ کیونکہ روایت آتی ہے کہ جب ان دنوں میں طلحہ بن بَراء جو ایک مخلص صحابی تھے فوت ہونے لگے تو انہوں نے وصیت کی کہ اگر میں رات کو مروں تو نماز جنازہ کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ دی جاوے تا کہ ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے آپؐ پر یہود کی طرف سے کوئی حادثہ گذر جاوے۔ الغرض جنگِ بدر کے بعد یہود نے کھلم کھلا شرارت شروع کر دی اور چونکہ مدینہ کے یہود میں بنوقینقاع سب میں زیادہ طاقتور اور بہادر تھے اس لیے سب سے پہلے انہی کی طرف سے عہد شکنی شروع ہوئی۔ چنانچہ مورخین لکھتے ہیں کہ...... مدینہ کے یہودیوں میں سے سب سے پہلے بنو قینقاع نے اِس معاہدہ کو توڑا جو اُن کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تھا اور بدرؔ کے بعد انھوں نے بہت سرکشی شروع کر دی اور برملا طور پر بغض وحسد کا اظہار کیا اور عہد و پیمان کو توڑ دیا۔

مگر باوجود اس قسم کی باتوں کے مسلمانوں نے اپنے آقا کی ہدایت کے ماتحت ہر طرح صبر سے کام لیا اور اپنی طرف سے کوئی پیش دستی نہیں ہونے دی بلکہ حدیث میں آتا ہے کہ اس معاہدہ کے بعد جو یہود کے ساتھ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر یہود کی دلداری کا خیال رکھتے تھے۔

چنانچہ ایک دفعہ ایک مسلمان اور ایک یہودی میں کچھ اختلاف ہو گیا۔ یہودی نے حضرت موسیٰؑ کی تمام انبیاء پر فضیلت بیان کی۔ صحابی کو اس پر غصہ آیا اور اُس نے اُس یہودی کے ساتھ کچھ سختی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الرسل بیان کیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپؐ ناراض ہوئے اور اس صحابی کو ملامت فرمائی اور کہا کہ ”تمہارا یہ کام نہیں کہ تم خدا کے رسولوں کی ایک دوسرے پر فضیلت بیان کرتے پھرو“ اور پھر آپؐ نے موسیٰؑ کی ایک جزوی فضیلت بیان کر کے اس یہودی کی دلداری فرمائی۔ مگر باوجود اس دلدارانہ سلوک کے یہودی اپنی شرارت میں ترقی کرتے گئے اور بالآخر خود یہود کی طرف سے ہی جنگ کا باعث پیدا ہوا اور ان کی قلبی عداوت ان کے سینوں میں سما نہ سکی اور یہ اس طرح پر ہوا کہ ایک مسلمان خاتون بازار میں ایک یہودی کی دُکان پر کچھ سودا خریدنے کیلئے گئی۔ بعض شریر یہودیوں نے جو اُس وقت اُس دکان پر بیٹھے ہوئے تھے اسے نہایت اوباشانہ طریق پر چھیڑا اور خود دوکاندار نے یہ شرارت کی کہ اس عورت کی تہ بند کے نچلے کونے کو اسکی بے خبری کی حالت میں کسی کانٹے وغیرہ سے اس کی پیٹھ کے کپڑے سے ٹانک دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ عورت اُن کے اوباشانہ طریق کو دیکھ کر وہاں سے اٹھ کر لوٹنے لگی تو وہ ننگی ہوگئی۔ اس پر اس یہودی دوکاندار اور اس کے ساتھیوں نے زور سے ایک قہقہہ لگایا اور ہنسنے لگ گئے۔

مسلمان خاتون نے شرم کے مارے ایک چیخ ماری اور مدد چاہی۔ اتفاق سے ایک مسلمان اُس وقت قریب موجود تھا۔ وہ لپک کر موقعہ پر پہنچا اور باہم لڑائی میں یہودی دوکاندار مارا گیا۔

جس پر چاروں طرف سے اس مسلمان پر تلواریں برس پڑیں اور وہ غیور مسلمان وہیں ڈھیر ہو گیا۔ مسلمانوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو غیرتِ قومی سے ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور دوسری طرف یہود جو اس واقعہ کو لڑائی کا بہانہ بنانا چاہتے تھے ہجوم کر کے اکٹھے ہوگئے اور ایک بلوہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے رؤسائے بنوقینقاع کو جمع کر کے کہا کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ تم ان شرارتوں سے باز آجاؤ اور خدا سے ڈرو۔ انہوں نے بجائے اس کے کہ اظہارِ افسوس وندامت کرتے اور معافی کے طالب بنتے، سامنے سے نہایت متمردانہ جواب دیئے اور پھر وہی دھمکی دہرائی کہ بدر کی فتح پر غرور نہ کرو، جب ہم سے مقابلہ ہوگا تو پتہ لگ جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ ناچار آپؐ صحابہ کی ایک جمعیت کو ساتھ لے کر بنوقینقاع کے قلعوں کی طرف روانہ ہو گئے۔ اب یہ آخری موقعہ تھا کہ وہ اپنے افعال پر پشیمان ہوتے مگر وہ سامنے سے جنگ پر آمادہ تھے۔

الغرض جنگ کا اعلان ہو گیا اور اسلام اور یہودیت کی طاقتیں ایک دوسرے کے مقابل پر نکل آئیں۔

اس زمانہ کے دستور کے مطابق جنگ کا ایک طریق یہ بھی ہوتا تھا کہ اپنے قلعوں میں محفوظ ہو کر بیٹھ جاتے تھے محاصرہ ہو جاتا تھا اور فریقِ مخالف قلعوں کا محاصرہ کر لیتا تھا اور موقع موقع پر گاہے گاہے ایک دوسرے کے خلاف حملے ہوتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ یا تو محاصرہ کرنے والی فوج قلعہ پر قبضہ کرنے سے مایوس ہو کر محاصرہ اٹھا لیتی تھی اور یہ محصورین کی فتح سمجھی جاتی تھی اور یا محصورین مقابلہ کی تاب نہ لا کر قلعہ کا دروازہ کھول کر اپنے آپ کو فاتحین کے سپرد کر دیتے تھے۔ اس موقعہ پر بھی بنوقینقاع نے یہی طریق اختیار کیا اور اپنے قلعوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا محاصرہ کیا اور پندرہ دن تک برابر محاصرہ جاری رہا۔

بالآخر جب بنوقینقاع کا سارا زور اور غرور ٹوٹ گیا تو اُنہوں نے اس شرط پر اپنے قلعوں کے دروازے کھول دیے کہ ان کے اموال مسلمانوں کے ہو جائیں گے۔ مگر اُن کی جانوں اور ان کے اہل وعیال پر مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کو منظور فرما لیا کیونکہ گو موسوی شریعت کی رُو سے یہ سب لوگ واجب القتل تھے۔ اور معاہدہ کی رو سے ان لوگوں پر موسوی شریعت کا فیصلہ ہی جاری ہونا چاہیے تھا مگر اس قوم کا یہ پہلا جرم تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحیم وکریم طبیعت انتہائی سزا کی طرف جو ایک آخری علاج ہوتا ہے ابتدائی قدم پر مائل نہیں ہو سکتی تھی، لیکن دوسری طرف ایسے بدعہد اور معاند قبیلہ کا مدینہ میں رہنا بھی ایک مارِ آستین کے پالنے سے کم نہ تھا۔ خصوصاً جب کہ اوس اور خزرج کا ایک منافق گروہ پہلے سے مدینہ میں موجود تھا اور بیرونی جانب سے بھی تمام عرب کی مخالفت نے مسلمانوں کا ناک میں دَم کر رکھا تھا۔

ایسے حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی فیصلہ ہو سکتا تھا کہ بنوقینقاع مدینہ سے چلے جائیں۔ یہ سزا اُن کے جرم کے مقابل میں اور نیز اس زمانہ کے حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک بہت نرم سزا تھی اور دراصل اس میں صرف خود حفاظتی کا پہلو ہی مدنظر تھا۔ ورنہ عرب کی خانہ بدوش اقوام کے نزدیک نقل مکان کوئی بڑی بات نہ تھی۔ خصوصاً جب کہ کسی قبیلہ کی جائیدادیں، زمینوں اور باغات کی صورت میں نہ ہوں جیسا کہ بنوقینقاع کی نہیں تھیں۔ اور پھر سارے کے سارے قبیلہ کو بڑے امن وامان کے ساتھ ایک جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جا کر آباد ہونے کا موقعہ مل جاوے۔ چنانچہ بنوقینقاع بڑے اطمینان کے ساتھ مدینہ چھوڑ کر شام کی طرف چلے گئے۔ ان کی روانگی کے متعلق ضروری اہتمام اور نگرانی وغیرہ کا کام

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ (القمر:18)

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟

طالب دعا: شیخ دیدار احمد صاحب، فیملی ومرحومین (جماعت احمدیہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَجَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ (آل عمران:134) ترجمہ: اور اپنے ربّ کی مغفرت اور اسکی جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ وہ متقیوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

طالب دعا: بی۔ایم خلیل احمد ولد مکرم بی۔ایم۔بشیر احمد صاحب وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی عبادۃ بن صامت کے سپرد فرمایا تھا جو اُن کے حلفاء میں سے تھے۔ چنانچہ عبادۃ بن صامت چند منزل تک بنوقینقاع کے ساتھ گئے اور پھر انہیں حفاظت کے ساتھ آگے روانہ کر کے واپس لوٹ آئے۔ مالِ غنیمت جو مسلمانوں کے ہاتھ آیا وہ صرف آلاتِ حرب‘‘ جنگ کے آلات، جنگ کا سامان ’’اور آلاتِ پیشہ زرگری پر مشتمل تھا۔

بنوقینقاع کے متعلق بعض روایتوں میں ذکر آتا ہے کہ جب ان لوگوں نے اپنے قلعوں کے دروازے کھول کر اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا تو اُن کی بدعہدی اور بغاوت اور شرارتوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ اُن کے جنگجو مردوں کو قتل کروا دینے کا تھا، مگر عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس منافقین کی سفارش پر آپؐ نے یہ ارادہ ترک کر دیا، لیکن‘‘ (اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے) محقّقین ان روایات کو صحیح نہیں سمجھتے’’...... کیونکہ جب دوسری روایت میں یہ صریحاً مذکور ہے کہ بنوقینقاع نے اس شرط پر دروازے کھولے تھے کہ ان کی اور ان کے اہل وعیال کی جان بخشی کی جائے گی تو یہ ہرگز نہیں ہوسکتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس شرط کو قبول کر لینے کے بعد دوسرا طریق اختیار فرماتے‘‘ اور پھر بھی قتل کرنے کی کوشش فرماتے۔ اس لیے یہ تو بالکل غلط بات ہے۔’’ البتہ بنوقینقاع کی طرف سے جان بخشی کی شرط کا پیش ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ خود ہی سمجھتے تھے کہ اُن کی اصل سزا قتل ہی ہے مگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رحم کے طالب تھے اور یہ وعدہ لینے کے بعد اپنے قلعے کا دروزاہ کھولنا چاہتے تھے کہ ان کو قتل کی سزا نہیں دی جاوے گی لیکن گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رحیم النفسی سے انہیں معاف کر دیا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں یہ لوگ اپنی بداعمالی اور جرائم کی وجہ سے اَب دنیا کے پردے پر زندہ چھوڑے جانے کے قابل نہیں تھے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ جس جگہ یہ لوگ جلاوطن ہو کر گئے تھے وہاں انہیں ابھی ایک سال کا عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ اُن میں کوئی ایسی بیماری وغیرہ پڑی کہ سارے کا سارا قبیلہ اس کا شکار ہو کر پیوندِ خاک ہوگیا۔‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اےؓ صفحہ 457-461) ختم ہوگیا۔ غزوۂ بنوقینقاع ذوالحجہ 2 ہجری میں ہوا تھا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اےؓ صفحہ 461) بہرحال حضرت حمزہؓ اس میں علم بردار تھے۔

حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بارے میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ رؤیا دے دی تھی۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مینڈھے کا پیچھا کر رہا ہوں اور یہ کہ میری تلوار کا کنارہ ٹوٹ گیا ہے تو مَیں نے یہ تعبیر کی کہ قوم کے مینڈھے کو قتل کروں گا یعنی ان کے سپہ سالار کو اور تلوار کے کنارے کی تعبیر مَیں نے یہ کی کہ میرے خاندان کا کوئی آدمی ہے۔ پھر حضرت حمزہؓ کو شہید کر دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کو قتل کیا جو کہ مشرکین کا علمبردار تھا۔ (مستدرک علی الصحیحین للحاکم، جزء 5، صفحہ 1834، کتاب معرفۃ الصحابہ، حدیث نمبر 4896، مطبوعہ مکتبہ نزار الباز ریاض)

حضرت حمزہؓ کا مُثلہ کیا گیا تھا، شکل بگاڑی گئی تھی۔ ناک کان کاٹے گئے تھے۔ ان کا پیٹ چاک کیا گیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید رنج ہوا اور فرمایا اگر اللہ نے مجھے قریش پر کامیابی دی تو میں اُن کے تیس آدمیوں کا مُثلہ کروں گا۔ جبکہ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا کہ ان کے ستر آدمیوں کا مُثلہ کروں گا جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ (النحل: 127) اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کیلئے یہ بہتر ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کریں گے اور اپنی قسم کا کفّارہ ادا کر دیا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جزء اوّل، صفحہ 426، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل رات جب میں جنت میں داخل ہوا، یہ نظارہ آپؐ نے دیکھا، تو میں نے دیکھا کہ جعفر فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں جبکہ حمزہ تخت پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔ (مستدرک علی الصحیحین للحاکم، جزء 5، صفحہ 1832، کتاب معرفۃ الصحابہ، حدیث نمبر 4890، مطبوعہ مکتبہ نزار الباز ریاض)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن حضرت حمزہؓ کے پاس سے گزرے۔ ان کا ناک اور کان کاٹے گئے تھے اور مُثلہ کیا گیا تھا۔ اس پر فرمایا اگر مجھے صفیہ کے رنج و غم کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو یونہی چھوڑ دیتا یہاں تک کہ اللہ ان کو پرندوں اور درندوں کے پیٹوں سے ہی اٹھاتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو ایک چادر میں کفن دیا گیا۔ (مستدرک علی الصحیحین للحاکم، جزء 5، صفحہ 1831، کتاب معرفۃ الصحابہ، حدیث 4887، مطبوعہ مکتبہ نزار الباز ریاض)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حمزہؓ کی شہادت اور آپؓ کی لاش کو دیکھ کر جذبات کا اظہار اور نہ صرف خود صبر کا نمونہ دکھانا بلکہ حضرت حمزہؓ کی بہن اور اپنی پھوپھی کو بھی اسکا پابند کرنا جسکا کچھ ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے۔ پھر نوحہ کرنے والی انصاری عورتوں کو نوحہ کرنے سے روکنے کا واقعہ ہے۔ اس واقعہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی خلافت سے پہلے کی جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں بیان فرمایا تھا، وہ میں بیان کر دیتا ہوں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلقِ عظیم کا بھی پتہ لگتا ہے۔ بہرحال یہ مناسب ہے کہ اس واقعہ کو یہاں بیان کیا جائے۔ پہلے تو مختصراً حدیثوں کے حوالے سے بیان ہو چکا ہے۔

فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حمزہؓ سے جو پیار تھا اس کا اظہار ان الفاظ سے ہوتا ہے جو اُحد کی شام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کی نعش پر کھڑے ہو کر فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا اے حمزہ! مجھے آج جو غصہ ہے اور جو تکلیف تیرے مقتل پر کھڑے ہو کر پہنچی ہے اللہ آئندہ کبھی مجھے ایسی تکلیف نہ دکھائے گا۔ اس وقت آپؐ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ، حضرت حمزہؓ کی بہن بھی یہ خبر سن کر وہاں چلی آئیں تو اس خوف سے کہ کہیں صبر کا دامن ان کے ہاتھ سے نہ چھوٹ جائے پہلے تو آپؐ نے انہیں نعش دیکھنے کی اجازت نہ دی لیکن جب انہوں نے صبر کا وعدہ کیا تو اجازت فرما دی۔ بہرحال آپ حضرت حمزہؓ کے مقتل پر حاضر ہوئیں اور شیرِ خدا اور شیرِ رسول اپنے پیارے بھائی کی لاش اس حالت میں سامنے پڑی دیکھی کہ ظالموں نے سینہ پھاڑ کر کلیجہ نکال لیا تھا اور چہرے کے نقوش بھی بُری طرح بگاڑ دیے تھے۔ ہرچند کہ سینہ غم سے بیٹھا جاتا تھا مگر صفیہ اپنے صبر کے وعدے پر قائم رہیں اور ایک کلمہ بے صبری کا منہ سے نکلنے نہ دیا لیکن آنسوؤں پر کسے اختیار تھا۔ اِنَّا لِلّٰہ پڑھا اور روتے روتے وہیں بیٹھ گئیں۔ حالت یہ تھی کہ غمزدہ خاموش آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ آنحضور بھی پاس بیٹھ گئے۔ آپؐ کی آنکھوں سے بھی بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ جب حضرت صفیہؓ کے آنسو مدھم پڑتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بھی مدھم پڑ جاتے۔ جب حضرت صفیہؓ کے آنسو تیز ہوتے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بھی تیز ہو جاتے۔ چند منٹ اسی حالت میں گزرے۔ پس آنحضورؐ اور اہلِ بیت کا نوحہ ان چند خاموش آنسوؤں کے سِوا اَور کچھ نہ تھا اور یہی سنتِ نبویؐ ہے۔

آپؐ مدینہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ تمام مدینہ ماتم کدہ بنا ہوا تھا اور گھر گھر سے شہدائے احد کی یاد میں نوحہ گروں کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو بڑے درد سے فرمایا۔ حمزہ کا تو کوئی رونے والا نہیں۔ ہاں حمزہ کو رونے والا ہو بھی کون سکتا ہے کہ اہلِ بیت کو تو صبح و شام صبر کی تلقین ہوا کرتی تھی۔ حضور کے اس درد بھرے فقرے کو جب بعض انصار نے سنا تو تڑپ اٹھے اور گھروں کی طرف دوڑے اور بیبیوں کو حکم دیا کہ ہر دوسرا ماتم چھوڑ دو اور حمزہ پر ماتم کرو۔ دیکھتے دیکھتے ہر طرف سے حمزہ کیلئے آہ و بکا کا ایک شور بلند ہوا اور ہر گھر حمزہ کا ماتم کدہ بن گیا۔ انصار بیبیاں نوحہ کو پڑھتے ہوئے اور آنسو بہاتیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت کدہ پر بھی اکٹھی ہوگئیں۔ آنحضورؐ نے شور سن کر باہر دیکھا تو انصار بیبیوں کی ایک بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ حضورؐ نے ان کی ہمدردی پر ان کو دعا دی اور شکریہ ادا کیا لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ مُردوں پر نوحہ کرنا جائز نہیں۔ پس اس دن سے نوحہ کی رسم متروک کر دی گئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ہماری جانیں نثار ہوں۔ کس شان کا معلّمِ اخلاق تھا جو روحانیت کے آسمان سے ہمیں دین سکھانے نازل ہوا۔ کیسا صاحبِ بصیرت اور زیرک تھا یہ نصیحت کرنے والا جس کی نظر انسانی فطرت کے پاتال تک گزر جاتی تھی۔ اگر اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم انصار بیبیوں کو نوحہ کرنے سے منع فرما دیتے جب وہ اپنے شہیدوں کا نوحہ کر رہی تھیں تو شاید بعض دلوں پر یہ شاق گزرتا اور یہ صبر ان کیلئے صبر آزما ہو جاتا لیکن دیکھو! کیسے حکیمانہ انداز میں آپؐ نے پہلے ان کے ماتم کا رخ اپنے چچا حمزہ کی طرف پھیرا۔ پھر جب نوحہ سے منع فرمایا تو گویا اپنے چچا کے نوحہ سے منع فرمایا۔

اللہ کا انتخاب اللہ کا انتخاب ہے۔ دیکھو! اپنی مخلوق کیلئے کس شان کا نصیحت کرنے والا بھیجا اللہ تعالیٰ نے جو انسانی فطرت کی باریکیوں اور لطافتوں سے خوب آشنا تھا اور اپنے غلاموں کے لطیف جذبات کا کیسا خیال رکھنے والا تھا۔

آنحضورؐ کی ان حسین اداؤں پر جب نظر پڑتی ہے تو دل سینے میں اچھلتا ہے اور فریفتہ ہونے لگتا ہے اور بے اختیار دل سے یہ آواز اٹھتی ہے کہ ہماری جانیں، ہمارے اموال، ہماری اولادیں تیرے قدموں کے نثار۔ اے اللہ کے رسولؐ! تجھ پر لاکھوں درود اور کروڑوں سلام۔ اے وہ کہ جس کے حسن و احسان کا سمندر بے کنارہ تھا اور لافانی تھا۔ اے اللہ کے رسولؐ! تجھ پر لاکھوں درود اور کروڑوں سلام۔ زمین و آسمان کے واحد اور یگانہ خدا کی قسم! زمین و آسمان میں اس کی تمام مخلوق میں تُو واحد و یگانہ ہے۔ تجھ سا کوئی تھا نہ ہے نہ ہوگا۔ (ماخوذ از خطاباتِ طاہر، تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 364 تا 366، طاہر فاؤنڈیشن 2006ء)

حضرت حمزہؓ کے ذکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ کا بھی ذکر ہو گیا۔ یہی یہاں اختتام ہے۔

اب چند جو دوسرے (صحابہ) ہیں ان کا ذکر ان شاء اللہ مَیں آئندہ کروں گا۔

پرسوں نیا سال بھی ان شاء اللہ شروع ہو رہا ہے۔ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ نئے سال میں برکات لے کر آئے اور اسکی ساری برکات سے ہمیں نوازے۔ جماعت کیلئے بھی ہر لحاظ سے یہ بابرکت ہو۔ دشمن کے تمام منصوبوں کو اللہ تعالیٰ خاک میں ملا دے اور دنیا میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اپنے مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح عمومی طور پر دنیا کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنگوں سے بچائے۔ حالات خطرناک سے خطرناک ہوتے جا رہے ہیں اور تباہی منہ کھولے کھڑی ہے۔ کچھ پتہ نہیں ہر ایک اپنے مفادات چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔ اور اپنے مظلوم بھائیوں کیلئے بھی بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال میں ہر قسم کے ظلم اور تعدّی سے جماعت احمدیہ کو محفوظ رکھے۔

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تم میں سے جس کیلئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے

(ترمذی، ابواب الدعوات)

طالبِ دُعا : نعیم الحق صاحب اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ پنکال، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (مسلم، کتاب الذکر) اَے میرے ربّ! میں تجھ سے اس دن کی خیر چاہتا ہوں اور اسکے بعد کی بھلائی بھی اور میں تجھ سے اس دن کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اسکے بعد کی بُرائی سے بھی

طالب دعا : سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کو اس حد تک اہمیت دی ہے کہ حقیقی نیکی جس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے
بشرطیکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کی جائے اس وقت نیکی شمار ہوگی جب اپنی محبوب چیز خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہمدردیٔ خلق میں خرچ کی جائے

تحریکِ وقفِ جدید کے پینسٹھویں سال کے دوران جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے ایک کروڑ بائیس لاکھ پندرہ ہزار پاؤنڈز کی بے مثال قربانی

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال وہ قبول ہوتا ہے جو کسی کا محبوب مال ہو

یہ جو کاروبار ہے بٹ کوائن (Bitcoin) وغیرہ کا میرے نزدیک تو یہ ایک قسم کا جوا بھی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظامِ خلافت میں بھی اللہ تعالیٰ ہر دَور میں قربانی کرنے والے عطا فرماتا چلا جا رہا ہے
جو قربانیاں کرکے اپنی ترجیحات کو پس پشت ڈال کر بڑھ بڑھ کر قربانیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ان میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نومبائعین بھی شامل ہیں

پس اللہ تعالیٰ کے راستے میں کی گئی قربانی نہ صرف اس دنیا میں فائدہ پہنچاتی ہے بلکہ آئندہ زندگی میں مرنے کے بعد بھی فائدہ دے گی

سوچ کی بات ہے، دنیادار کچھ اور سوچتا ہے لیکن ایک دیندار انسان یہی سوچتا ہے کہ اللہ کے فضل اس کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہو رہے ہیں

وقفِ جدید کے چھیاسٹھویں سال کے آغاز کا اعلان، دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں کی قربانی کے واقعات کا عمومی تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6؍جنوری 2023ء بمطابق 6؍صلح 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○
لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 93)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اُس کو خوب جانتا ہے۔ اس آیت کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔“ (فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 38)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ ”تم حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ بنی نوع کی ہمدردی میں وہ مال خرچ نہ کرو جو تمہارا پیارا مال ہے۔“ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 358)

پس اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کو اس حد تک اہمیت دی ہے کہ حقیقی نیکی جس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے بشرطیکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کی جائے اس وقت نیکی شمار ہوگی جب اپنی محبوب چیز خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہمدردیٔ خلق میں خرچ کی جائے اور پھر یہ چیز نجات کا ذریعہ بنتی ہے۔ ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ یہ تو کوئی نیکی نہیں کہ کسی کی گائے بیمار ہو جائے اور بچنے کی کوئی امید نہ ہو تو کہہ دے کہ اسے خدا کی راہ میں دے دیتے ہیں یا کوئی فقیر آئے اور اسے گھر کی باسی روٹیاں دے دی جائیں، پرانی روٹیاں جن کو گھر میں کوئی کھاتا نہیں۔ تو یہ چیزیں تو ویسے ہی اسکے کام کی نہیں رہیں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال وہ قبول ہوتا ہے جو کسی کا محبوب مال ہو اور پھر وہ قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے دے۔

یہی حقیقی نیکی ہے۔ یہی بات ہمدردیٔ خلق کا صحیح پتہ دیتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے دل میں دوسروں کیلئے کتنا درد ہے۔ ہمارے اندر دین کی خدمت کیلئے کیا شوق ہے اور اس بارے میں ہمارے جذبات کیا ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 8، صفحہ 19، ایڈیشن 1984ء)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں ”دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اُس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کیلئے فرمایا۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آلِ عمران: 93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے۔ جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کیلئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت میں لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔“ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 95-96، ایڈیشن 1984ء)

پس قربانی کے اور پسندیدہ مال کے پیش کرنے کے یہ وہ معیار ہیں جن کی اعلیٰ ترین مثال جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم فرمائی اور پھر صحابہؓ نے اپنی بساط کے مطابق حفظِ مراتب کے لحاظ سے قربانیوں کے یہ معیار قائم کیے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہم دیکھتے ہیں تو آپؑ کے مشن کو پورا کرنے کیلئے جو اشاعتِ لٹریچر ہے اور اشاعتِ اسلام کیلئے ہے، اعلیٰ ترین مثال حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ نے قائم فرمائی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپؓ نے لکھا جس کا ذکر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ”میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپؑ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد مَیں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔“ پھر لکھا کہ ”...... مجھے آپ سے نسبتِ فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کیلئے طیّار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدّیقوں کی موت ہو۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 36)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے صحابہؓ تھے جنہوں نے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق قربانیاں دیں اور ایسی ایسی قربانیاں دیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ان کی قربانیاں دیکھ کے حیرت ہوتی ہے۔ یہ قربانیاں کیوں دیں؟ اس لیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن جو اشاعتِ اسلام کا مشن ہے اس میں آپ کے مددگار بنیں۔ اس لیے کہ مخلوق سے ہمدردی کا درد رکھتے ہوئے انہیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی جماعت میں شامل کرنے کیلئے قربانی پیش کریں۔ تکمیلِ ہدایت کیلئے اپنا کردار ادا کریں اور یہ قربانیوں کی جاگ افراد جماعت کو ایسی لگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظامِ خلافت میں بھی اللہ تعالیٰ ہر دَور میں قربانی کرنے والے عطا فرماتا چلا جا رہا ہے جو قربانیاں کر کے اپنی ترجیحات کو پس پشت ڈال کر بڑھ بڑھ کر قربانیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نومبائعین بھی شامل ہیں جن کی قربانیوں کی مثالیں بھی مَیں پیش کروں گا۔

بہرحال آج کا جو خطبہ ہے، جنوری کا جو پہلا خطبہ ہے عموماً وقفِ جدید کے نئے سال کے اعلان کے بارے میں ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1957ء میں اس تحریک کو شروع فرمایا جو دیہاتوں میں تربیت و تبلیغ کیلئے آپؓ نے شروع فرمائی جو پہلے صرف پاکستان تک ہی محدود تھی۔ پھر خلافتِ رابعہ میں اس کو وسعت دے کر تمام ممالک تک پھیلا دیا گیا اور جو ترقی یافتہ ممالک ہیں ان کی اس چندے کی رقم افریقہ کے ممالک میں تربیت و تبلیغ پہ خرچ کرنے کا ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا اور عموماً یہی سلسلہ اب تک چل رہا ہے۔ اس چندے کی آمد کو افریقہ میں اور دوسرے غریب ممالک میں خرچ کیا جاتا ہے۔ احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں لیکن یہ نہیں کہ افریقہ کے اور دوسرے ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ممالک کے احمدی اس میں حصہ نہیں لے رہے۔ ان لوگوں کی

قربانیاں بھی ان کی آمد اور حالات کے مطابق قابلِ تعریف ہیں لیکن زائد اخراجات بہرحال امیر ملکوں کے چندوں سے پورے کیے جاتے ہیں، ترقی یافتہ ملکوں کے چندوں سے پورے کیے جاتے ہیں۔ ہر جگہ یہ قربانیاں کرنے والے اس بات کا کامل ادراک رکھتے ہیں جو بات ایک حدیثِ قدسی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔ نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ مَیں پورا تجھے دوں گا اُس دن جب تُو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا۔ (کنز العمال، جلد6، صفحہ 352، حدیث نمبر 16021، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

پس اللہ تعالیٰ کے راستے میں کی گئی قربانی نہ صرف اس دنیا میں فائدہ پہنچاتی ہے بلکہ آئندہ زندگی میں مرنے کے بعد بھی فائدہ دے گی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يُّوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ (البقرۃ: 273) اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ جب وعدہ کرتا ہے تو پورا بھی کرتا ہے۔ اسکے نمونے اس دنیا میں بھی ہمیں دکھا دیتا ہے تا کہ اس یقین پر قائم ہو جاؤ کہ اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنو گے۔ دنیاوی اداروں کی طرح نہیں ہے کہ کاروباروں میں رقم لگاؤ اور نقصان ہو جائے یا کچھ عرصہ فائدہ ہو اور پھر صرف دنیاوی فائدہ ہو، آگے کی کوئی ضمانت نہیں ہے بلکہ دنیا کے تو بعض ایسے کاروبار ہیں جو کچھ عرصہ تک تو فائدہ دیتے ہیں پھر ان کو چلانے والے ہی سب کچھ کھا جاتے ہیں اور وہ غریب لوگ جنہوں نے انویسٹمنٹ کی ہوتی ہے ان کا پیسہ ڈوب جاتا ہے جیسے آج کل بڑا شور مچا ہوا ہے کہ کئی بلین ڈالر لوگوں کے ڈوب گئے جنہوں نے بِٹ کوائن (Bitcoin) یا کرپٹو کرنسی (Cryptocurrency) میں اپنی رقمیں لگائی ہوئی تھیں۔ ان کے چلانے والے کھا گئے۔ ختم ہو گیا سب کچھ۔ بہرحال یہ جو کاروبار ہے بِٹ کوائن وغیرہ کا میرے نزدیک تو یہ ایک قسم کا جوا بھی ہے۔

لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی خاطر قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے اس کے عجیب نظارے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ میں کچھ مثالیں پیش کروں گا۔ ایسی مثالیں ہیں کہ جہاں قربانی کرنے والے دنیاوی فائدہ اٹھا رہے ہیں وہاں ان کے ایمان میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً لائبیریا کی ایک مثال ہے۔ وہاں بومی کاؤنٹی ہے۔ معلم کہتے ہیں کہ وقفِ جدید کی وصولی کیلئے نومبائعین کی ایک جماعت فومبا (Fomba) ہے۔ میں وہاں گیا۔ مقامی امام سے ملاقات کے بعد ایک اجتماعی پروگرام منعقد کیا جس میں گاؤں کی اکثریت شامل ہوئی۔ احباب کو وقفِ جدید کی اہمیت اور برکات کے حوالے سے بتایا گیا۔ پروگرام کے بعد احباب سے انفرادی طور پر اُن کے گھروں میں جا کر بھی وصولی کی۔ ایک خادم اس دوران میں گھر گیا۔ اسکے گھر پہ کچھ نہیں تھا۔ اسکی والدہ نے معذرت کی کہ ابھی چندے کے پیسے نہیں ہیں بعد میں کسی وقت دے دیں گے۔ کہتے ہیں ہم واپس آ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ خادم دوڑتا ہوا آیا اور کہا یہ دو سو پچاس لائبیرین ڈالر ہیں جو مجھے میرے والد نے سکول کی فیس کیلئے دیے تھے یہ میں چندے میں دے دیتا ہوں تا کہ ہمارا گھر اس تحریک سے محروم نہ ہو جائے۔ کہتے ہیں کچھ دنوں کے بعد وہی خادم میرے سینٹر میں آیا اور بتایا کہ آپ کے جانے کے دو دن بعد ہی مجھے پیغام ملا کہ میرے کسی رشتہ دار نے میری سکول کی ضروریات کیلئے پچیس سو لائبیرین ڈالر کی رقم بھیجی ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے اپنی فیس بھی ادا کر دی اور دوسری ضرورت کی اشیاء بھی خریدیں۔ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے میری قربانی سے دس گنا بڑھ کے نوازا ہے۔

تو اس طرح اللہ تعالیٰ دلوں میں ایمان اور یقین پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو یہاں نوازتا ہے تو اگلے جہان کے جو وعدے ہیں وہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ پورا کرے گا جہاں یہ حساب جمع ہو رہا ہے۔

پھر گنی کناکری کی ایک مثال ہے۔ وہاں کے ایک ریجن کی جماعت ہے منسایا (Mansaya)۔ وہاں کے مشنری کہتے ہیں کہ عشرۂ وقفِ جدید منا رہے تھے۔ احباب جماعت کو مسجد میں اور انفرادی طور پر چندہ وقفِ جدید کی اہمیت اور برکت بتاتے ہوئے اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلا رہے تھے کہ گاؤں کے، مسجد کے امام ابوبکر کمارا صاحب جو حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ پہلے میں چندہ ادا کروں گا کیونکہ ہمیں دوسروں کیلئے نمونہ بننا چاہیے۔

اب یہ حالت بھی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ خود تو تحریک میں حصہ نہ لیں اور دوسروں کو کہیں بلکہ خود بھی کہتے ہیں کہ پہلے ہمیں تحریک کرنی چاہیے۔ لہٰذا انہوں نے اپنی جیب میں موجود دس ہزار فرانک گنی چندے میں ادا کر دیا اور بعد میں یہ ملنے آئے اور انہوں نے بتایا کہ وہ چندہ تو مَیں نے دے دیا تھا لیکن کچھ دیر کے بعد ہی میرے ایک دوست نے مجھے پندرہ لاکھ فرانک تحفۃً بھجوائے اور کہتے ہیں جو مَیں سمجھتا ہوں میری اس قربانی کے نتیجے میں ہی اللہ تعالیٰ نے یہ مجھے عطا فرمایا۔ کہتے ہیں اب میں پہلے سے اَور بڑھ کر اور باقاعدگی سے چندوں میں حصہ لیا کروں گا۔ یہ ہے سلوک اللہ تعالیٰ کا نومبائعین کے ساتھ کہ میرے رستے میں خرچ کرو گے تو یہاں بھی نوازوں گا اور آئندہ کے وعدے تو پھر ان شاء اللہ پورے ہوں گے۔

پھر کیمرون کے معلم لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان میرے ساتھ تحریک جدید کے چندے کیلئے دیہاتوں میں جاتے رہے۔ بے روزگار تھے اس لیے خود تحریک جدید کے چندے میں صرف انہوں نے ایک ہزار سیفا چندہ دیا اور کہا کہ دعا کریں مجھے ملازمت مل جائے تو میں اَور دوں گا۔ معلم نے کہا ٹھیک ہے میں بھی دعا کرتا ہوں۔ تم بھی اپنی ملازمت کیلئے دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ بعد اُسکی دعا سنی۔ ایک ماہ کے بعد یو این او کی ایک تنظیم میں بطور ڈرائیور ان کو کام مل گیا اس طرح اُس نے وقفِ جدید کے وعدے میں دس ہزار سیفا چندہ ادا کر دیا کہ جب مَیں نے مشکل حالات میں دیا تھا تو اسکے بدلے میں یہ اللہ تعالیٰ نے میری آمد میں اضافہ کیا ہے۔

تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ ایک جماعت کی ایک خاتون نے بتایا کہ ایک دن وہ گھر کی خریداری کیلئے بازار جا رہی تھیں۔ رستے میں معلم سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے چندہ وقفِ جدید کے بارے میں بتایا اور اسکی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تو کہتی ہیں میں نے اسے کہا کہ میرے پاس اس وقت دو ہزار شلنگ ہے۔ بازار سے میں سودا لینے جا رہی ہوں تو ایک ہزار شلنگ چندہ ادا کر دیا اور باقی ایک ہزار کا اپنا سامان خرید لوں گی۔ کہتی ہیں وہاں مجھے ایک خاتون نے پیچھے سے آواز دی جس نے کچھ عرصہ پہلے مجھ سے پانچ ہزار شلنگ لیے ہوئے تھے اور لمبا عرصہ گزر گیا تھا جس کی واپسی کی مجھے اب امید بھی نہیں تھی۔ اس خاتون نے آواز دے کر وہ پانچ ہزار شلنگ مجھے دیے کہ یہ تمہارا قرض تھا جو میں نے واپس کرنا تھا۔ پھر وہ دوبارہ معلم کے پاس واپس آئیں اور کہا کہ یہ تو چندے کی برکت سے مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا اس لیے مزید ایک ہزار شلنگ چندہ ادا کر دیا۔

لائبیریا کے معلم بیان کرتے ہیں کہ وہاں ایک گانٹا (Ganta) جماعت ہے۔ وہاں ایک ممبر عائشہ صاحبہ ہیں۔ وہ ان کے گھر گئے۔ وقفِ جدید کی تحریک میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں ہے لیکن آپ ذرا ٹھہریں میں کچھ انتظام کرتی ہوں تا کہ میرے گھر سے خالی ہاتھ نہ جائیں۔ یہ بھی فکر ہے کہ کوئی خالی ہاتھ نہ جائے۔ چنانچہ انہوں نے جلدی سے کسی سے ادھار لے کر سو لائبیرین ڈالر چندہ ادا کر دیا۔ معلم کہتے ہیں کہ ابھی میں ان کے گھر میں ہی تھا کہ اس خاتون کے فون پر میسج آیا کہ کسی نے ان کے اکاؤنٹ میں آن لائن کچھ پیسے ٹرانسفر کیے ہیں اور خاتون کہتی ہیں کہ یہ تو ابھی جو میں نے سو لائبیرین ڈالر چندہ دیا تھا اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر مجھے نواز دیا۔

پھر گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جماعت کے ایک ممبر سعیدوبا (Saeedouba) صاحب ہیں۔ بے روزگار تھے اور مائننگ کمپنیز میں انہوں نے درخواستیں دی ہوئی تھیں لیکن کوئی امید نظر نہیں آ رہی تھی۔ عشرۂ وقفِ جدید کے دوران انہیں جب چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی تو انہوں نے کہا مَیں تو بے روزگار ہوں کچھ زیادہ تو نہیں دے سکتا۔ بہرحال جیب میں ہاتھ ڈالا انہوں نے اور پانچ ہزار فرانک نکال کر چندہ ادا کر دیا کہ اس وقت کُل رقم یہی میرے پاس ہے۔ کہتے ہیں چندے کی ادائیگی کے پانچ دن بعد انہیں ایک اَور مائننگ کمپنی کی طرف سے ملازمت کی آفر ہوئی جہاں انہوں نے درخواست بھی نہیں دی ہوئی تھی اور اللہ کے فضل سے پانچ لاکھ فرانک ماہانہ تنخواہ پر ان کو ملازمت مل گئی۔ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مَیں نے معمولی قربانی دی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق کئی گنا بڑھا کے مجھے یہ عطا فرما دیا ہے۔

پھر نائیجیریا کے مبلغ ہیں انہوں نے بھی لکھا۔ کہتے ہیں کانو سٹیٹ کے ایک احمدی دوست ناصر صاحب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تین سال سے بغیر جاب (job) کے پریشان تھا۔ مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ میں اپنی استطاعت کے مطابق دوبارہ چندہ دینا شروع کر دوں۔ جاب نہیں تھا تو چندہ بھی بند کیا ہوا تھا۔ کہتے ہیں جو کچھ ہے اسکے مطابق چندہ تو دینا شروع کروں۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ پچھلے سال جون کے مہینے سے چندہ دینا شروع کیا اور وہ مربی صاحب کو بتا رہے ہیں۔ کہتے ہیں ابھی تین مہینے نہیں گزرے تھے کہ مجھ سے ایک دوست نے رابطہ کیا کہ ایک کمپنی کو مارکیٹنگ کیلئے ایک آسامی درکار ہے اور اس طرح اس کمپنی نے مجھے ہائر کر لیا اور اس کمپنی کا یہ اپنی طرز کا پہلا کانٹریکٹ تھا۔ کہتے ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جو اتنے عرصہ کے بعد مجھے ملازمت ملی یا مجھے کاروبار یا کام ملا یہ اس چندے کی برکت ہے۔

پھر سینٹرل افریقہ کے مبلغ لکھتے ہیں جبریل صاحب ایک نومبائع ہیں انہوں نے کہا پچھلے سال جب میں جماعت میں داخل ہوا تو میری اخلاقی اور روحانی حالت میں تبدیلی آنا شروع ہوئی۔ یہ بھی قابلِ غور چیز ہے کہ صرف جماعت میں شامل نہیں ہوئے بلکہ دعا یقیناً انہوں نے کی ہوگی اور اپنی حالت کو بدلنے کی کوشش بھی کی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا فضل بھی اس پر ہوا کہ انہوں نے خود محسوس کیا کہ میری روحانی اور اخلاقی حالت میں تبدیلی آ رہی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک دن جب مبلغ نے وقفِ جدید چندے کی تحریک کی کہ سال ختم ہونے والا ہے اور چندہ دینا چاہیے، بے شک تھوڑا دیں۔ تو کہتے ہیں مَیں نے چندے کی رسید کٹوا دی اور اس وقت سے لے کر آج تک میرے کام میں بہت برکت پڑی۔ خدا کا خاص فضل ہوا۔ اب میں کام سے فارغ نہیں بیٹھتا۔ پہلے کئی کئی دن گاہک نہیں آتے تھے اب روزانہ کی بنیاد پر آتے ہیں اور اللہ کے فضل سے اتنی اچھی رقم کما لیتا ہوں کہ جس کا مَیں پہلے تصور نہیں کرتا تھا۔

پھر ٹوگو سے مبلغ عارف صاحب لکھتے ہیں کہ کارا ریجن میں آباکاجی (Abagagi) کے ایک صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں میرے مالی حالات کوئی اچھے نہیں تھے۔ وقفِ جدید کا آخری مہینہ چل رہا تھا۔ فکر تھی کہ وعدہ کیسے پورا کروں گا۔ پھر میرے ذہن میں خیال آیا کہ گھر میں ایک چھوٹا سا بکرا ہے جو میں نے کسی اَور مقصد کیلئے رکھا ہوا ہے وہ بیچ کر چندہ ادا کر دیتا ہوں۔ ایک ہی چیز ہے گھر میں اَور کچھ ہے نہیں۔ وہی بیچ کے ادا کر دیتا ہوں۔ کہتے ہیں میں نے نیت ہی کی تھی کہ ایک دن مشنری صاحب چندہ لینے آ گئے۔ اسی روز ایک شخص نے مجھ سے ادھار پیسے لیے ہوئے تھے اسکی واپسی کی بھی کوئی امید نہیں تھی وہ بھی اسی وقت پیسے واپس کرنے آ گیا۔ چنانچہ وہ سارے پیسے کہتے ہیں میں نے وقفِ جدید میں ادا کر دیے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے غیب سے میری مدد فرما دی۔

نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے انتظام بھی فرما دیا۔ محبوب چیز قربان کرنے کی طرف توجہ کی تو اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے نواز دیا کیونکہ وہ دلوں کے حال جانتا ہے۔

مارشل آئی لینڈ کے ساجد اقبال صاحب کہتے ہیں یہاں ایک خاتون لورین (Loreen) صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ مالی قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر بہت فضل فرمایا ہے۔ پہلے مالی قربانی میں حصہ نہیں لیتے تھے کیونکہ یقین نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ قربانی کے بدلے میں کتنی برکت فرماتا ہے اور اس وقت پیسوں کی کمی بھی تھی۔ کھانے پینے کا سامان لینے کیلئے پیسے نہیں ہوتے تھے اور گھر کے اخراجات پورے کرنے میں بہت پریشانیاں ہوتی تھیں لیکن جب مسجد سے مالی قربانی کی برکات کے بارے میں خطبات سنے تو سوچا کہ قربانی میں حصہ لینا چاہیے۔ چنانچہ کہتی ہیں ہم نے قربانی کرنی شروع کر دی، چندہ دینا شروع کر دیا اب اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل ہے کہ گھر کے اخراجات بھی پورے ہو جاتے ہیں۔ کھانے پینے میں بھی کوئی تنگی نہیں ہوتی۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ ایسی ایسی جگہوں سے ہمارے پاس رقمیں آ جاتی ہیں جن کا ہمیں تصور بھی نہیں ہوتا اور جتنا بھی ہم دیں اللہ تعالیٰ اتنا بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ نومبائعین کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو مضبوط کرنے کیلئے اس طرح یہ سلوک فرماتا ہے۔

انڈیا سے انسپکٹر صاحب وقفِ جدید کہتے ہیں جماعت میلا پالم تامل ناڈو میں وقفِ جدید کے بجٹ اور وصولی کی غرض سے گیا تو وہاں ایک مخلص احمدی سے ملاقات ہوئی۔ موصوف نے انہیں کہا کہ 2014ء میں مَیں نے بیعت کی تھی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی مجھے توفیق ملی تھی۔ اس وقت یہ نومبائع یا اب تو نومبائع نہیں رہے بہرحال وہ احمدی کہتے ہیں کہ اس وقت جب میں نے بیعت کی تھی مَیں نے اپنا وقفِ جدید کا وعدہ چار ہزار روپے لکھوا کر ادائیگی کی تھی کیونکہ

میرے پاس اتنی ہی گنجائش تھی اور ہر سال مَیں پھر اسکے بعد حسب توفیق بڑھاتا بھی چلا گیا اور اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے کاروبار میں بھی نمایاں ترقی دیتا چلا گیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد باقی گھر کے افراد نے بھی بیعت کر لی اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج میرا وقفِ جدید کا چندہ پانچ لاکھ روپے ہو گیا ہے اور اس گذشتہ سال انہوں نے رمضان کے مہینے میں اپنے پانچ لاکھ کی مکمل ادائیگی بھی کر دی تھی۔ کہتے ہیں کہ لاک ڈاؤن کے باوجود میرے چندوں کی برکت کی وجہ سے کاروبار میں مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ مزید بڑھتا چلا گیا اور اللہ کے فضل سے اب کاروبار انڈیا سے نکل کے تھائی لینڈ میں بھی پھیلا دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ سب چندے کی برکات ہیں۔ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل۔ جوئے کی قسم کا کاروبار نہیں ہے۔ روپیہ لگایا، محنت کی، کاروبار کیا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ نے کئی گنا اضافہ بھی فرما دیا۔

پھر انڈیا کی ایک اَور مثال ہے۔ وہاں کے مبلغ انچارج نے لکھا ہے کہ ناظم صاحب مال، انسپکٹر صاحب وقفِ جدید مالی سال کے اختتام کے پیش نظر مالاپورم کیرالہ کے دورے پر تھے۔ ہمارے علاقے میں بھی آئے تو وہاں ایک مخلص احمدی رحمان صاحب کا فون آیا جو بزنس کرتے ہیں کہ آپ پہلے میری کمپنی میں آ جائیں۔ میں نے کمپنی اپنی بنائی ہے اس میں ایک نیا حصہ بنایا ہے وہاں دعا کروانی ہے۔ اور جب ہم وہاں گئے تو بغیر پوچھے دس لاکھ روپے کا چیک پیش کیا۔ نیز دورے کیلئے اپنی بڑی گاڑی پٹرول وغیرہ ڈلوا کر دی۔ انہوں نے کہا بھی کہ ہمیں چھوٹی گاڑی ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ مرکزی نمائندوں کیلئے اچھی قابلِ اعتبار گاڑی ہونی چاہیے تا کہ آپ آرام سے سفر کر سکیں۔ کہتے ہیں یہ رقم میں نے اپنی ایک پراپرٹی کی رجسٹری کیلئے رکھی ہوئی تھی مگر آپ کے آنے کی وجہ سے وقفِ جدید میں ادائیگی کر دی ہے اور رجسٹری کی تاریخ آگے کروالی ہے۔ چند دن کے بعد موصوف کہتے ہیں کہ ایک بڑی رقم ان کو بغیر کسی خاص کوشش کے مل گئی جو موصوف کی ضروریات سے کہیں زیادہ تھی۔ دس لاکھ سے بھی کہیں زیادہ رقم تھی۔

ماریشس سے ایک خاتون مس شبریز صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں مجھے اپنے والدین کی طرف سے سالگرہ کے تحفہ کے طور پر رقم ملی۔ میں نے وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں پانچ پانچ سو روپیہ دینے کا فیصلہ کیا جو مَیں نے ایک لفافے میں رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت بیماری کے دور سے گزر رہی تھی۔ اس دوران میرے ایک چچا اور میری کزن مجھے ملنے آئے، دونوں نے مجھے لفافے دیے اور ہر ایک میں پانچ پانچ ہزار تھے۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے دس گنا زیادہ انعام دیا ہے۔

پھر جارجیا کے صدر جماعت کہتے ہیں کہ ایک ممبر محمد ابو حماد صاحب ہیں فلسطین سے ان کا تعلق ہے۔ جارجیا میں بطور میڈیکل سٹوڈنٹ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تین سال قبل انہوں نے بیعت کی تھی۔ جماعت نے عشرہ وقفِ جدید پر سیمینار منعقد کیا کہ اللہ کی راہ میں اس طرح خرچ کرنا چاہیے۔ تو کہتے ہیں اس وقت میرے پاس تقریباً تین سو ڈالر تھے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس میں سے نصف وقفِ جدید میں دے دوں گا کیونکہ مجھے وہ آیت یاد آ رہی ہے۔ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا (الشّمس:10) یعنی یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جو پاک ہوا۔ چنانچہ چندے کی ادائیگی اور معمول کے اخراجات کے بعد میرے بینک اکاؤنٹ میں مہینے کے آخر میں صرف دو ڈالر رہ گئے۔ یہ سٹوڈنٹ ہی ہیں۔ دسمبر کے آخر پہ فلسطین سے میرے رشتہ دار جارجیا آ رہے تھے مجھے اس بات کی فکر تھی کہ ان کی مہمان نوازی کس طرح کر پاؤں گا لیکن جس دن مہمان آئے اسی دن اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بینک اکاؤنٹ میں کسی ذریعہ سے ایک ہزار ڈالر ٹرانسفر کروا دیے۔ کہتے ہیں اس پر میں اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ شکر ادا کرتا ہوں اور اس کو بھی چندے کی برکات سمجھتا ہوں۔

سوچ کی بات ہے، دنیا دار کچھ اور سوچتا ہے لیکن ایک دیندار انسان یہی سوچتا ہے کہ اللہ کے فضل اس کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔

کینیا کے معلم لکھتے ہیں ان کی جماعت میں ایک نومبائعہ خاتون خدیجہ صاحبہ نرسری سکول میں ٹیچر ہیں۔ وقفِ جدید کا وعدہ سال کے شروع میں انہوں نے پانچ سو شلنگ لکھوایا۔ ادائیگی بھی کر دی۔ کہتے ہیں میں ان کو رسید دینے کیلئے سکول گیا تو اگلے دن وہ میرے گھر آئیں اور اہلیہ کو بتایا کہ مزید پانچ سو چندہ اس مدّ میں ادا کرنا چاہتی ہوں۔ اور کہتی ہیں کُل ادائیگی ایک ہزار شلنگ ہو جائے۔ کہتی ہیں کہ اس سوچ کے ساتھ یہ کر رہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مزید برکت عطا فرمائے۔ جب گھر آیا تو اہلیہ نے مجھے بتایا اور پھر مَیں نے رسید کاٹی۔ کہتے ہیں ان کو رسید دینے گیا تو انہوں نے بتایا کہ میرا ایک بیٹا ہے کالج میں پڑھتا ہے اسکے اخراجات کیلئے میں نے درخواست دی ہوئی تھی اور وہ منظور نہیں ہو رہی تھی لیکن آج ہی مجھے کالج سے فون آیا کہ اسکے اخراجات جو تیس ہزار شلنگ تھے حکومت کی طرف سے سکول کے اکاؤنٹ میں جمع ہو گئے ہیں۔ کہتی ہیں اس بات پر مجھے بڑا سکون ملا ہے۔

انڈونیشیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ عبدالرحیم صاحب ایک جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو چھوٹی سی جماعت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر سال وقفِ جدید کے وعدے کی ادائیگی کرتا ہوں۔ انیس اور بیس میرے لیے بہت مشکل سال تھے کیونکہ اس سال میں مجھے نوکری نہیں ملی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے کہتے ہیں مَیں نے کام سے استعفیٰ دے دیا اور کاروبار کرنے کی کوشش کی۔ اس میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ جو بچت تھی وہ آہستہ آہستہ ختم ہو گئی۔ وقفِ جدید کا سال ختم ہو رہا تھا۔ چندے کا وعدہ میں نے کیا ہوا تھا۔ ادائیگی کی کوئی صورت نہیں بن رہی تھی۔ ملازمت ملنی بھی مشکل ہو رہی تھی کیونکہ میری عمر اکاون 51 سال ہے۔ اس عمر میں ملازمت مشکل سے ملتی ہے۔ کہتے ہیں ہر روز تہجد میں مَیں دعا کرتا تھا۔ اور یہاں مجھے بھی یہ خط لکھا کرتے تھے کہ وقفِ جدید کا چندہ میں نے ادا کرنا ہے اس کی مجھے سعادت مل جائے۔ کہتے ہیں چنانچہ وقفِ جدید کے سال کے اختتام تک اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی طرح مجھے وعدہ کے مطابق ادائیگی کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔ بہرحال میں نے کسی طرح ادا کر دیا۔ کہتے ہیں ادائیگی کے چند دن بعد مجھے ایک سابق افسر جہاں میں کام کرتا تھا اس کا فون آیا کہ مجھے انٹرویو کیلئے آنے کا کہا گیا ہے۔ تو اللہ کا شکر ادا کیا کہ مجھے نوکری مل گئی۔ میں حیران تھا کیونکہ جس شخص نے مجھے بلایا تھا وہ میرا ڈائریکٹ سپروائزر نہیں تھا۔ میرے دوست بھی اس الجھن میں ہیں کہ مجھے ہی کیوں بلایا گیا کیونکہ میں نے تو تقریباً سات سال پہلے وہاں سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ کہتے ہیں یہ بھی اللہ کا فضل ہے کہ میری مستقل آمدنی اس عمر میں شروع ہو گئی۔

سینیگال میں تامباکُنڈا (Tambacounda) جگہ ہے، وہاں کے مبلغ کہتے ہیں کہ میرے دورے کے دوران ایک جگہ جب چندے کی تحریک کی گئی اور میں نے جو پچھلے خطبے میں لوگوں کے واقعات سنائے تھے ان کو وہاں سنایا گیا تو ایک احمدی عثمان صاحب نے بتایا کہ جب انہوں نے بیعت کی تو ان کی مالی حالت نہایت کمزور تھی اور بیعت کے بعد اپنے بیگانے سب مخالف ہو گئے۔ چار مرتبہ مخالفین نے ان کے گھر کو جلانے کی کوشش کی۔ ہر مرتبہ گھر کا ایک حصہ جل جاتا مگر جب سے کہتے ہیں جماعتی چندوں میں حصہ لینا شروع کیا ان کے دن پھر گئے ہیں۔ کہتے ہیں چندہ جات کی برکت سے اب انہوں نے اپنا پکا گھر تعمیر کر لیا ہے۔ پہلے تو کچھ تھوڑی بہت گھاس پھونس کا تھا جو جل جاتا تھا لیکن اب پکا تعمیر کر لیا ہے۔ بچے بھی شہر میں اچھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ہر سال دیگر چندوں کی طرح وقفِ جدید میں بھی قابلِ ذکر اضافہ کر کے ادائیگی کرتے ہیں اور کہتے ہیں جو میرے مخالفین تھے وہ یا تو سب فوت ہو چکے ہیں اور اگر زندہ بھی ہیں تو انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔

تنزانیہ کے امیر صاحب ایک کسان کا واقعہ لکھتے ہیں۔ ان کے ٹماٹر کے کھیت ہیں اور لیک وکٹوریہ سے پانی لفٹ کر کے آبپاشی کی جاتی ہے اور اس کیلئے کرائے پہ مشینیں لینی پڑتی ہیں، پمپ لینے پڑتے ہیں۔ کہتے ہیں بارشیں اس سال کم ہوئیں۔ کھیتوں کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ قریبی کھیت والے جو تھے جو اپنے کھیتوں کو پانی لگاتے تھے ان پہ ہنستے تھے کہ تمہاری فصل کا یہ حال ہو رہا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں معلم نے مجھے چندوں کی طرف توجہ دلائی تو ایک ہزار شلنگ تھا میرے پاس وہ مَیں نے ادا کر دیا۔ پھر معلم نے رسید کاٹ دی اور کہتے ہیں اگلے دن عاملہ کی میٹنگ میں یہ آئے تو انہوں نے معلم صاحب کو بتایا کہ جو سودا کیا تھا مجھے اس کا اجر مل گیا ہے کیونکہ اس موسم کی پہلی بارش میرے کھیت پر برسی ہے اور پانی بھر گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح مجھے نوازا۔

سیرالیون سے مبلغ لکھتے ہیں، کہ ایلکس ٹامو (Alextamu) صاحب ٹیچر اور ریسرچر ہیں۔ سیرالیونی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے چندہ وصیت اور دیگر چندہ جات میں کچھ بقایا ہو گیا تھا کیونکہ گذشتہ سال بعض سرکاری مسائل کی وجہ سے ادارے نے تنخواہوں کی ادائیگی میں بہت تاخیر کی اور کچھ عرصہ کیلئے زندگی انتہائی مشکل ہو گئی۔ بہرحال انہوں نے کہیں سے رقم لے کر فوری بندوبست کیا اور اس تنگی کے دَور میں بھی چندہ وصیت اور دوسرے چندے ادا کر دیے۔ کہتے ہیں کہ چندوں کی ادائیگی کے بعد پہلے مجھے چاول کے ایک تحقیقی منصوبے کیلئے گنی کناکری کے وفد میں منتخب کیا گیا۔ پھر ایک بڑا فرنشڈ گھر بھی مل گیا۔ پھر یوکے کے جلسہ 2022ء سے پہلے مجھے گھر میں ٹی وی اور ایم ٹی اے لگانے کی بھی توفیق مل گئی۔ پھر سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا فضل یہ ہوا کہ جاپان کی کاگوشیما (Kagoshima) یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کرنے کیلئے سکالرشپ آئیں تو کہتے ہیں مَیں نے بھی اپلائی کر دیا تو ادارے کی جانب سے مجھے فوقیت دی گئی اور وہاں مجھے سلیکٹ کر لیا گیا اور کہتے ہیں کہ گذشتہ سال سے مَیں جاپان میں بیٹھا ہوں۔ جاپان میں بھی اللہ کے فضل سے جماعت کے ساتھ رابطہ ہے اور خدا کا یہ فضل ہوا کہ ادارے نے میری فیملی کو نہ صرف گھر دیا ہے بلکہ تنخواہ کا ایک حصہ بھی وہیں سیرالیون میں فیملی کیلئے جاری رکھا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں یہ بات میرے لیے ایمان میں زیادتی کا باعث بنی ہوئی ہے کہ چندے کی برکات سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فضل فرمایا۔

احمدیوں بلکہ نومبائعین میں اَور بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر مال کی محبت سے بے رغبتی کی مثالیں ہمیں نظر آتی ہیں۔ چنانچہ سیرالیون کے میامبا (Moyamba) ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ خطبہ کے دوران وقفِ جدید کے حوالے سے توجہ دلائی گئی کہ ایک بار ایک صحابی کلہاڑا لے کر جنگل میں چلے گئے اور لکڑیاں کاٹ کر بیچیں اور کمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دی۔ کہتے ہیں قریب ایک گاؤں ڈوڈو (Dodo) ہے۔ وہاں سے احمدی نماز جمعہ کیلئے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک مخلص احمدی قاسم صاحب ایک دن تپتی دوپہر میں آئے اور ایک بڑی رقم پیش کی کہ یہ میری ساری کمائی ہے جو وقفِ جدید میں پیش کرتا ہوں۔ ان سے کہا گیا کہ اس میں سے اپنے ماہانہ اخراجات کیلئے کچھ رقم رکھ لیں تو بڑے جوشیلے انداز میں کہنے لگے کہ جس دن آپ نے صحابی کا واقعہ سنایا تھا میں نے اسی روز تہیہ کر لیا تھا کہ اس واقعہ پر عمل کرنا ہے اس لیے آپ ساری رقم رکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے خود ہی نوازے گا۔

پھر تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن کے معلم نے بتایا کہ وہاں ایک گاؤں سنباچائی (Simbachai) ہے۔ یہ نئی جگہ ہے۔ جماعت کا نیا پودا وہاں لگا ہے۔ نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ دسمبر تک انتالیس افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ پچھلے مہینے ہی یہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ معلم صاحب کہتے ہیں کہ دسمبر میں اپنے حلقے کی جماعتوں کے دورے پر تھا۔ اس نئی جماعت سے بھی گزر رہوا۔ یہاں بیعت کرنے والے زیادہ تر لوگ پہلے لادین تھے۔ مذہب سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا اس لیے ان کی تربیت کیلئے نماز اور قرآن کی طرف توجہ کی جا رہی ہے۔ نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد تربیتی کلاس ہوئی۔ اس میں معلم صاحب نے نماز پڑھنے کا طریق اور دیگر فقہی مسائل بتائے۔ ایک بزرگ احمدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے
جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 32، صفحہ 340)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور
سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 345)

طالبِ دُعا: نور جہاں بیگم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ کولکاتہ، صوبہ مغربی بنگال)

نے معلم صاحب کے بیگ میں رسید بُک دیکھی تو اس بارے میں سوال کیا۔ معلم صاحب نے بتایا کہ یہ چندہ وقفِ جدید کے سال کا آخری مہینہ ہے اور ہم نے اپنے وعدہ جات کے مطابق وصولی کرکے مرکز میں رپورٹ دینی ہے تاکہ خلیفۃ المسیح کے پاس ہماری رپورٹ پہنچے۔ جو احمدی بھی اس چندے میں شامل ہوتا ہے ان کو چندہ کی یہ رسید کاٹ کے دی جاتی ہے۔ اس پر ایک اَور احمدی نے پوچھا کہ ہمارا چندہ کب لینا ہے؟ معلم نے کہا کہ مَیں نے ان کو بتایا کہ میرا خیال تھا کہ آپ کے حالات تنگ ہیں اور نئے نئے ابھی احمدی ہوئے ہیں۔ تربیت کی ضرورت ہے۔ اگلے سال سے آپ کو چندے میں شامل کیا جائے گا جس پر تمام نومبائعین نے کہا کہ اس سال پھر ہمارا نام خلیفۃ المسیح تک نہیں جائے گا؟ ایسا نہیں ہوسکتا۔ اس پر وہاں موجود تمام افراد نے جو کچھ ان کے پاس تھا ادا کر دیا۔ جب جانے لگا تو انہوں نے کہا کہ معلم صاحب۔ ہمارے اگلے سال کے وعدہ جات بھی ابھی لے کر جائیں جس پر انہوں نے نئے سال کے چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات بھی لکھوائے۔ تو نومبائعین میں بھی اللہ تعالیٰ اس طرح ایمان پیدا کر رہا ہے۔ اس طرح ان کو ایمان سے بھر رہا ہے۔

گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ نارتھ بینک کی ایک جماعت دُوتابالُو (Dutabulu) میں ایک احمدی دوست جالو (Jallow) صاحب ہیں۔ ان کے والد احمدی نہیں ہیں۔ وہ گاؤں کے چیف ہیں۔ بہت بوڑھے اور بیمار رہتے ہیں۔ اس لیے ان کی جگہ ان کے بیٹے گاؤں کے معاملات کی دیکھ بھال کرتے ہیں جو احمدی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دن ایک اسلامی این جی او ان کے گاؤں آئی ان کے مطابق وہ مسلمانوں کی مدد صرف پندرہ ہزار ڈلاسی کی رقم سے کرتے تھے۔ کہتے ہیں انہوں نے مجھے فون کرکے کہا کہ ہم نے آپ کے بارے میں سنا ہے کہ آپ بہت شریف اور اچھے آدمی ہیں۔ ہم آپ کو اور آپ کے والد کو مدد کے طور پر تیس ہزار ڈلاسی دینا چاہتے ہیں لیکن مسئلہ صرف یہ ہے کہ آپ احمدی ہیں۔ اگر آپ جماعت چھوڑ دیں تو آپ کو یہ رقم مل جائے گی۔ اس پر جالو صاحب نے این جی او کو جواب دیا مجھے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جماعت نے ہمیں سکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کیلئے کافی ہے اور میں تو ہر سال جماعت کو پندرہ ہزار ڈلاسی سے زائد چندہ ادا کرتا ہوں۔ یہ سن کے وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اتنی بڑی رقم جماعت کو کیوں دیتے ہو جبکہ تم خود ایک غریب آدمی ہو۔ اس پر وہ احمدی کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں اور خوشنودی میں حاصل کر رہا ہوں اگر ان کا آپ کو علم ہو جائے تو آپ بھی امام مہدی علیہ السلام کی امت کا حصہ بن جائیں۔

تو یہ ایمانی حالت ہے جو اللہ تعالیٰ ان دور دراز رہنے والے لوگوں کے دلوں میں پیدا فرما رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو ماننے کے بعد ایمان میں مضبوط سے مضبوط تر ہو رہے ہیں۔

کانگو کنشاسا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ جمعہ کے خطبہ کے دوران چندہ وقت جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی۔ اسی روز ایک مخلص احمدی نورالدین صاحب جو کہ پولیس میں ملازم ہیں، انہوں نے ہمارے معلم کو فون کرکے بلایا اور کہا کہ میں کچھ عرصہ سے کچھ رقم اپنی ایمرجنسی ضرورت کیلئے اکٹھی کر رہا تھا مگر آج خطبہ جمعہ میں مربی صاحب نے چندہ وقفِ جدید کی طرف جو توجہ دلائی ہے تو اس لیے یہ رقم چندہ میں رکھ لیں۔ اور چندہ وقفِ جدید میں دو لاکھ دس ہزار فرانک کی ادائیگی کی جوان کے لحاظ سے بہت غیر معمولی قربانی تھی۔ تو یہ ہے محبت کرنے والے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مثال۔

میسیڈونیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ احمدیوں کی اکثریت تو یہاں تقریباً بہت غریبوں پر ہی مشتمل ہے لیکن پھر بھی وہ مالی قربانیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ ایک احمدی دوست فیصل صاحب ہیں جنہوں نے 1995ء میں جرمنی میں بیعت کی تھی۔ مختلف ممالک میں رہتے رہے۔ بعد میں میسیڈونیا واپس آ گئے۔ شروع میں ان کا جماعت سے رابطہ بھی کم تھا پھر ان سے رابطہ ہوا۔ گذشتہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر ان کا مشن میں دو تین دن قیام رہا۔ اس دوران انہیں جماعت کے مالی نظام کے بارے میں بتایا گیا۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ دیگر مالی قربانیوں، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے بارے میں بتایا گیا۔ کہتے ہیں کہ دس بارہ دن کے بعد میں ان سے ملنے شہر گیا تو واپسی پر انہوں نے مجھے دس ہزار دینار کی رقم چندہ میں دی جو اس لحاظ سے معمولی رقم ہے کہ تقریباً تریسٹھ یورو بنتی ہے۔ یہ دوست بیروزگار ہیں۔ کافی عرصہ سے کام نہیں کر رہے۔ مَیں نے کہا آپ اپنے حالات جانتے ہیں آپ اپنے حالات کے مطابق کچھ اپنے لیے رکھ لیں اور فیملی پر خرچ کریں کیونکہ میسیڈونیا کے حالات کے لحاظ سے یہ کافی بڑی رقم تھی۔ انہوں نے اصرار کے ساتھ اور خوشی کے ساتھ یہ رقم اپنی اور اپنی فیملی کی طرف سے وقفِ جدید کے چندہ میں ادا کر دی کہ اللہ تعالیٰ ان کا انتظام کر دے گا۔

تو بہرحال یہ لوگ ہیں جو قربانیاں کرنے والے ہیں۔ مال کی ان کو ضرورت ہے لیکن جو اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے والے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔

پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اسکے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔“

(مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 323، نظارت نشر و اشاعت قادیان 2019ء)

پس ہر قربانی کرنے والا احمدی اس بات کی سچائی پر گواہ ہے کہ مال اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ آپؑ نے جو کچھ فرمایا وہ حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کے معیار کو بھی ان کو بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور جو زیادہ بہتر حالات میں لوگ ہیں، جن کے معیار قربانی کے اعلیٰ نہیں ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو سمجھنے والے ہوں کہ جہاں آپؑ نے فرمایا کہ ”مَیں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 324، نظارت نشر و اشاعت قادیان 2019ء) وہ لوگ جو کنجوسی دکھاتے ہیں ان کو اس بارے میں غور کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے امراء کو بھی اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب اس کے بعد میں گذشتہ سال کے چندہ وقفِ جدید کے اعداد و شمار بیان کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کا پینسٹھواں سال 31 دسمبر کو ختم ہوا اور نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا ہے اور جماعت نے 12.2 ملین سے زیادہ یعنی ایک کروڑ بائیس لاکھ اور پندرہ ہزار (1,22,15,000) پاؤنڈز کی قربانی پیش کی۔ باوجود دنیا کے معاشی حالات کے بہتر نہ ہونے کے گذشتہ سال سے یہ قربانی نو لاکھ اٹھائیس ہزار (9,28,000) پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ۔

برطانیہ اس سال بھی دنیا کی جماعتوں میں وصولی کے لحاظ سے پہلے نمبر پہ ہے اور برطانیہ کے بعد پھر نمبر دو پہ کینیڈا۔ پھر جرمنی نمبر تین پہ چلا گیا ہے۔ پھر امریکہ ہے نمبر چار پہ۔ نمبر پانچ پہ بھارت ہے۔ پھر چھ پہ آسٹریلیا۔ پھر ساتویں نمبر پہ مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر آٹھویں پہ انڈونیشیا ہے۔ نویں پہ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ دسویں پہ بیلجیم ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ نمبر ایک ہے۔ سوئٹزرلینڈ نمبر دو ہے۔ برطانیہ نمبر تین ہے۔ آسٹریلیا نمبر چار ہے اور کینیڈا نمبر پانچ ہے۔

افریقہ کی جماعتوں میں نمایاں وصولی کرنے والے جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ گھانا ہے۔ نمبر دو پہ ماریشس ہے۔ نمبر تین پہ نائیجیریا ہے۔ نمبر چار برکینا فاسو۔ پانچ تنزانیہ۔ چھ لائبیریا۔ سات گیمبیا۔ آٹھ یوگنڈا۔ نو سیرالیون۔ دس بینن۔

شاملین کی تعداد کے لحاظ سے اس سال مخلصین میں 61 ہزار کا اضافہ ہوا ہے مجموعی تعداد 15 لاکھ 6 ہزار ہو گئی اور شاملین میں اضافہ کے لحاظ سے جن ممالک نے کام کیا ان میں یوگنڈا نمبر ایک پہ ہے۔ گنی بساؤ۔ پھر کیمرون۔ پھر کانگو برازاویل۔ پھر نائیجر۔ کانگو کنشاسا اور پھر آخر میں بنگلہ دیش، یہ قابل ذکر ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی جو دس بڑی جماعتیں ہیں ان میں فارنہم (Farnham) نمبر ایک۔ ووسٹر پارک (Worcester Park) نمبر دو۔ والسال (Walsall) تین۔ اسلام آباد چار۔ جلنگھم (Gillingham) پانچ۔ ساؤتھ چیم (South Cheam) چھ۔ آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot south) سات۔ بریڈفورڈ آٹھ۔ چیم نو۔ یول (Ewell) دس۔

اور ریجنز جو ہیں ان میں بیت الفتوح ریجن نمبر ایک پہ ہے۔ اسلام آباد نمبر دو پہ۔ مسجد فضل تین پہ۔ مڈلینڈز (Midlands) چار اور بیت الاحسان پانچ۔

دفتر اطفال کے لحاظ سے دس جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South)۔ پھر اسلام آباد۔ پھر والسال (Walsall)۔ پھر فارنہم (Farnham)۔ پھر روہیمپٹن ویل (Roehampton Vale)۔ آلڈرشاٹ نارتھ۔ پھر مچم پارک (Mitcham Park)۔ بورڈن۔ ساؤتھ چیم۔ بیت الفتوح (Baitul Futuh)۔

چھوٹی جماعتوں میں وصولی کے لحاظ سے پانچ جماعتیں ہیں سپن ویلی۔ کیتھلی۔ نارتھ ویلز (North Wales)۔ نارتھ ہیمپٹن اور سوانزی کینیڈا کی امارتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ وان۔ پھر وینکوور (Vancouver)۔ پھر کیلگری (Calgary)۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ پھر ٹورانٹو۔ بریمپٹن ویسٹ (Brampton-West)۔

اور کینیڈا کی دس بڑی جماعتیں جو ہیں۔ پہلے جو تھیں امارتیں تھیں۔ یہ جماعتیں ہیں۔ ملٹن ویسٹ (Milton-West) نمبر ایک۔ حدیقہ احمد نمبر دو۔ ملٹن ایسٹ (Milton East) تین۔ ونی پیگ (Winnipeg) چار۔ سسکاٹون بیت الرحمت پانچ۔ ڈرہم ویسٹ (Durham West) چھ۔ آٹوا ویسٹ (Ottawa-West) سات۔ اِنِس فِل (Innisfil) آٹھ۔ رجائنا (Regina) نو اور ایبٹس فورڈ (Abbotsford) دس۔

اطفال میں وان (Vaughan) نمبر ایک پہ۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ پھر ٹورانٹو ویسٹ (Toronto-West)۔ پھر کیلگری (Calgary)۔ بریمپٹن ایسٹ (Brampton-East)۔

دفتر اطفال کی پانچ نمایاں جماعتیں جو ہیں، پہلے امارتیں تھیں اب جماعتیں ہیں۔ ایرڈری (Airdrie)۔ سینٹ کیتھرینز (Saint Catharines)۔ حدیقہ احمد۔ اِنس فِل (Innisfil)۔ بریڈفورڈ ایسٹ (Bradford East)۔

جرمنی کی پانچ امارات جو ہیں، نمبر ایک پہ ہیمبرگ (Hamburg)۔ نمبر دو فرینکفرٹ (Frankfurt)۔ نمبر تین ویزبادن (Wiesbaden)۔ پھر گروس گیراؤ (Gros Gerau) اور ریڈسٹڈ (Riedstadt)۔

اور دس جماعتیں جو ہیں ان میں رویڈرمارک (Rödermark)۔ روڈگاؤ (Rodgau)۔ پھر مائنز (Mainz)۔ حلقہ بیت الرشید۔ نوئس (Neuss)۔ فلورس ہائم (Flörsheim)۔ نیدا (Nidda)۔ مہدی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”سب سے بنیادی اور اوّلین اصول جس کے مطابق
ہر مسلمان مرد اور عورت کو اپنی زندگی لازماً بسر کرنی چاہئے وہ توحید ہے،
یعنی اس کامل ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اسکا کوئی ہمسر نہیں۔“

(پیغام نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ 2019)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ذیلی تنظیموں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ
دین کی خدمت اور ملک و قوم دونوں کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائیں
اور یہ خدمت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہونی چاہئے۔“

(پیغام برموقع نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ 2019)

طالب دعا : محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی-ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیربھوم، بنگال)

آباد۔فریڈ برگ(Friedberg)۔اور کوبلنز(Koblenz)۔

اطفال میں پانچ ریجنز ہیسن مٹے(Hessen-Mitte)۔ہیسن ساؤتھ ویسٹ(Hessen South West)۔ہیمبرگ(Hamburg)۔تاؤنس(Taunus)اور ویزبادن(Wiesbaden)۔

امریکہ کی دس جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ میری لینڈ(Maryland)۔پھر نارتھ ورجینیا۔پھر لاس اینجلس(Los Angeles)۔ پھر ڈیٹرائٹ(Detroit)۔سیلیکون ویلی(Silicon Valley)۔ پھر بوسٹن(Boston)۔پھر آسٹن(Aston)۔پھر اوش کوش۔پھر روچسٹر۔پھر فینکس(Phoenix)۔

اطفال کی دس جماعتیں جو ہیں ان میں ساؤتھ ورجینیا۔ نارتھ ورجینیا۔ میری لینڈ(Maryland)۔سیئٹل(Seattle)۔اور لینڈو(Orlando)۔آسٹن(Aston)۔سیلیکون ویلی(Silicon Valley)۔اوش کوش۔ پورٹ لینڈ۔زائن(Zion)۔

پاکستان کی پہلی تین جماعتیں پاکستان میں باوجود نامساعد معاشی حالات کے مقامی کرنسی میں انہوں نے اللہ کے فضل سے کافی اضافہ کیا ہے۔ پاؤنڈ کے مقابلے میں بھی ان کی کرنسی کی ویلیو بالکل ختم ہوگئی ہے اس کے باوجود ان کی اچھی آمد ہے۔

جماعتوں میں اول لاہور ہے۔ پھر ربوہ ہے۔ پھر سوم کراچی ہے اور اضلاع میں اسلام آباد نمبر ایک پہ ہے۔ پھر سیالکوٹ ہے۔پھر فیصل آباد۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔سرگودھا۔عمر کوٹ اور ملتان۔میر پور خاص اور ڈیرہ غازی خان۔

اور وصولی کے لحاظ سے دس جماعتیں اسلام آباد شہر۔ ڈیفنس لاہور۔ ٹاؤن شپ لاہور۔ دارالذکر لاہور۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔راولپنڈی شہر۔عزیز آباد کراچی۔سمن آباد لاہور۔مغل پورہ لاہور ہیں۔

دفتر اطفال میں جو تین بڑی جماعتیں ہیں ان میں اول لاہور ہے۔دوئم ربوہ۔سوئم کراچی۔

اضلاع کی پوزیشن دفتر اطفال میں اسلام آباد نمبر ایک پہ۔پھر سیالکوٹ۔پھر فیصل آباد۔سرگودھا۔عمر کوٹ۔میر پور خاص۔نارووال۔ننکانہ صاحب اور جہلم۔پھر کوئٹہ۔

غیر معمولی مساعی کرنے والی چھوٹی جماعتیں بھی ہیں یہ۔ چھوٹی تو نہیں ان میں بڑے شہر بھی شامل ہیں۔گوجرانوالہ شہر ہے۔گلشن جامی کراچی۔صدر کراچی۔راولپنڈی کینٹ۔ بیت الفضل فیصل آباد۔کریم نگر فیصل آباد۔ سیالکوٹ شہر۔ پشاور۔سرگودھا۔اوکاڑہ۔

بھارت کے پہلے دس صوبہ جات جو ہیں اس میں کیرالہ۔تامل ناڈو۔کرناٹکا۔جموں کشمیر۔تلنگانہ۔اڑیشہ۔پنجاب۔ ویسٹ بنگال۔مہاراشٹرا۔دہلی۔

پہلی دس جماعتیں جو ہیں ان میں کوئمباٹور۔پھر حیدر آباد۔پھر قادیان۔پھر کیرولائی۔پھر پاٹھاپریام۔پھر بنگلور۔ پھر مَیلے پلایام(Melepalayam)۔پھر کلکتہ۔پھر کالی کٹ۔پھر کیرنگ۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں جو ہیں ان میں پہلے نمبر پر کاسل ہل(Castle Hill)۔ پھر ملبرن لانگ وارن(Melbourne Langwarrin)۔ مارسڈن پارک(Marsden Park)۔ پھر لوگن ایسٹ(Logan East)۔پھر میلبورن بیروک(Melbourne Berwick)۔پینرتھ(Penrith)۔ پرتھ(Perth)۔ایڈیلیڈ ساؤتھ(Adelaide South)۔ملبرن کلائیڈ۔ایڈیلیڈ ویسٹ(Adelaide West)۔

بالغان میں ان کی جماعتیں جو ہیں۔وہ کاسل ہل(Castle Hill)۔میلبورن لانگ وارن(Melbourne Langwarrin)۔مارسڈن پارک(Marsden Park)۔میلبورن بیروک(Melbourne Berwick)۔ لوگن ایسٹ(Logan East)۔ پینرتھ(Penrith)۔ پرتھ(Perth)۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ(Adelaide South)۔ایڈیلیڈ ویسٹ(Adelaide West)۔میلبورن کلائیڈ۔

اطفال میں نمبر ایک پہ میلبورن لانگ وارن(Melbourne Langwarrin)۔ پھر لوگن ایسٹ(Logan East)۔ پھر پینرتھ(Penrith)۔ پھر پرتھ(Perth)۔ پھر کاسل ہل(Castle Hill)۔ پھر ملبرن کلائڈ(Clyde)۔ پھر ایڈیلیڈ ساؤتھ(Adelaide South)۔ پھر ملبرن بیروک(Melbourne Berwick)۔پھر ماؤنٹ ڈروئٹ(Mount Druitt)۔پھر ملبرن ویسٹ(Melbourne West)۔

اللہ تعالیٰ سب شاملین کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں ۞ تو نے دیا ہے ایماں، تو ہر زماں نگہباں

تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں ۞ یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

طالب دعا: رحمت بی بی صاحبہ (مکرم شجاعت علی خان صاحب مرحوم اینڈ فیملی) دارالفضل، کیرنگ صوبہ اڈیشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا ۞ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں ۞ کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2022 از صفحہ 17

کے کئی ممالک کے جلسے بھی انہی دنوں میں تھے وہ بھی اپنے اپنے جلسہ گاہ میں ہزاروں کی تعداد میں بیٹھے ہوئے حضور انور کا خطاب سن رہے تھے۔ یہ نظارہ بہت ہی شاندار اور بصیرت افروز تھا۔حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہ بھی احمدیت کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔جلسہ گاہ میں نصب بڑی بڑی LED میں افریقن ممالک میں جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے احباب کا نظارہ بار بار دکھایا جارہا تھا۔اسی طرح قادیان کا جلسہ گاہ، بہشتی مقبرہ، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کا نظارہ بھی دکھایا جارہا تھا۔رات کے وقت منارۃ المسیح اور مسجد اقصیٰ کا سفید روشنیوں میں نہایا ہوا نظارہ بہت ہی پر کشش اور دلکش تھا۔

......☆......☆......

جلسہ سالانہ کی مکمل کارروائی لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ دکھائی جاتی رہی جس سے نہ صرف ہندوستان کی جماعتوں نے بھرپور استفادہ کیا بلکہ بیرون ملک بھی جلسہ کا پروگرام دیکھا گیا شعبہ سمعی بصری کے مطابق بیاسی ہزار پانچ سو افراد نے لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی کارروائی دیکھی اور سنی۔

......☆......☆......

امسال مہمانوں کی رہائش کیلئے 22 قیام گاہیں تیار کی گئیں۔ 35 نظامتوں کے ناظمین، نائب ناظمین و معاونین دن رات خدمت بجالانے میں مصروف رہے۔ 3 لنگر خانوں میں کھانے تیار کئے گئے جبکہ روٹی پلانٹ میں جدید مشین کے ذریعہ دن رات ہزاروں کی تعداد میں مہمانوں کیلئے روٹیاں بنتی رہیں۔

......☆......☆......

مردانہ جلسہ گاہ سے 9 زبانوں میں تقاریر و دیگر پروگراموں کا ترجمہ کیا گیا۔ (1) انگریزی (2) بنگلہ (3) کنڑ (4) ملیالم (5) تامل (6) تیلگو (7) عربی (8) انڈونیشین (9) رشین۔ جبکہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ اور اختتامی خطاب اور ڈاکومنٹری کا ترجمہ رواں کیا گیا ہے۔ترجمہ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد روزانہ تقریباً ایک ہزار تھی۔ دو زبانوں تامل اور ملیالم میں ترجمہ Live Streaming کے ذریعہ بھی نشر ہوتا رہا ہے۔مستورات کے جلسہ میں اِن 5 زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ (1) انگریزی (2) بنگلہ (3) ملیالم (4) تامل (5) انڈونیشن۔

......☆......☆......

جلسہ کے موقع پر احباب کرام کی خواہش ہوتی ہے کہ قادیان کی مقدس بستی میں ان کے بچوں کے نکاحوں کے اعلانات ہوں۔ چنانچہ جلسہ کے دوسرے دن بعد نماز مغرب وعشاء مسجد دارالانوار میں نکاحوں کے اعلانات ہوئے۔

......☆......☆......

جلسہ سالانہ قادیان کا ایک اہم شعبہ ''شعبہ خدمت خلق'' بھی ہے، جس کے تحت بنیادی طور پر نظم وضبط اور حفاظتی ڈیوٹیاں سرانجام دی جاتی ہیں۔ امسال ہندوستان کی مختلف صوبہ جات کی مجالس سے 536 خدام رضا کاران شعبہ خدمت خلق کے تحت خدمات سرانجام دینے کیلئے قادیان تشریف لائے۔ اور قادیان کے کم وبیش 300 خدام نے بھی اس شعبہ کے تحت ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ انصار صف دوم کی ایک ٹیم اور لجنہ اماء اللہ کی ایک ٹیم نے بھی شعبہ خدمت خلق کے تحت خدمات بجالا رہی تھیں۔

......☆......☆......

قادیان دارالامان سے لائیو عربی نشریات بعنوان اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَآءَ الْمَسِیْحُ جَآءَ الْمَسِیْحُ

قادیان دارالامان سے عربی پروگرام ''اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَآءَ الْمَسِیْحُ جَآءَ الْمَسِیْحُ'' کی نشریات مورخہ 15 تا 17 دسمبر 2022 بروز جمعرات، جمعہ اور ہفتہ ہندوستانی وقت کے مطابق رات 10:30 تا 12:30 لائیو نشر ہوا جس میں قادیان اسٹوڈیو سے مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر بطور میزبان اور مکرم محمد طاہر ندیم صاحب عربی ڈیسک لندن، مکرم ایمن المالکی صاحب آف کبابیر، مکرم راشد خطاب صاحب آف کبابیر بطور مجیب شامل ہوئے اور **ورچوئل طریق پر مصر** سے ڈاکٹر اسامہ عبد العظیم صاحب اور کینیڈا سے مکرم ڈاکٹر وسام البراقی صاحب شامل ہوئے۔اس سہ روزہ پروگرام میں ''عصر حاضر میں امام کی ضرورت'' پر گفتگو ہوئی۔علماء کرام نے احسن رنگ میں سوالات کے جوابات دیئے۔ پروگرام میں اس بات کا خصوصی تذکرہ کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح لوگوں کی اصلاح کی اور ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کیا۔

بعض احباب کے تأثرات

۞ مکرم احمد شیبہ صاحب آف الجیزہ نے کہا کہ امام الزمان مسیح موعود کے ذریعہ پیدا کردہ روحانی انقلاب کی باتیں سن کر مجھے اپنی حالت یاد آگئی کہ بیعت سے قبل میری کیا حالت تھی اور اب کیا حالت ہے۔جماعت احمدیہ میں داخل ہوکر مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ میں اپنے آپ ہی شیطان سے نہیں لڑ سکتا تھا۔شیطان سے لڑنے کیلئے الٰہی خلیفہ کی بیعت ضروری ہے تا اس کی روحانی قوت سے اپنے آپ کو شیطان سے محفوظ رکھا جاسکے۔

۞ مکرم عبد الرحمن صاحب آف فلسطین نے کہا کہ آپ کے پروگرام کا یہی خلاصہ ہے کہ جتنی بھی دنیا میں روحانی بیماریاں ہیں ان کا صرف اور صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے مامور کو پہچاننا اور اس کی بیعت کرنا۔اس کے بغیر روحانی امراض کا علاج نہیں کیا جاسکتا۔

۞ مکرمہ مہا عودہ آف کبابیر نے کہا کہ mta3 العربیہ کے ذریعہ اس پروگرام نے ہمارے ایمانوں کو بڑھایا ہے اور ایسا محسوس ہورہا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ سے مزید قربت ہوگئی ہے۔یہ پروگرام ہمارے ازدیاد علم کا بھی موجب رہا۔ ہمارے دل اس قسم کے پروگرامز کیلئے پیاسے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

۞ مکرم عصام الحورانی صاحب نے کہا کہ اللہ آپ سب کے کاموں میں برکت عطا فرمائے۔آپ جو موضوع پیش کررہے ہیں وہ انتہائی اہم ہے اور لوگوں کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے۔لوگوں کو سنجیدگی سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادہ کی طرف آنا چاہئے کیونکہ دنیا کی تمام طاقتیں دنیا میں امن قائم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔اور حقیقی الٰہی خلافت ہی امن قائم کرسکتی ہے کیونکہ وہی اللہ کی زمین میں مثیل ہے۔

۞ مکرم محمد الکیال صاحب آف جرمنی نے کہا کہ ان پروگرامز کو دیکھنے کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے اس جماعت کے ساتھ منسلک ہونے کی توفیق بخشی اور اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کی بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ان پروگرامز کی وجہ سے میں جماعت سے اور خلافت سے مزید محبت کرنے لگا ہوں اور اس مبارک جماعت کی خدمت کیلئے مزید جذبہ پیدا ہوا۔

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ قادیان کے بے حد بابرکت اور دور رس نتائج پیدا کرے اور تمام کارکنان کارکنات اور خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین۔☆

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جہاد بالسیف کے متعلق بعض اصولی روایات

یہ قرآن شریف کا بیان گزرا ہے اور گو قرآن کے بیان کے بعد کسی اور بیان کی حاجت نہیں رہتی، لیکن اس خیال سے کہ کسی شخص کو یہ شبہ نہ گزرے کہ شاید عام تاریخی روایات قرآن کے مخالف ہوں اس جگہ بعض روایات بھی درج کردینی مناسب ہیں جن سے اسلام کی ابتدائی لڑائیوں پر ایک اصولی روشنی پڑتی ہے۔ سو روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ:

يَاَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا ''اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ دشمن کے مقابلہ کی خواہش نہ کیا کرو اور خدا سے امن وعافیت کے خواہاں رہو اور اگر تمہاری خواہش کے بغیر حالات کی مجبوری سے کسی دشمن کے ساتھ تمہارا مقابلہ ہو جائے تو پھر ثابت قدمی دکھاؤ۔''

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ باوجود اسکے کہ کفار کی طرف سے اعلان جنگ ہو چکا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کا چیلنج قبول کرلیا تھا اور جنگ کا آغاز ہو چکا تھا پھر بھی مسلمانوں کو یہی حکم تھا کہ وہ اس جنگ کے جزوی مقابلوں میں بھی لڑائی کی خواہش نہ کیا کریں۔ ہاں البتہ اگر دشمن سے مقابلہ ہو جاوے تو پھر جم کر لڑیں۔

پھر روایت آتی ہے کہ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ۔ ''یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص ہے کہ وہ اپنی بہادری کے اظہار کیلئے جنگ کرتا ہے اور ایک شخص ہے کہ وہ خاندانی یا قومی غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے اور ایک شخص ہے کہ وہ لوگوں کو دکھانے کیلئے لڑائی کرتا ہے۔ ان میں سے کون سا شخص فی سبیل اللہ لڑنے والا سمجھا جا سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی بھی نہیں بلکہ خدا کے رستے میں وہ شخص لڑنے والا سمجھا جائے گا جو اس لئے لڑتا ہے کہ جو کوشش کفار کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے دین کو مغلوب کرنے کی جاری ہے اسکا قلع قمع ہو اور خدا کا دین کفار کی ان کوششوں کے مقابل پر غالب آجاوے۔''

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِلَالٍ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذَالِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ تَعَالٰى الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَقَاتِلْهُمْ۔

''یعنی بریدۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی فوجی دستہ روانہ کرتے تھے تو اس کے امیر کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ جب تم اپنے دشمنوں کے سامنے ہو یعنی اس قوم سے تمہاری مٹھ بھیڑ ہو جاوے جن سے تمہاری لڑائی چھڑی ہوئی ہے تو لڑائی شروع کرنے سے پہلے انہیں تین باتوں کی دعوت دیا کرو۔ اگر ان تینوں میں سے وہ کوئی ایک بھی مان لیں تو پھر ان سے مت لڑو۔ سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ مان لیں تو ان کے اسلام کو قبول کرو اور ان سے اپنا ہاتھ کھینچ لو۔ پھر اسکے بعد تم ان کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی تحریک کرو اور ان سے کہو کہ اگر وہ ہجرت کریں گے تو ان کو مہاجرین کے حقوق دئے جائیں گے اور مہاجرین والی ذمہ داری بھی ان پر ہوگی۔ اگر وہ ہجرت پر رضامند نہ ہوں تو پھر ان سے کہہ دو کہ وہ اسلام میں تو داخل ہو جائیں گے لیکن مہاجرین کے حقوق ان کو نہیں ملیں گے کیونکہ وہ صرف جہاد فی سبیل اللہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ تمہاری دعوت اسلام کو ہی رد کردیں تو پھر ان سے کہو کہ ٹیکس دینا قبول کرکے اسلامی حکومت کے ماتحت آجاؤ۔ اگر وہ یہ صورت مان لیں تو پھر بھی ان سے لڑائی مت کرو، لیکن اگر وہ انکار کریں تو پھر خدا کا نام لے کر ان سے لڑو۔''

پھر روایت آتی ہے کہ: عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَغَارَ اِسْتَحْثَثْتُ فَرَسِيْ فَسَبِقْتُ اَصْحَابِيْ فَتَلَقَّانِيْ اَهْلُ الْحَيِّ بِالرَّنِيْنَ فَقُلْتُ لَهُمْ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَقَالُوْهَا فَلَامَنِيْ اَصْحَابِيْ فَقَالُوْا حَرَّمْتَنَا الْغَنِيْمَةَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ فَدَعَانِيْ فَحَسَّنَ لِيْ مَا صَنَعْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ اَمَا اِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ كَتَبَ لَكَ بِكُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَجْرِ وَقَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاَكْتُبُ لَكَ الْوِصَائَةَ بَعْدِيْ فَفَعَلَ وَخَتَمَ عَلَيْهِ وَدَفَعَهُ اِلَيَّ۔ ''یعنی حارث بن مسلم بن حارث اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ جب ہم منزل مقصود پر پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر اپنے آپ کو ساتھیوں سے آگے کرلیا۔ جب قبیلہ کے لوگ مجھے ملے تو وہ اچانک حملہ کی وجہ سے ڈر کر عاجزی کرنے لگ گئے۔ جس پر میں نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ اس پر میرے بعض کمزور ساتھیوں نے مجھے ملامت کی کہ تم نے ہمیں غنیمت سے محروم کر دیا ہے۔ پھر جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو لوگوں نے اس واقعہ کی آپؐ کو اطلاع دی۔ آپؐ نے مجھے بلایا اور میرے فعل کی تعریف کی اور فرمایا کہ تم نے بہت ہی اچھا کام کیا ہے اور پھر کہا کہ خدا نے تمہارے لئے اس قبیلہ کے ہر آدمی کے بدلنے میں اتنا اجر مقرر کیا ہے اور جوشِ مسرت میں فرمایا کہ آؤ میں تمہیں ایک پروانہ خوشنودی لکھ دیتا ہوں تا کہ ہمیشہ کیلئے میری یہ خوشنودی تمہارے پاس رہے۔ چنانچہ آپؐ نے مجھے ایک پروانہ لکھ دیا اور اس پر اپنی مہر ثبت فرمائی۔''

پھر روایت آتی ہے کہ: عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ وَجَهْدًا فَاَصَابُوْا غَنَمًا فَانْتَهَبُوْهَا فَاِنَّ قُدُوْرَنَا لَتُغْلِيْ اِذْجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ بِاِكْفَاءِ الْقُدُوْرِ بِقَوْسِهٖ ثُمَّ جَعَلَ يَرْمِلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِاَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ۔ یعنی ''عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے تھے کہ ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ایک موقع پر لوگوں کو خطرناک بھوک لگی اور وہ سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے اور (ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا) جس پر انہوں نے ایک بکریوں کے گلہ میں سے چند بکریاں پکڑ لیں اور انہیں ذبح کر کے پکانا شروع کردیا۔ ہماری ہنڈیاں اس گوشت سے ابل رہی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سے تشریف لے آئے اور آپؐ نے آتے ہی اپنی کمان سے ہماری ہنڈیوں کو الٹ دیا اور غصہ میں گوشت کے ٹکڑوں کو مٹی میں مسلنے لگ گئے اور فرمایا کہ لوٹ کا مال مردار سے بہتر نہیں ہے۔''

یہ ان لوگوں کا قصہ ہے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ ان کو لوٹ مار کی تعلیم دی جاتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج کسی یورپین فوج کو اس طرح کی حالت پیش آئے کہ ان کے پاس زادراہ ختم ہو گیا ہو اور فوجی لوگ بھوک سے تڑپ رہے ہوں تو کسی چرتے ہوئے گلہ کی بکریوں پر قبضہ کر لینا تو معمولی بات ہے وہ نہ معلوم کیا کچھ جائز قرار دے لیں۔

پھر روایت آتی ہے کہ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَا اَجْرَ لَهٗ فَاَعَادَ لَهٗ ثَلَاثًا كُلُّ ذَالِكَ يَقُوْلُ لَا اَجْرَ لَهٗ۔ ''یعنی ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص ہے کہ اسکی اصل نیت تو جہاد فی سبیل اللہ کی ہے، لیکن ساتھ ہی اسے یہ بھی خیال آجاتا ہے کہ جنگ میں کچھ مال ومتاع بھی مل رہے گا تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایسے شخص کیلئے ہرگز کوئی ثواب نہیں ہے۔ اس شخص نے حیران ہو کر تین دفعہ اپنا سوال دوہرایا۔ مگر ہر دفعہ آپؐ نے یہی جواب دیا کہ اس کیلئے ہرگز کوئی ثواب نہیں۔''

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاد کرنے والے کی نیت خالصۃً دینی ہونی چاہئے اور اگر حفاظت دین کے علاوہ کوئی ذرا سا خیال بھی اسکے دل میں پیدا ہو تو وہ ثواب سے محروم ہو جاتا ہے اور غنیمت اور دنیوی مال ومتاع کی امید رکھنا مجاہد کے لئے قطعی حرام ہے۔

پھر روایت آتی ہے کہ: مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَيُصِيْبُوْنَ غَنِيْمَةً اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ مِنَ الْاٰخِرَةِ وَيَبْقٰى لَهُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ لَمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ۔ یعنی ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجاہدین خدا کی راہ میں لڑنے کیلئے نکلتے ہیں اور ان کو لڑائی میں غنیمت کا مال ہاتھ آجاتا ہے تو ان کا دو تہائی ثواب آخرت کا کم ہو جائے گا اور صرف ایک تہائی ثواب ملے گا۔ لیکن اگر انہیں کوئی غنیمت ہاتھ نہ آئے تو ان کو پورا پورا ثواب ملے گا۔''

یہ حدیث گزشتہ حدیث کی نسبت زیادہ واضح ہے کیونکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی لڑائی میں خالصۃً جہاد فی سبیل اللہ کی نیت سے شامل ہوتا ہے اور اس میں کوئی ملونی دنیا کی نہیں ہوتی اور پھر اسے بغیر خیال اور امید کے غنیمت کا مال بھی مل جاتا ہے تو پھر بھی چونکہ اسے دنیا کے اموال سے حصہ مل گیا ہے اس لئے اسکا آخرت کا اجر کم ہو جائے گا۔ لیکن جو شخص خالص جہاد کی نیت سے نکلتا ہے اور اسے غنیمت کا مال مطلقاً نہیں ملتا وہ پورے پورے ثواب کا حق دار ہوگا۔ گویا جہاں گزشتہ حدیث صحابہ کے دل میں دنیا کے اموال سے محض عدم رغبت پیدا کرتی تھی وہاں یہ حدیث دوری اور ایک قسم کی نفرت پیدا کرتی ہے اور اس تعلیم کے ہوتے ہوئے ایک سچا مسلمان نہ صرف یہ کہ غنیمت وغیرہ کا خیال تک دل میں نہیں لائے گا بلکہ غنیمت کے مواقع سے بھی حتی الوسع پرہیز کرے گا اور اس کی یہی خواہش اور کوشش ہوگی کہ جس طرح بھی ہو غنیمت اسے نہ ملے تا کہ جہاد کے ثواب میں کمی نہ آئے۔ چنانچہ کمزور لوگوں کو الگ رکھ کر جسکا وجود کم وبیش ہر قوم میں پایا جاتا ہے مگر جو یقیناً صحابہ کی جماعت میں دنیا کی ہر قوم سے کمتر تعداد میں تھے صحابہ اس حقیقت کو خوب سمجھتے تھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ ابوداؤد کی روایت میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح مسلم بن حارث نے ایک دشمن قبیلہ پر حملہ کر کے غنیمت حاصل کرنے کی بجائے اسلام کی تحریک کر کے مسلمان بنالیا اور خود غنیمت سے محروم ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فعل کی بہت تعریف فرمائی اور اسے اپنی طرف سے ایک پروانہ خوشنودی عطا فرمایا۔

پھر ابوداؤد ہی کی روایت ہے کہ جب ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں مدینہ سے نکلنے لگے تو ایک بوڑھے انصاری نے ایک غریب صحابی واثلہ بن اسقع کو اپنی طرف سے سواری وغیرہ کا انتظام کردیا۔ جہاد کے بعد واثلہ بن اسقع، کعب بن عجرۃ کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ یہ اونٹنیاں غنیمت میں دی ہیں تم اپنا حصہ لے لو۔ کعب نے کہا۔ بھتیجے! خدا تمہیں یہ مال مبارک کرے۔ میری نیت غنیمت کی نہ تھی بلکہ ثواب کی تھی اور حصہ لینے سے انکار کردیا۔

پھر نسائی میں ایک روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک اعرابی ایمان لایا اور ایک غزوہ میں ساتھ ہو لیا۔ جب کچھ مال غنیمت ملا تو آپ نے اس کا حصہ بھی نکالا۔ اسے معلوم ہوا تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپؐ نے میرا حصہ نکالا ہے۔ خدا کی قسم میں تو اس خیال سے مسلمان نہیں ہوا تھا۔ میری تو یہ نیت تھی کہ مجھے خدا کی راہ میں (حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اس جگہ تیر لگے اور میں جنت میں جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر یہ شخص سچی خواہش کا اظہار کرتا ہے تو خدا اسے پورا کرے گا۔ تھوڑی دیر بعد لڑائی ہوئی تو وہ شخص وہیں حلق میں تیر کھا کر شہید ہوا۔ جب صحابہؓ اسے آپؐ کے سامنے اٹھا کر لائے تو آپؐ نے پوچھا کیا یہ وہی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا! ''خدا نے اسکی آرزو کو پورا کردیا۔'' پھر آپؐ نے اسکے کفن کیلئے اپنا جبہ عطا کیا اور اس کیلئے خاص طور پر دعا فرمائی۔

افسوس۔ صد افسوس! ان شہادتوں کے ہوتے ہوئے بعض لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ پر یہ الزام لگاتے ہوئے خدا کا خوف نہیں کرتے کہ ان لڑائیوں میں ان کی غرض لوٹ مار اور دنیا کمانا تھی۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 309 تا 313، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(906) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ علاج کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا کہ کبھی ایک قسم کا علاج نہ کرتے تھے بلکہ ایک ہی بیماری میں انگریزی دوا بھی دیتے رہتے تھے اور ساتھ ساتھ یونانی بھی دیتے جاتے تھے۔ پھر جو کوئی شخص مفید بات کہہ دے اس پر بھی عمل کرتے تھے اور اگر کسی کو خواب میں کچھ معلوم ہوا تو اس پر بھی عمل فرماتے تھے۔ پھر ساتھ ساتھ دُعا بھی کرتے تھے اور ایک ہی وقت میں ڈاکٹروں اور حکیموں سے مشورہ بھی لیتے تھے اور طب کی کتاب دیکھ کر بھی علاج میں مدد لیتے تھے۔ غرض علاج کو ایک عجیب رنگ کا مرکب بنا دیتے تھے اور اصل بھروسہ آپ کا خدا پر ہوتا تھا۔

(908) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر حال محلہ دارالبرکات قادیان نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ 15/ستمبر 1938ء کو شام کے وقت مَیں حضرت میاں محمد یوسف صاحب مردان کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا۔ چونکہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ مَیں نے دریافت کیا کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمراہ کھانا کھانے کا کتنی دفعہ شرف حاصل ہوا۔ فرمایا: دو دفعہ مختلف موقعوں پر موقعہ ملا۔ پہلی دفعہ تو گول کمرہ میں اور دوسری بار بٹالہ کے باغ میں جو کچہریوں کے متصل ہے۔ جہاں حضرت صاحب کسی گواہی کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ اس موقعہ پر چالیس پچاس دوست حضور کے ہمرکاب تھے۔ کھانا دارالامان سے پک کر آ گیا تھا۔ فرش بچھا کر دو قطاروں میں دوست بیٹھ گئے۔ مَیں دوسری قطار میں بالکل حضرت صاحب کے سامنے بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک ہندو وکیل صاحب آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ کے الہامات میں جو ”دافع البلاء“ میں شائع ہوئے ہیں ایک الہام میں شرک کا رنگ ہے اور وہ الہام ”اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ“ ہے۔ حضرت صاحب نے اسکے جواب میں ابھی کوئی کلمہ اپنی زبان مبارک سے نہ فرمایا تھا کہ مَیں نے فوراً کہا کہ وہاں ایک تشریحی نوٹ بھی تو ہے۔ وکیل نے انکار کیا کہ وہاں کوئی نوٹ نہیں۔ مَیں نے کہا کہ کتاب لاؤ مَیں دکھا دیتا ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے پاس کتاب کہاں ہے۔ حسنِ اتفاق سے اس وقت میرے پاس حضرت صاحب کی سب کتب موجود تھیں۔ جن کی مَیں نے خوبصورت جلدیں بندھوائی ہوئی تھیں اور وہ کتب مَیں مشہور مباحثہ مُد کے سلسلہ میں اپنے ہمراہ لے گیا تھا کیونکہ مباحثہ ہماری تحریک پر ہی ہوا تھا۔ مَیں نے فوراً ہاتھ صاف کرتے ہوئے کتاب دافع البلاء کی جلد نکالی۔ قدرت خداوندی تھی کہ جونہی میں نے کتاب کھولی تو پہلے وہی صفحہ نکلا جس میں یہ الہام اور تشریحی نوٹ درج تھا۔ مَیں نے وہ کتاب وکیل صاحب کو پڑھنے کیلئے دی۔ یہ نوٹ پڑھ کر وکیل صاحب کو تو بہت ندامت ہوئی لیکن مجھے اب تک اپنی اس جسارت پر تعجب آتا ہے کہ مَیں حضور کی موجودگی میں اس طرح بول پڑا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سارے عرصہ میں خاموش رہے۔ یہ واقعہ کھانے کے درمیان میں ہوا تھا۔ اس وقت حضرت صاحب کے چہرہ پر خوشی نمایاں تھی۔ حضور نے اپنے سامنے والی قیمہ کی رکابی مجھے عنایت کر کے فرمایا کہ آپ اس کو کھالیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس الہام میں ”بمنزلۃ ولد“ کہا گیا ہے نہ کہ ”ولد“ جس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے اسی طرح محبت کرتا ہے اور اسی طرح آپ کی حفاظت فرماتا ہے جس طرح ایک باپ اپنے بچے کے ساتھ کرتا ہے۔

(909) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ خاکسار لدھیانہ محلہ اقبال گنج میں حضرت اقدس علیہ السلام کے پاس بیٹھ کر اپنے محلہ صوفیاں میں واپس گھر آیا۔ اور پھر کسی کام کیلئے جو بازار گیا تو حضور علیہ السلام چوڑا بازار میں صرف اکیلے ہی بڑی سادگی سے پھر رہے تھے اور اس وقت صرف واسکٹ پہنی ہوئی تھی کوٹ نہ تھا۔ واللہ اعلم کس خیال میں پھر رہے تھے۔ ورنہ حضور کو اکیلے پھرتے لدھیانہ میں نہ دیکھا تھا اور خاکسار بھی اسی خیال سے سامنے نہ ہوا کہ شاید کوئی بھید ہوگا۔ پھر اسی لدھیانہ میں خاکسار نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جب حضرت اقدس علیہ السلام دہلی سے واپس لدھیانہ تشریف لائے تو حضور کی زیارت کیلئے اس قدر اسٹیشن پر ہجوم ہوگیا تھا کہ بڑے بڑے معزز لوگ آدمیوں کی کثرت اور دھکا پیل سے زمین پر گر گئے تھے اور پولیس والے بھی عاجز آگئے تھے۔ گرد وغبار آسمان کو جا رہا تھا اور حضور اقدس علیہ السلام نے بھی بڑی محبت سے لوگوں کو فرمایا کہ ہم تو یہاں چوبیس گھنٹے ٹھہریں گے، ملنے والے وہاں قیامگاہ پر آجائیں۔ ایک وقت اکیلے یہاں پھرتے دیکھا اور پھر یہ بھی دیکھا کہ اس قدر ہجوم آپ کی زیارت کے لئے جمع ہوگیا تھا۔

اس مؤخر الذکر سفر میں حضور علیہ السلام نے لدھیانہ میں ایک لیکچر دیا۔ جس میں ہندو، عیسائی، مسلمان اور بڑے بڑے معزز لوگ موجود تھے۔ تین گھنٹے حضور اقدس نے تقریر فرمائی۔ حالانکہ بوجہ سفر دہلی کچھ طبیعت بھی درست نہ تھی۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ اس لئے حضور اقدس نے بوجہ سفر روزہ نہ رکھا تھا۔ اب حضور اقدس نے تین گھنٹہ تقریر جو فرمائی تو طبیعت پر ضعف سا طاری ہوا۔ مولوی محمد احسن صاحب نے اپنے ہاتھ سے دودھ پلایا۔ جس پر ناواقف مسلمانوں نے اعتراضاً کہا کہ مرزا رمضان میں دودھ پیتا ہے اور شور کرنا چاہا۔ لیکن چونکہ پولیس کا انتظام اچھا تھا۔ فوراً یہ شور کرنے والے مسلمان وہاں سے نکال دیئے گئے۔ اس موقعہ پر یہاں پر تین تقاریر ہوئیں۔ اوّل مولوی سیّد محمد احسن صاحب کی۔ دوسرے حضرت مولوی نورالدین صاحب کی۔ تیسرے حضور اقدس علیہ السلام کی۔ پھر یہاں سے حضور امرتسر تشریف لے گئے۔ وہاں سُنا ہے کہ مخالفوں کی طرف سے سنگباری بھی ہوئی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ بازار میں اکیلے پھرنے کی بات تو خیر ہوئی مگر مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ حضور بازار کے اندر صرف صدری میں پھر رہے تھے اور جسم پر کوٹ نہیں تھا کیونکہ حضرت صاحب کا طریق تھا کہ گھر سے باہر ہمیشہ کوٹ پہن کر نکلتے تھے۔ پس اگر میر صاحب کو کوئی غلطی نہیں لگی تو اس وقت کوئی خاص بات ہوگی یا جلدی میں کسی کام کی وجہ سے نکل آئے ہوں گے یا کوٹ کا خیال نہیں آیا ہوگا۔

(910) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ مَیں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گذر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثنا میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا۔ پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند، نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کیلئے بھی اسی طرح کئی راتیں گذارنی پڑیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔

(911) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے درس میں جب آیت وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (یوسف:54) آیا کرتی تو آپ کہا کرتے تھے کہ یہ عزیز مصر کی بیوی کا قول ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب کے سامنے بھی یہ بات کسی دوست نے پیش کر دی کہ مولوی صاحب اسے اِمۡرَاَتُ الۡعَزِیۡزِ کا قول کہتے ہیں۔ حضرت صاحب فرمانے لگے کیا کسی کا فر یا بدکار عورت کے منہ سے بھی ایسی معرفت کی بات نکل سکتی ہے۔ اس فقرہ کا تو لفظ لفظ کمال معرفت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ تو سوائے نبی کے کسی کا کلام نہیں ہوسکتا۔ یہ عجز اور اعتراف کمزوری کا اور اللہ تعالیٰ پر توکل اور اس کی صفات کا ذکر یہ انبیاء ہی کی شان ہے۔ آیت کا مضمون ہی بتا رہا ہے کہ یوسف کے سوا اور کوئی اسے نہیں کہہ سکتا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس واقعہ کا ذکر روایت نمبر 204 میں بھی آچکا ہے۔

(912) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ کسی تکلیف کے علاج کیلئے اس عاجز کو یہ حکم دیا کہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہوری ساکن بھاٹی دروازہ سے (جو مدّت ہوئے فوت ہو چکے ہیں) نسخہ لکھوا کر لاؤ اور اپنا حال بھی لکھدیا اور بتا بھی دیا۔ چنانچہ مَیں ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے نسخہ لا کر حضرت صاحب کو دیا۔ ڈاکٹر صاحب سے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب ان سے پہلے بھی علاج کرایا کرتے تھے اور مشورہ بھی لیا کرتے تھے۔

(913) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب پنجاب میں طاعون کا دور دورہ ہوا اور معلوم ہوا کہ چوہوں سے یہ بیماری انسانوں میں پہنچتی ہے۔ تو حضرت صاحب نے بلیوں کا خیال رکھنا شروع کر دیا بلکہ بعض اوقات اپنے ہاتھ سے دودھ کا پیالہ بلیوں کے سامنے رکھدیا کرتے تھے تاکہ وہ گھر میں ہل جائیں۔ چنانچہ اس زمانہ سے اب تک دار مسیح موعود میں بہت سی بلیاں رہتی ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایک زمانہ میں تو ہمارے گھر میں بلیوں کی اس قدر کثرت ہوگئی تھی کہ وہ تکلیف کا باعث ہونے لگی تھیں۔ جس پر بعض بلوں کو پنجروں میں بند کروا کے دوسری جگہ بھجوانا پڑا تھا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس روایت سے پتہ لگتا ہے کہ باوجود خدائی وعدہ کے کہ آپکی چار دیواری میں کوئی شخص طاعون سے نہیں مرے گا۔ آپکو خدا کے پیدا کئے ہوئے اسباب کا کتنا خیال رہتا تھا۔

(914) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے ایک دفعہ حضور سے عرض کیا کہ مجھے کھانا کھاتے ہی بیت الخلاء جانے کی حاجت ہونے لگتی ہے۔ حضور فرمانے لگے ایسے معدہ کو حکیموں نے بخیل معدہ کہا ہے۔ یعنی جب تک اس کے اندر کچھ نہ پڑے تب تک وہ پہلی غذا نکالنے کو تیار نہیں ہوتا۔

(915) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام ایک دفعہ فرماتے تھے کہ ہم نے ایک اہم امر کیلئے دیوان حافظ سے بھی فال لی تھی لیکن اب یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ کس امر کیلئے فال لی تھی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ فال بھی ایک قسم کی قرعہ اندازی ہے اور اگر اسکے ساتھ دعا شامل ہو تو وہ ایک رنگ کا استخارہ بھی ہو جاتی ہے۔ مگر مَیں نے سنا ہے کہ حضرت صاحب قرآن شریف سے فال لینے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ امتہ اعلیٰ کا نکاح عزیزم ابرار احمد قریشی ابن مکرم عارف احمد قریشی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد صوبہ تلنگانہ کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مورخہ 24/دسمبر 2022 پڑھا گیا۔ تقریب رخصتی یکم جنوری جبکہ دعوت ولیمہ 3/جنوری 2023ء کو حیدرآباد میں عمل آئی۔ قارئین بدر سے ہر دو فریقین کیلئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد عبدالمجید استاد، صدر جماعت احمدیہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک)

دعائے مغفرت

افوس کہ مکرم شہاب الدین صاحب آف جئے گاؤں ضلع علی پوردوار مورخہ 18/جنوری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ایک لمبا عرصہ سے مرحوم کی ناسازطبع کی خبریں آرہی تھی، علاج معالجہ جاری تھا، بلآخری خدا کی تقدیر غالب آگئی۔ موصوف ایک سنجیدہ، شریف الطبع، نیک فطرت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، مبلغین معلمین ومرکزی نمائندگان کی عزت کرنے والے بزرگ تھے۔ ایک لمبا عرصہ بطور صدر جماعت جئے گاؤں اور نیشنل عاملہ بھوٹان میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ ایک متبنیٰ بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

(سید فہیم احمد، مربی سلسلہ دعوت الی اللہ جنوبی ہند)

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ 2

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ 2

بھر کا سفر کر کے پہنچے تھے۔

اس جگہ کو مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا۔ بعض احمدی احباب نے اپنے گھروں کو بھی باہر سے سجایا ہوا تھا۔ یہاں تعمیراتی پراجیکٹ کا آغاز سال 2017ء میں ہوا تھا اور اس کی تکمیل سال 2022ء میں ہوئی ہے۔

سب سے پہلے حضور انور نے کمیونٹی سینٹر اور مسجد کا معائنہ فرمایا۔ یہ کمیونٹی سینٹر دو منازل پر مشتمل ہے، عمارت کا رقبہ دس ہزار مربع فٹ ہے۔ اس میں جو نماز کا ہال ہے، اس میں تین سو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک Multipurpose ہال ہے۔ دو گیسٹ رومز ہیں۔ ایک کانفرنس روم ہے۔ دو ڈائننگ ہالز ہیں۔ دو دفاتر ہیں۔ اسکے علاوہ جماعتی کچن، میڈیا روم اور دو Terraces ہیں۔ علاوہ ازیں چھ باتھ روم اور بیوت الخلا ہیں۔

حضور انور نے بڑی تفصیل سے اس سینٹر کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے بعد حضور انور نے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا اور بعد ازاں دعا کروائی۔ اس موقع پر مقامی انتظامیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔ بعد ازاں ایک بچی نے حضور انور کو پھول پیش کیے۔

یہاں جو گھر، جو کالونی تعمیر ہوئی ہے ان میں سے کمیونٹی سینٹر سے ملحقہ بلاک میں ایک گھر جماعت یو ایس اے کے گیسٹ ہاؤس کے طور پر مخصوص کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس گھر کا معائنہ فرمایا۔ اسی بلاک میں ایک گھر بطور مرکزی گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت اس کا بھی معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور مجلس انصاراللہ امریکہ کے گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے اور اس کا تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ یہ گیسٹ ہاؤس تین منازل پر مشتمل ہے۔ اس میں ہر منزل پر بیڈ رومز ہیں۔ مکمل باتھ روم ہیں۔ Living room ہیں، ڈائننگ روم بھی ہیں۔ ایک کچن بھی ہے۔ اس کے علاوہ لانڈری روم بھی ہے اور لائبریری بھی بنائی گئی ہے۔

انصاراللہ گیسٹ ہاؤس کے معائنہ کے بعد حضور انور ساتھ والے ملحقہ گھر میں بھی تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضور انور ازراہِ شفقت مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی نیشنل سیکرٹری تربیت و چیئرمین انصار ہاؤسنگ پراجیکٹ کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ اور بچوں سے گفتگو فرمائی۔

اب یہاں سے واپسی کا پروگرام تھا۔ اس دوران ڈاکٹر نمو دِسحر رانا صاحبہ نے حضور انور سے درخواست کی کہ میں واحد خاتون ہوں جس نے یہاں پر گھر خریدا ہے۔ حضور تشریف لائیں۔ حضور انور ازراہِ شفقت ڈاکٹر صاحبہ کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

بعد ازاں 12 بجکر 40 منٹ پر یہاں سے مسجد بیت الرحمٰن کیلئے واپسی ہوئی اور قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد 1 بجکر 40 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن تشریف آوری ہوئی۔

2 بجکر 10 منٹ پر حضور انور نے تشریف لا کر نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

لجنہ اماء اللہ یو ایس اے کا مسجد بیت الرحمٰن کمپلکس کے بیرونی احاطہ میں اپنا ایک کانفرنس ہال تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے انہوں نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ حضور اس کی تعمیر کی جگہ پر دعا کروا دیں۔ چنانچہ پانچ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لا کر دعا کروائی۔ اس موقع پر نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ اپنی عاملہ کے ممبران کے ساتھ موجود تھیں اور دعا میں شامل ہوئیں۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق 5 بجکر 15 منٹ پر حضور انور میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔

سب سے پہلے نائب صدر لجنہ نے عرض کیا کہ ان کے ذمہ تعلیم القرآن کا شعبہ ہے، اور اسکے علاوہ ان کی ذمہ داریوں میں تقاریب منعقد کرنا ہے مثلاً جلسہ سالانہ، شوریٰ وغیرہ۔

اسکے بعد دوسری نائب صدر لجنہ نے بتایا کہ امورِ طلبہ اور رشتہ ناطہ میں بھی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ حضور انور نے ان سے شعبہ امورِ طلباء کے حوالے سے استفسار فرمایا کہ ریکارڈ میں کل کتنی طالبات ہیں؟

نائب صدر لجنہ نے عرض کیا کہ کل رجسٹرڈ طالبات تقریباً 800 ہیں لیکن صحیح تعداد کا تعین کرنے کیلئے جو جائزہ لیا گیا اس میں صرف 258 طالبات نے جواب دیا ہے۔ گریجوایٹ طالبات کی تعداد 30 ہے، جبکہ ہائی سکول جانے والی طالبات کی تعداد 70 سے 80 ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ تعداد ہے، صحیح تعداد کا تعین کریں۔ اس میں کتنے مہینے لگ جائیں گے؟

اس پر نائب صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ تین ماہ میں یہ ڈیٹا مکمل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

بعد ازاں ایک اور نائب صدر لجنہ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے سپرد شعبہ مال برائے لازمی چندہ جات اور نئی وصایا کے شعبہ جات ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر انہوں نے عرض کیا کہ کُل موصیات کی تعداد 1776 ہے۔

حضور انور کے استفسار فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ کُل ممبرات میں سے 2240 ایسی ہیں جو خود کماتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ ان کو نظام وصیت میں شامل کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہیں؟

نائب صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ حضور انور کا نظام وصیت سے متعلق خطبہ بیان فرمودہ 2014ء کی روشنی میں نیشنل، ریجنل اور مقامی عاملہ ممبران کو ترجیحی بنیادوں پر اس طرف توجہ دلائی جا رہی ہے اور ان کو رسالہ الوصیت بھی پڑھنے کو دیا جاتا ہے، ان کے سوالات کے جواب دے کر وصیت فارم پُر کرنے میں بھی ان کی مدد کی جاتی ہے۔ اللہ کے فضل سے 80 فیصد نیشنل عاملہ موصی ہے اور باقی پر کام جاری ہے۔

بعد ازاں جنرل سیکرٹری نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس وقت کُل 63 مجالس ہیں جن میں سے 55 مجالس مستقل بنیادوں پر رپورٹ ارسال کر رہی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ ان رپورٹس پر اپنا تبصرہ ان کو بھجواتی ہیں؟ جس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہر ماہ نیشنل صدر صاحبہ کانفرنس کال پر تمام مقامی صدران کی رپورٹس پر تبصرہ کرتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا مرکزی سیکرٹریان تمام لوکل سیکرٹریان سے رابطے میں ہیں؟

اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ یہ منصوبہ ابھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا لیکن جلد ہی ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس پر جلد کارروائی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ حضور انور کے دورہ کے پیشِ نظر ہم نے اپنی شوریٰ ملتوی کر دی تھی اور اب انتخاب اور شوریٰ دسمبر میں ہوگی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ہمیں انتخاب کیلئے دو ماہ کی توسیع عنایت فرمائی تھی۔

بعد ازاں سیکرٹری مال نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر بتایا کہ ممبری چندے کا بجٹ 449800$ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ کمانے والی ممبرات کی تعداد 2240 ہے اور ان میں 1902 ایسی ہیں جو ایک فیصد چندہ ادا کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس تعداد کو بڑھانے کی کوشش کریں کیونکہ بہت سی ایسی ممبرات ہیں جن کے پاس ایک اچھا ذریعہ آمدن موجود ہے۔ نیز فرمایا کہ جو ممبرات چندہ ادا کر رہی ہیں، ان کا بھی پتا کریں کہ کیا وہ اپنی آمدنی کے مطابق چندہ دے رہی ہیں؟

اس پر سیکرٹری مال صاحبہ نے عرض کیا کہ ہم ان کو توجہ دلاتی ہیں۔

بعد ازاں سیکرٹری تربیت نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے لجنہ کے سو سال پورے ہونے کے حوالہ سے کیا تربیتی پروگرام مرتب کئے ہیں؟ گزشتہ میٹنگ میں بھی یہ بات ہوئی تھی؟ کیا اُسکے بعد کوئی پروگرام ترتیب دیا ہے؟

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہمارے نئے سروے میں نماز، قرآن اور تربیتِ اولاد کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ صد سالہ سال کی پہلی سہ ماہی میں ممبرات کو رسالہ الوصیت پڑھنے کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے، مرکز کی جانب سے بھی ہمیں نمازوں کی طرف توجہ دلانے کی ہدایت موصول ہوئی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خواتین کو تربیتِ اولاد کی طرف خصوصی توجہ دلائیں۔ رسالہ الوصیت کے حوالہ سے فرمایا کہ اچھا ہے۔ اس طرح اگر وہ وصیت نہ بھی کریں تو کم از کم ان کو خلافت کی اہمیت اور اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔

اسکے بعد سیکرٹری ناصرات نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر انہوں نے عرض کیا کہ ناصرات کی کُل تعداد 1050 ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری ناصرات نے عرض کیا کہ انہوں نے مقامی سیکرٹریان سے رابطہ کر کے دوبارہ کوائف اکٹھے کئے تھے اور نئی رپورٹ کے مطابق بھی یہ تعداد تقریباً 1050 ہی ہے۔ ان میں سے تقریباً 70% بچیاں ایسی ہیں جو فعال ہیں اور باقاعدگی سے طاہر اکیڈمی میں شامل ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا آپ کی لوکل سیکرٹریان ناصرات فعال ہیں؟ کیونکہ تربیت کی یہی عمر ہے، ابھی توجہ دیں گی تو جب وہ لجنہ کی عمر میں داخل ہوں گی تو آپ کے پاس اچھے نتائج ہوں گے۔

بعد ازاں سیکرٹری ضیافت، نائب جنرل سیکرٹری اور محاسبہ نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

اسکے بعد سیکرٹری اشاعت نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ لجنہ کا ایک رسالہ پچھلی ششماہی میں شائع ہوا تھا، یہ رسالہ ہر چھ ماہ بعد چھپتا ہے۔ اسکے علاوہ حضور انور کی اجازت سے رسالہ عائشہ سال میں چار مرتبہ چھپتا ہے۔ ایک اور نیا رسالہ اور ایک کتاب، جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے خطبات کا مجموعہ ہے جسکا ترجمہ صالحہ ملک صاحبہ نے کیا ہے، پرنٹنگ کیلئے تیار ہے۔

بعد ازاں سیکرٹری صنعت و دستکاری نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ لوگوں نے کوئی مینا بازار منعقد کروایا ہے؟

اس پر سیکرٹری صنعت و دستکاری صاحبہ نے عرض کیا کہ اِمسال انہوں نے اس طرح کے 66 پروگرامز کروائے ہیں جس کے نتیجہ میں کُل 52750$ کی رقم اکٹھی کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رقم کے مصرف کے بارے میں دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ رقم مرکز میں جمع کروا دی گئی ہے۔

اس کے بعد سیکرٹری تعلیم نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ شعبہ تعلیم نے جوبلی سال کیلئے معروف خواتین، جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، پر لٹریچر تیار کروا کر ممبرات میں تقسیم کیا ہے۔

اسکے بعد سیکرٹری تبلیغ نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ دورانِ سال 11 بیعتیں ہوئی ہیں الحمد للہ۔ یہ خالصتاً لجنہ کی کوشش سے بذریعہ تبلیغی پروگرامز ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ یہ تمام بیعتیں شعبہ نو مبائعات کے سپرد کر دی گئی ہیں اور وہ نہ صرف رابطے میں ہیں بلکہ نماز، قرآن بھی سیکھ رہی ہیں۔

اسکے بعد سیکرٹری صحتِ جسمانی نے اپنا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر عرض کیا کہ انکا تعلق نائیجیریا سے ہے، وہ روزانہ 6 میل واک کرتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی ممبرات روزانہ ورزش کرتی ہیں؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ 1274 ممبرات ایسی ہیں جو باقاعدگی سے ورزش کرتی ہیں۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2022 از صفحہ 1

جلسہ سالانہ قادیان سے متعلق اپنے خیالات پیش کرنے کی دعوت دی۔ جن مہمانان کرام نے اپنے خیالات پیش کئے ان کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر بلجیت کور صاحبہ منسٹر آف افیئرز گورنمنٹ آف پنجاب:

انہوں نے فرمایا کہ آج کا دن میرے لئے بہت ہی فخر کا دن ہے جو میں آج آپ کے درمیان 127 ویں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل کر رہی ہوں۔ اس جلسہ میں تمام شاملین کو مَیں خوش آمدید کہتی ہوں۔ آپ کی جماعت آج جو ساری دُنیا میں امن کا پیغام دے رہی ہے یہ سب سے اہم وضروری پیغام ہے جس کی اس وقت دُنیا کو ضرورت ہے۔ ایسے پیغام کو دُنیا بھر میں پھیلانے کیلئے انسان کو خود سے بھی لڑنا پڑتا ہے تبھی خدا بھی ہماری مدد کرتا ہے۔ اس چھوٹی سی بستی سے بانی جماعت احمدیہ نے جو پیغام دیا ہے وہ آج ساری دُنیا میں پھیل چکا ہے۔ آپ نے ہمارے ہندوستان کی اصل تصویر کو دُنیا کے سامنے رکھا ہے۔ جماعت کا اصل مقصد پیار محبت وامن ہے۔ ہندو پاک کی تقسیم کے وقت اگرچہ کہ ظلم وبربریت کا نہایت گھناؤنا کھیل کھیلا گیا لیکن اُس وقت بھی انسانیت سے محبت کرنے والے لوگ موجود تھے جنہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ مظلوم ہندو ہے یا مسلمان اور اس کی انہوں نے مدد کی۔ اور انسانیت کا یہ جذبہ آج بھی ہمارے دلوں میں قائم ہے جسے کوئی ختم نہیں کر سکتا۔

جگروپ سنگھ سیکھواں:

قادیان کے جلسہ سالانہ میں تمام شاملین وحاضرین کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ قادیان بہت ہی مقدس بستی ہے جہاں آج ہم 127 واں جلسہ سالانہ منا رہے ہیں۔ پوری دُنیا سے لوگ بہت ہی محبت اور خلوص سے اس بستی میں آتے ہیں۔ اس بستی سے پوری دُنیا میں امن اور محبت کا پیغام جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ بستی پوری دُنیا میں مشہور ہے۔ آج تھرڈ ورلڈ وار ہمارے سروں پر کھڑی ہے۔ دوسری طرف جماعت کے خلیفہ پوری دُنیا کو امن اور محبت کا پیغام دے رہے ہیں جس کو آج پوری دُنیا میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ حضور کا یہ قدم قابل تعریف ہے۔ دُنیا کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جنگ تباہی لاتی ہے جبکہ ہمیں امن کی ضرورت ہے۔ ہمارے خاندان کا جماعت سے بہت ہی پرانا اور گہرا تعلق ہے۔ ہم ہر وقت جماعت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ مَیں شکر گزار ہوں کہ مجھے یہاں آنے کی دعوت دی گئی۔

سوامی آدیش پوری صاحب آف ہماچل، نمائندہ ہندو مذہب:

انہوں نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کی مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ تمام مذہبی راہنماؤں کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ یہ انسانیت کی تعلیم دیتے ہیں اور باہم ایک دوسرے سے محبت کرنے اور بھائی چارے کا سبق سکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی سارے انسان کو ایک جیسا ہی بنایا ہے۔ کسی کے خون سے کبھی یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ یہ ہندو ہے اور یہ مسلمان ہے۔ سب کا خون ایک جیسا ہی ہے۔ جماعت احمدیہ جو ساری دُنیا میں امن اور محبت اور بھائی چارے کی تعلیم کو پھیلا رہی ہے یہ جماعت کی طرف سے ایک بہت ہی قابل تعریف کام ہے۔ آج سب ایک دوسرے کو کافر کہنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کافر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو ٹھکراتا ہے اور ان کی قدر نہیں کرتا۔ وہ لوگ بہت ہی خوش قسمت ہونگے جو آج سے ایک سو ستائیس سال قبل پہلے جلسہ سالانہ میں شریک ہونگے۔ حضرت مرزا غلام احمد کی سچی تعلیمات آج اس جلسہ کے ذریعہ سے پوری دُنیا میں پھیل رہی ہے۔ آخر پر انہوں نے جلسہ سالانہ کی تعریف میں اپنی ایک نظم پڑھی جو انہوں نے جلسہ سے کچھ ہی دیر پہلے لکھی تھی۔

فتح جنگ سنگھ باجوہ لیڈر بی جے پی حلقہ قادیان:

انہوں نے نعرہ تکبیر سے اپنے خطاب کا آغاز کیا۔ بعدۂ تمام شاملین جلسہ کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا کہ ان کا اور ان کے خاندان کا جماعت سے پرانا اور بڑا گہرا ناطہ ہے۔ بانی جماعت احمدیہ کے امن کے پیغامات اور جماعت کا ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں قابل تعریف ہے۔ تقسیم کے وقت قادیان میں چند گنتی کے احمدی رہ گئے تھے مگر آج یہ ساری دُنیا میں پھیل چکے ہیں۔ جماعت کے موجودہ خلیفہ آج ساری دنیا کو انسانیت کی تعلیم دے رہے ہیں۔ امن اور شانتی کا پیغام پھیلا رہے ہیں جو بہت ہی قابل تعریف ہے۔ آج دُنیا کو امن اور پیار اور محبت کی ضرورت ہے۔ انسانیت کو بچانے کیلئے اُسی امن کی ضرورت ہے جس کے قیام کیلئے جماعت جدوجہد کر رہی ہے۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ جماعت کے خلیفہ قادیان تشریف لائیں۔ آپ سب کو 127 ویں جلسہ سالانہ کی مبارکباد۔

کیشو مُراری داس صاحب، صدر اِسکان ٹیمپل دہلی:

انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔ مَیں جماعت کے تقریباً سارے پروگراموں میں شامل ہوتا ہوں کیونکہ جماعت ہمیشہ محبت اور امن ہی کی بات کرتی ہے۔ جماعت کا ماٹو بھی پیار اور محبت ہی کا پیغام دیتا ہے۔ اس ماٹو نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ جب میں نے جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں تو مجھے جماعت کی تعلیمات کا علم ہوا۔ جس طرح قرآن وحدیث میں امن کی محبت کی تعلیم ہے اسی طرح گیتا میں بھی امن اور محبت کی تعلیم ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب مجھے جماعت کا ماٹو محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں بتایا گیا تو مجھے بڑا عجیب ہوا کہ ایک مسلمان کا محبت اور امن سے کیا رشتہ ہوسکتا ہے۔ لیکن جب مَیں نے اسلام کا مطالعہ کیا تو پھر مجھے معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث میں واقعی امن اور محبت کی تعلیم ہے۔ ہم سب کا یہ مقصد ہونا چاہئے کہ ہم اس دُنیا میں اچھے کام کر کے خدا کے حضور حاضر ہوں۔ جب تک ہمارا کام اور ہمارا عمل اچھا نہیں ہوگا تب تک ہمارا کسی مذہب کو ماننا بے فائدہ ہوگا۔ ہر ایک کو اپنے مذہب کی نیک تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا تب ہی اس زندگی کا کوئی فائدہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات زمانہ کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔

گورندر سنگھ گورا، ممبر SGPC:

اسٹیج پر تشریف رکھنے والے تمام معززین اور شاملین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت کے تمام کام، اس کی تعلیمات اور اسکا ماٹو سب کیلئے ایک نیک نمونہ ہے۔ جماعت کا پیغام آج ساری دُنیا میں پھیل چکا ہے۔ اچھے اور نیک لوگ وہ ہوتے ہیں جو خواہ ہندو ہوں یا مسلمان یا کسی اور مذہب کے ہوں وہ اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ اور دوسروں کی تعلیمات کی عزت کرتے ہیں۔ جماعت اپنے عمل سے یہ ثابت کرتی ہے کہ اس کو سب سے محبت ہے اور نفرت کسی سے نہیں ہے۔

پرتاپ سنگھ باجوہ ایم ایل اے حلقہ قادیان:

انہوں نے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور جلسہ پر مدعو کئے جانے کی وجہ سے شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت کی تعلیمات کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بہت سے ممالک میں جانے کا موقع ملا ہے مَیں جہاں بھی جاتا ہوں کوشش کرتا ہوں کہ وہاں جماعت کے احباب سے ملاقات کروں اور اس سے مَیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہر جگہ ہر ملک میں جماعت نے وہاں کے لوگوں کے ساتھ، سیاستدانوں کے ساتھ، حکومت کے ساتھ اچھے تعلقات بنائے ہیں۔ اپنی نیک نامی پیدا کی ہے۔ وہاں کے باشندوں اور انتظامیہ کے ساتھ گھل مل کر اور مل جل کر کام کرتے ہیں اور اُن میں ایک اپنا اثر پیدا کیا ہے۔ آج اس موقع پر مَیں جماعت کے خلیفہ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ قادیان تشریف لائیں ہم سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس پاک بستی سے جو امن ومحبت کا پیغام ساری دُنیا میں پھیلایا جا رہا ہے وہ بہت ہی قابل تعریف اور وقت کی ضرورت ہے۔

امن شیر کلسی صاحب ایم ایل اے حلقہ بٹالہ:

انہوں نے کہا کہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے آپ کے درمیان حاضر ہونے کا موقع ملا۔ مَیں آپ سب کا شکر گزار ہوں۔ جماعت کو جہاں ہماری ضرورت ہوگی ہم جماعت کا ساتھ دیں گے۔ ہم جماعت کے ساتھ کھڑے ہیں اور آپ کے اقدامات کو اور آپ کے کاموں کو سراہتے ہیں۔

انوراگ سود صاحب آف ہوشیار پور:

انہوں نے کہا کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دینے کیلئے ساری جماعت کا شکر گزار ہوں۔ آپ سب بہت خوش نصیب ہیں جو جماعت سے جڑے ہوئے ہیں۔ میرا تعلق ہوشیار پور شہر سے ہے جہاں سے جماعت کا بھی بہت پرانا اور گہرا رشتہ ہے۔ حضور جب 2005 میں قادیان تشریف لائے تھے تو آپ ہوشیار پور بھی تشریف لائے تھے۔ اس موقع پر حضور نے میرے گھر کو بھی برکت عطا فرمائی تھی اور دعائیں دی تھیں۔ جماعت کی جو محبت کی تعلیم ہے اس پر چل کر پوری دُنیا میں امن قائم کیا جاسکتا ہے اور دنیا کو تباہی سے بچایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں حضور انور سے کئی مرتبہ یوکے میں بھی مل چکا ہوں۔ جماعت کی تعلیمات کی اس وقت دُنیا کو ضرورت ہے۔ دیگر مذاہب بھی اسی طرح امن کی تعلیمات دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اس اسٹیج پر تمام مذاہب کے نمائندگان کو بلا کر جو عزت دیتی ہے وہ بہت ہی قابل تعریف ہے۔ تمام مذاہب کی عزت کرنا جماعت کی بہت بڑی خوبی ہے۔ امریکہ کے ایک شہر میں ابھی حال ہی میں جماعت کو مسجد تعمیر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی وہ جماعت کی سچائی کی دلیل ہے۔ میں اس موقع پر حضور سے درخواست کرتا ہوں کہ حضور قادیان تشریف لائیں ہم سب آپ کے منتظر ہیں۔

ان احباب کے علاوہ اور بھی بعض معزز شخصیات اسٹیج پر تشریف فرما تھیں جن کا مکرم تنویر احمد خادم صاحب نے تعارف کرایا اور انہیں شال کا تحفہ دیکر ان کی عزت افزائی کی۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 25 دسمبر 2022 بروز اتوار

تیسرا دن پہلا اجلاس

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی 10 بجکر 5 منٹ پر تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ مکرم حافظ فاروق اعظم صاحب انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے سورۃ آلِ عمران کی آیات 103 تا 106 کی تلاوت کی۔ ان آیات کریمہ کا اردو ترجمہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاکسار منصور احمد مسرور ایڈیٹر ہفت روزہ بدر نے پیش کیا۔ اسکے بعد مکرم دبیر احمد شمیم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم کلام ؎

وہ قصیدہ میں کروں وصف مسیحا میں رقم
فخر سمجھیں جسے لکھنا میرے دست وقلم

میں سے چند اشعار نہایت خوش الحانی سے سنائے۔

تقریر اوّل:

اس اجلاس میں علماء کرام کی تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم کے۔ طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ''خلافت عافیت کا حصار'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نظام خلافت وہ بابرکت آسمانی نظام قیادت ہے جو اللہ تعالیٰ جماعت مومنین کو اُن کی روحانی بقا اور ترقی کیلئے عطا فرماتا ہے۔ یہ ایک عظیم انعام ہے جو ایمان اور عمل صالح کی بنیادی شرائط سے مشروط ہے۔ اس خدائی موہبت کی حیثیت ایک حبل اللہ کی ہے۔ اس خدائی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا جماعت مؤمنین کیلئے ان کے ایمان کی تصدیق بھی ہے اور امن وامان اور روحانی ترقیات کی ضمانت بھی۔

آج جب لادینیت عروج پر ہے اور لوگ اپنے خالق ومالک کو بھول رہے ہیں اور اسکی وجہ سے انفرادی واجتماعی بے امنی اور بے سکونی کا شکار ہو رہے ہیں، ہمارے پیارے امام دنیا کو حقیقی حصارِ عافیت یعنی خدا تعالیٰ کو پہچاننے کی طرف متوجہ فرما رہے ہیں۔ حضور انور نے بڑے ہی ٹھوس دلائل سے ثابت فرمایا ہے کہ دُنیا میں حقیقی اور پائیدار امن کا قیام خدا تعالیٰ کی ذات کو پہچاننے اور اُس کے حقوق ادا کرنے، حقوق العباد کی ادائیگی اور قیامِ انصاف سے ہی ہوسکتا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی 2022ء کے موقعہ پر فرمایا کہ :

''حقیقی امن دنیا میں لانے کیلئے یہی عقیدہ اور اس پر عمل کارگر ہوگا کہ دُنیا کا ایک خدا ہے، جو یہ چاہتا ہے کہ سب لوگ امن میں رہیں۔ حقیقی امن اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتا جب تک ایک بالا ہستی کو تسلیم نہ کیا جائے، جب تک اس کی محبت دل میں پیدا نہ ہو۔ اور یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ امن دینے والا ہے صرف اسلام نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیش کیا ہے۔ امن اس وقت تک قائم ہو ہی نہیں سکتا جب تک لوگوں کے اندر حقیقی مواخات پیدا نہ ہو اور حقیقی مواخات ایک خدا کو مانے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی۔''

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے مختلف سربراہان مملکت کو بھی قیام امن کی طرف اپنے خطوط کے ذریعہ توجہ دلائی ہے:

مورخہ 8 رمارچ 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ نے امریکہ کے صدر باراک اوباما کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''دنیا میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ ضروری محسوس کیا کہ آپ کی طرف یہ خط روانہ کروں کیونکہ آپ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے منصب پر فائز ہیں اور یہ ایسا ملک ہے جو سُپر پاور ہے ......میری آپ سے بلکہ تمام عالمی لیڈروں سے یہ درخواست ہے کہ دنیا میں امن کے قیام کیلئے اپنا کردار ادا کریں......اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام عالمی لیڈروں کو یہ پیغام سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔''

خلافت کے زیرِ سایہ حصارِ عافیت میں آنے کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ کورونا وبا کے پھوٹنے کے بعد دنیا کے اکثر مذہبی حلقے جو اجتماعی عبادات بجالاتے ہیں تذبذب کا شکار ہو کر افراط وتفریط میں مبتلا نظر آئے۔ مسلمان حلقوں میں مسجد کی جگہ گھروں میں پنج وقتہ نماز اور نمازِ جمعہ کی ادائیگی سے متعلق بحثیں چھڑ گئیں اور بعض جگہ تو نوبت تصادم تک پہنچی۔ کچھ نے ایسی زیادتی کی کہ باوجود رخصت کے مسجد میں حاضر ہو کر بلا احتیاط باجماعت نماز ادا کرنا ضروری قرار دیا اور نتیجۃً نقصان اٹھایا اور کچھ ایسے تھے کہ احتیاط کے نام پر عبادات کو ہی ترک کر بیٹھے۔ لیکن امام جماعت

احمدیہ عالمگیر نے 27 رمارچ 2020ء کو اپنے دفتر سے نشر کیے جانے والے خصوصی پیغام میں دنیا بھر کے احمدیوں کو وبائی حالات میں گھروں میں نمازیں اور جمعے ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس پر خلیفۂ وقت کا دست و بازو، نظامِ سلسلہ حرکت میں آیا اور ہر ممکن ذریعہ سے احمدیوں کو گھروں میں عبادات بجالانے کے مسائل سکھائے گئے۔ نتیجۃً ہر احمدی گھر بلا تأمل گھروں میں عبادات بجالانے لگا۔ الغرض جہاں امامِ وقت کو نہ ماننے والے تذبذب کا شکار ہوئے وہیں خلافت کی برکت سے نہ خوف اور پریشانی پیدا ہوئی اور نہ ہی فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی ہوئی۔ ایسا بھلا کیوں نہ ہوتا! وہ 'عافیت کے حصار' میں جو تھے۔

پس نظام خلافت کی اگر ایک طرف بنیادیں ایمان کی مستحکم چٹان پر قائم ہیں تو دوسری طرف اس کی فصیلیں عرش ربُّ العالمین کو چھورہی ہیں جہاں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حفظ و امان کے جلوے ہر وقت جلوہ فگن ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے نتیجہ میں اور آپ کے تسلی اور حوصلہ دینے والے الفاظ کے ذریعہ سے افراد جماعت کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے اور ان کو امن و امان کی ضمانت ملتی ہے۔

ایک جگہ حضور انور احمدیوں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دنیا بڑی خوفناک تباہی کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ نہ مسلمانوں میں انصاف رہا ہے، نہ غیر مسلموں میں انصاف رہا ہے اور نہ صرف انصاف نہیں رہا بلکہ سب ظلموں کی انتہاؤں کو چھو رہے ہیں۔ پس ایسے وقت میں دنیا کی آنکھیں کھولنے اور ظلموں سے باز رہنے کی طرف توجہ دلا کر تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کا کردار صرف جماعت احمدیہ ہی ادا کرسکتی ہے۔ اس کیلئے جہاں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں عملی کوشش کرنی چاہئے، وہاں عملی کوشش کے ساتھ ہمیں دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مسلمان ممالک کی ناانصافیوں اور شامتِ اعمال نے جہاں اُن کو اندرونی فسادوں میں مبتلا کیا ہوا ہے وہاں بیرونی خطرے بھی بہت تیزی سے اُن پر منڈلا رہے ہیں بلکہ اُن کے دروازوں تک پہنچ چکے ہیں۔ بظاہر لگتا ہے کہ بڑی جنگ منہ پھاڑے کھڑی ہے اور دنیا اگر اُسکے نتائج سے بے خبر نہیں تو لاپرواہ ضرور ہے۔ پس ایسے میں غلامانِ مسیح محمدی کو اپنا کردار ادا کرتے ہوئے دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے دعاؤں کا حق ادا کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا حق ادا کرنے والا بنائے اور دنیا کو تباہی سے بچالے۔'' (الفضل انٹرنیشنل 17 رمئی 2013ء)

تقریر دوم:

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا نعمت اللہ نواز صاحب نائب ناظم ارشاد وقف جدید نے ''تبلیغ اور دعوت الی اللہ کی اہمیت اور برکات'' کے موضوع پر کی۔ فاضل مقرر نے سورۃ حٰم سجدہ آیت نمبر 34 وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کی تلاوت کے بعد انبیاء اور مرسلین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق فتوحات اور دوسری اقوام پر ان کے غلبہ کا ذکر کرتے ہوئے آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ کا ذکر کیا کہ کس طرح آپ ﷺ نے جاہل طبع اور وحشی لوگوں کو باخدا انسان بنایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تبلیغ و دعوت الی اللہ کی اہمیت و برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت رسول کریم ﷺ کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے۔ وہ خالص دین کے بن گئے تھے اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم ﷺ جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا نہ سفرخرچ مانگتا تھا اور نہ ہی گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہوسکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کیلئے وقف کردے۔ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے......خدا اسکو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہوجائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اُٹھائیں اور ہر جگہ جائیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی ان کی بات کو سنتا ہے اس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے۔ آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں۔

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ نمبر 1)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تبلیغ و دعوت الی اللہ کا بے انتہا شوق تھا۔ آپ کا اپنا نمونہ یہ تھا کہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:

پاخانہ پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہوجاتا ہے، یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے۔ اور فرمایا: کوئی مشغولی اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حصہ لے، مجھے سخت ناگوار ہے۔ نیز فرمایا: جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے تو میں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کرلیتا ہوں، جب تک وہ کام نہ ہوجائے۔ فرمایا: ہم دین کیلئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج دُنیا کے جو حالات ہیں احمدی ہی دُنیا کو بتا سکتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے ہدایت دینا یا نہ دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان عالم الغیب نہیں ہے اس لئے ہم نہیں جانتے کہ کس شخص پر اثر ہوگا اس لئے ہم نتائج کے بارہ میں ذمہ دار نہیں ہیں۔ ہم سے بس اتنا پوچھا جائے گا کہ کیا ہم نے اپنا تبلیغ کا فرض پورا کیا ہے یا نہیں اور اپنی حیثیت کے مطابق لوگوں تک پیغام پہنچایا ہے یا نہیں۔''

(خطبہ جمعہ مؤرخہ 8 ستمبر 2017ء)

تقریر سوم:

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے قبولیت دُعا کے ایمان افروز واقعات اور دعاؤں کے متعلق حضور انور کی تحریکات و نصائح'' کے موضوع پر کی۔

آپ نے سورۃ انفال آیت 25 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت ﷺ کی بشارات کے مطابق خلافت کا نظام جماعت احمدیہ میں قائم ہے۔ قبولیت دعا کے ذریعہ جس طرح حضرت مسیح موعودؑ اپنے ماننے والوں کو روحانی طور پر زندہ کرتے رہے اُسی طرح آپؑ کے بعد آپ کی جانشینی میں ہر خلیفۂ وقت بھی زندہ کرتا رہا اور اب بھی یہ سلسلہ خلافت خامسہ میں اپنی پوری شان کے ساتھ جاری ہے۔

دعا کی اہمیت و برکات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دُشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کرلیتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اُسکے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحے میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا۔ اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اُس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اُس کیلئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اُس میں لگا رہے۔ (ملفوظات، جلد نمبر 7، صفحہ 192، مطبوعہ لندن ایڈیشن 1984ء)

بعدہٗ فاضل مقرر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور آخر پر حضور انور کا درج ذیل ارشاد پڑھ کر سنایا:

''آج ہم نے نہ صرف اپنی بقا کیلئے، اپنی ذات کی بقا کیلئے، اپنے خاندان کی بقا کیلئے، جماعت احمدیہ کی ترقیات کیلئے دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہے بلکہ امت مسلمہ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر پوری انسانیت کی بقا کیلئے دعاؤں کی طرف توجہ کرنی ہے جس کی آج بہت ضرورت ہے۔ پس ہر احمدی کو ان دنوں میں (ان دنوں سے میری مراد ہے ہمیشہ ہی) اور آج کل خاص طور پر جب حالات بڑے بگڑ رہے ہیں، بہت زیادہ اپنے ربّ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی چاہئیں۔ مضطر کی طرح اسے پکاریں۔ بے قرار ہوکر اسے پکاریں۔ آج امت مسلمہ جس دور سے گزر رہی ہے اور مسلمان ممالک جن پریشانیوں میں مبتلا ہیں اس کا حل سوائے دعا کے اور کچھ نہیں۔ اور دعا کے اس محفوظ قلعے میں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا آج احمدی کے سوا اور کوئی نہیں۔ پس امت مسلمہ کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اندرونی اور بیرونی فتنوں سے نجات دے۔ ان کو اس پیغام کو سمجھنے کی توفیق دے جو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ نے مسلم امت کو دیا تھا۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا سے ظلم ختم کرے۔ انسان اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف رجوع کرے۔ اسے پہچان کر اپنی ضدوں اور اناؤں کے جال سے باہر نکلے۔ خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کو آواز نہ دے بلکہ اسکی طرف جھکے۔ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو سمجھنے والا ہو، اس بات کو سمجھنے والا ہو کہ میری طرف آؤ، خالص ہوکر مجھے پکارو تا کہ میں تمہاری دعاؤں کو سن کر اس دنیا کو جس کو تم سب کچھ سمجھتے ہو، جو کہ حقیقت میں عارضی اور چند روزہ ہے، تمہارے لئے امن کا گہوارہ بنا دوں تا کہ پھر نیک اعمال کی وجہ سے تم لوگ میری دائمی جنت کے وارث بنو۔ (خطبہ جمعہ 11 اگست 2006ء)

......☆......☆......☆......

تیسرا دن اختتامی اجلاس

آج تیسرے دن کے اختتامی اجلاس کا آغاز حسبِ روایات سلسلہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سفیر الدین نے کی جس کا ترجمہ مکرم مولوی نور الدین صاحب ناصر نے پیش کیا۔ مکرم مولوی نصر من اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہٗ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے شکریہ احباب پیش کرتے ہوئے مقامی طور پر اختتامی دعا کروائی۔ بعدہٗ جلسہ سالانہ قادیان 2022 کی خوبصورت جھلکیاں بصورت ڈاکومنٹری ایم ٹی اے انٹرنیشنل سے دکھائی گئیں جسے تمام حاضرین، جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے پورے ذوق وشوق اور انہماک سے سنتے اور دیکھتے رہے۔ یہ ایک ڈاکومنٹری تھی جس میں تینوں دن کے جلسہ گاہ کے پروگراموں کے علاوہ جلسہ سالانہ کے انتظامات، مہمانوں کی آمد اور ان کا جوش وجذبہ، نمائشیں اور قادیان کے مقدس مقامات کی جھلکیاں بھی دکھائی گئیں۔

لندن سے نشریات

حسب سابق امسال بھی سیدنا حضور انور ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان کے آج کے اختتامی اجلاس سے حاضرین کو از راہ شفقت خطاب کرنا تھا۔ اس کے لئے لندن میں باقاعدہ اسٹیج بنایا گیا تھا اور اس پر ویسا ہی بینر لگایا گیا تھا جیسا کہ قادیان کے اسٹیج پر لگایا گیا تھا۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک 4 بجے جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لائے اور اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فیروز عالم صاحب نے کی اور تلاوت شدہ آیات کا اُردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ نظم مکرم ناصر علی عثمان نے پیش کی۔ بعدہٗ نعرۂ تکبیر کی پُرجوش اور ولولہ انگیز صداؤں کے جلو میں سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف فرما ہوئے اور نہایت بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا۔

خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے جلسہ سالانہ کا آخری دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تین دن اللہ تعالیٰ کی برکات سمیٹتے ہوئے گزر گئے۔ بعض افریقن ممالک جن میں نائیجیریا، آئیوری کوسٹ، گنی بساؤ، گنی کناکری، ٹوگو، برکینا فاسو، مالی اور زمبابوے شامل ہیں یہاں بھی ان دنوں میں جلسہ سالانہ ہورہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم.ٹی.اے کے ذریعہ ہمیں ایک دوسرے کو دیکھنے اور سننے کی بھی توفیق دی ہے۔ ایک ہی وقت میں تمام ملک میری باتیں سن رہے ہیں اور دیکھ بھی رہے ہیں اور ہم ان کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کرنے کا اظہار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کا مقصد دینی و روحانی اور اخلاقی ترقی بیان فرمایا اور اس پر بہت شدت سے زور دیا۔ یہی مقصد ہے جسکے حصول کیلئے

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جہاں جماعت احمدیہ باقاعدہ قائم ہے جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے۔ 1891ء کے مختصر جلسہ میں 75 افراد شامل تھے اور جو چند گھنٹوں میں ختم ہو گیا تھا۔ اور 1892ء کے باقاعدہ جلسہ میں 327/افراد شامل ہوئے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ملک میں ہمیں ہزاروں کی تعداد میں شاملین دکھا رہا ہے۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا اور اسکے وعدوں کا جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ثبوت نہیں ہے۔ یقیناً ہے۔ اگر اعتراض کرنے والوں اور عقل کے اندھوں کی آنکھیں بند نہ ہوں تو یہی ایک بات انہیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی دکھانے کیلئے کافی ہے۔ بہرحال ان کو نظر آئے یا نہ آئے یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدوں کا پورا ہونا ہے جس کے نظارے ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ یہ صرف منہ کی بات نہیں، سب دنیا دیکھ رہی ہے، کیمرے کی آنکھ اور ٹی وی کی سکرین ہمیں یہ نظارے دکھلا رہی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان پر ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔ ہم جلسہ میں شامل ہونے کیلئے جمع تو ہو گئے، دنیا میں مختلف جگہوں پر بیٹھے ہوئے سن بھی رہے ہیں اس کے نظارے بھی دیکھ رہے ہیں لیکن ہمیں اس فضل سے فیض اٹھانے اور اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے اپنی ذمہ داریاں بھی ادا کرنی ہوں گی اور اپنے عہد اور اپنے وعدے کو جو ہم نے جماعت میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے پورا کرنا ہوگا۔ اس کیلئے ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔

جلسہ سالانہ کے حوالے سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم نے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں اور اُسوہ کے مطابق کرنے اور شرائط بیعت کی پاسداری کرنے کا عہد کیا ہے۔ ان شرائط بیعت میں سے دوسری شرط بیعت کے حوالے سے کچھ باتیں کروں گا۔ اگر اسکے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو ڈھال لیں تو اپنے اندر بھی اور دنیا میں بھی ایک انقلاب عظیم پیدا کر سکتے ہیں۔ ہم نے جو عہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے اس کی دوسری شرط یہ ہے کہ :

’’جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔‘‘

حضور پُرنور نے فرمایا: اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نو برائیوں کا ذکر کر دیا ہے اور یہ برائیاں ایسی ہیں جن کو چھوڑنے سے انسان روحانی اور اخلاقی طور پر ترقی کر سکتا ہے۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مذکورہ بالا برائیوں سے بچنے کے متعلق قرآن کریم و احادیث مبارکہ میں جو احکامات بیان ہوئے ہیں اُنہیں بیان کرنے کے بعد اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بھی پیش فرمائے اور موجودہ حالات میں اِن برائیوں نے انسانی اخلاق پر جو انتہائی زہریلا اثر چھوڑا ہے، اور ان برائیوں سے فی زمانہ بچنے کی کس قدر اہمیت و ضرورت ہے، اس پر آپ نے تفصیلی روشنی ڈالی۔

حضور انور نے جھوٹ کے متعلق فرمایا کہ سب سے اہم بات ہمیں یہ یاد رکھنی چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنے کیلئے کی ہے۔ اگر ہم نے جھوٹ کا سہارا لینا شروع کر دیا تو پھر ہم خدا کی بادشاہت قائم کرنے کی بجائے شیطان کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنے والے بن رہے ہوں گے۔ پس بہت فکر اور سوچنے کا مقام ہے۔

پھر زنا سے بچنے کے متعلق فرمایا کہ آجکل کے زمانے میں تو میڈیا نے اسکے پھیلانے کی تمام حدیں توڑ دی ہیں۔ ان فحشاء کی ترویج بھی اصل میں دہریت پھیلانے والوں کا ایجنڈا ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ سے اور مذہب سے دُور لے جانا چاہتے ہیں۔ پس ہمیں بہت کوشش سے اس جہاد میں بھی حصہ لینا ہوگا۔

پھر بدنظری سے بچنے کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، قرآن شریف میں یہ بھی تعلیم ہے کہ بدن کے اُن تمام سوراخوں کو محفوظ رکھیں جن کی راہ سے بدی داخل ہو سکتی ہے۔ اس حکم کی وسعت صرف ظاہری طور پر دیکھنے تک نہیں ہے، بلکہ آجکل جو میڈیا دکھاتا ہے، یا کمپیوٹر ہے، یا ٹی وی پر جو غلط اور ننگے پروگرام آتے ہیں ان تک بھی اس حکم کی وسعت پھیلی ہوئی ہے۔ پس ایسے پروگراموں کے دیکھنے سے بھی ہمیں احتیاط کرنی چاہئے۔ نوجوانوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا اس تعلق میں تو بعض بڑوں کی بھی شکایات آتی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا ہم نے حاصل کرنی ہے تو پھر اس قدر باریکی میں جا کر ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہوگی اور اپنے بچوں کو بھی سمجھانا ہوگا۔

حضور پُرنور نے فرمایا: پھر ایک برائی جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو خاص طور بچنے کی تلقین فرمائی ہے اور اسے شرائط بیعت میں رکھ کر عہد لیا ہے وہ ہے فسق و فجور۔ فرمایا: یہ فسق آجکل دنیا میں ہر جگہ ہر شہر میں پھیلا ہوا ہے۔ پس ہمیں اپنی اور اپنے بچوں کی اس لحاظ سے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

فرمایا: پھر جس بات پر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت کیا وہ خیانت نہ کرنا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خیانت، ہر قسم کے ظلم، فساد اور بغاوت کے طریق اور نفسانی جوشوں سے ہمیشہ بچتے رہنے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پیش فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: وہ بات مانو جس پر عقل اور کانشس کی گواہی ہے۔ اور خدا کی کتابیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں۔ خدا کو ایسے طور سے نہ مانو جس سے خدا کی کتابوں میں پھوٹ پڑ جائے۔ زنا نہ کرو، جھوٹ نہ بولو اور بدنظری نہ کرو اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کی راہوں سے بچو۔ اور نفسانی جوشوں سے مغلوب مت ہو اور پنج وقت نماز ادا کرو کہ انسانی فطرت پر پنج طور پر ہی انقلاب آتے ہیں اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شکر گزار رہو۔ اس پر درود بھیجو کیونکہ وہی ہے جس نے تاریکی کے زمانے کے بعد نئے سرے خداشناسی کی راہ سکھائی ہے۔

حضور پُرنور نے فرمایا: پس یہ ہے ہمارا لائحہ عمل۔ اگر ہم اسکے مطابق عمل کر لیں تو ہم ایک عظیم انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ ہر ایک شرط بیعت اپنے اندر بے پناہ حکمتیں رکھے ہوئے ہے۔ ایک احمدی کو اپنے ایمان کو صیقل کرنے کیلئے ان پر غور کرتے رہنا چاہئے تبھی ہم بیعت کے حق ادا کرنے والے بن سکیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا وقت کی رعایت سے میں نے صرف ایک شرط بیعت کو بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پس جلسہ سالانہ میں شاملین چاہے وہ قادیان میں شامل ہونے والے ہیں یا افریقہ کے ممالک کے، جہاں جلسے ہو رہے ہیں وہاں بیٹھے ہوئے جلسے سن رہے ہیں یا وہ سننے والے جو دنیا میں مختلف جگہوں پر بیٹھے ہیں اور ایم.ٹی.اے کے ذریعہ سے جلسہ سن رہے ہیں ہم سب کیلئے ایک لائحہ عمل ہے یہ۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ نے فرمایا: آج لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو بنے ہوئے بھی سو سال ہو گئے ہیں لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جائزہ لیں کہ اس سو سال میں کس حد تک لجنہ نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے اور بیعت کا حق ادا کرنے والا اپنے آپ کو بنایا اور کوشش کی اور کس حد تک اپنے بچوں اور اپنی نسل کو بیعت کا حق ادا کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی سے جوڑنے والا اور ماننے والا بنایا ہے۔ اگر ہم نے اسکے مطابق اپنی نسلوں کی اُٹھان کی ہے تو یقیناً لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اللہ تعالیٰ کی شکر گزار بندیاں ہیں۔ پس یہ جائزے آج لینے کی ضرورت ہے اور جہاں کمیاں رہ گئی ہیں وہاں ایک عزم کے ساتھ عہد کریں کہ ہم نے لجنہ کی اگلی صدی میں اس عہد کے ساتھ قدم رکھنا ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو عہد بیعت کا حق ادا کرنے والا بنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح ہر شامل جلسہ جو کسی بھی طرح جلسہ میں شامل ہے یہ عہد کرے کہ ہم نے پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی ہے اور عہد بیعت کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ نبھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

قادیان میں جو جلسہ کی حاضری تھی جو کچھ دیر پہلے آ گئی تھی اس کے مطابق وہاں تقریباً ساڑھے چودہ ہزار لوگ موجود ہیں اور سینتیس ممالک کی وہاں نمائندگی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلسہ سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا میں ہر جگہ جہاں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جن ملکوں کے میں نے نام لئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جلسہ سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کر لیں اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

اسکے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور ایم ٹی اے کی وساطت سے پوری دُنیا سے احمدی اس دُعا میں شامل ہوئے۔ بعدہٗ قادیان سے مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ سے ترانے پیش کئے گئے۔ آخر پر حضور انور نے مسجد مبارک اسلام آباد میں موجود احباب کی حاضری 1404، اور بیت الفتوح کی حاضری 1200، اور مسجد فضل کی حاضری 400 بتائی اور فرمایا کہ یوکے دیگر مراکز میں بھی اجتماعی طور پر احباب شامل ہیں اس طرح یوکے ہی میں ہزاروں کی تعداد میں شاملین ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے جملہ فیوض و برکات وانوار کو ہماری زندگیوں کا مستقل حصہ بنائے اور نسلاً بعد نسلٍ اس کا فیض ہمیشہ جاری وساری رہے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

جلسہ مستورات

مورخہ 25 دسمبر 2022، جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز کے پہلے سیشن میں لجنہ اماءُ اللہ بھارت نے اپنا جلسہ منعقد کیا۔ اجلاس کی صدارت محترمہ بشریٰ طیبہ غوری صاحبہ اعزازی ممبر لجنہ اماء اللہ بھارت نے کی۔ مکرمہ امۃ الرحمٰن خادم صاحبہ نے تلاوت کی اور اُردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرمہ امۃ الباسط بشریٰ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھا۔ اجلاس کی پہلی تقریر محترمہ ڈاکٹر منصورہ الہ دین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے ’’تربیت اولاد اور احمدی ماؤں کی ذمہ داریاں، محبت الٰہی، نماز، تلاوت، خلافت سے محبت اور اعلیٰ اخلاق‘‘ کے عنوان پر کی۔ اسکے بعد مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ آف کڈلائی کیرلہ نے نظم ’’بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے‘‘ پڑھی۔ اجلاس کی دوسری تقریر محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ نے ’’لجنہ اماء اللہ کی نئی صدی کا آغاز اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد کیرلہ کی ممبرات نے بزبان ملیالم ترانہ پیش کیا۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے موقع پر موصول ہونے والا حضور انور کا بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا اور دعا کروائی۔

......☆......☆......

مورخہ 21 دسمبر تا 27 دسمبر مسجد اقصیٰ اور مسجد انوار میں اور جلسہ کے تین دن قادیان کی تمام مساجد میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ تہجد کی نماز کیلئے شعبہ تربیت کی طرف سے جگانے کا انتظام تھا۔ درود شریف اور پاکیزہ اشعار پڑھ کر نماز تہجد کیلئے احباب کو بیدار کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر سے قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ قادیان کے تمام محلہ جات اور جلسہ گاہ میں تربیتی بینرز لگائے گئے۔

......☆......☆......

جلسہ کے تینوں دن سردی اپنے عروج پر تھی تاہم احباب نے پورے ذوق وشوق کے ساتھ جلسہ سنا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے وقت باوجود موسم بہت سرد ہونے کے جلسہ گاہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور احباب نے ہمہ تن گوش ہو کر حضور انور کا بصیرت افروز خطاب سنا۔ افریقہ

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)
ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں
ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai
چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان لقمان احمد باجوہ صاحب
پروپرائٹر : عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت دور میں دشمنانِ اسلام کے خلاف ہونے والی مہمات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29 جولائی 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حیرہ کس کا مرکز تھا اور اس کا حاکم کون تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حِیُرَہ عیسائی عربوں کا قدیم مرکز تھا اور اس وقت حِیُرَہ کا حاکم ایک ایرانی تھا۔

سوال حضرت خالد نے امغیشیا سے حیرہ کب کوچ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ حِیُرَہ، ربیع الاول بارہ ہجری کے اوائل میں حضرت خالدؓ نے امغیشیا سے حِیُرَہ کی طرف کوچ کیا۔

سوال حیرہ کے حاکم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے جنگ کی تیاریاں کب شروع کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حِیُرَہ کے حاکم کو اندازہ تھا کہ اب خالدؓ کی فوجوں کا رخ اسکی طرف ہوگا اس لیے اس نے حضرت خالدؓ سے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور اس نے یہ اندازہ بھی کرلیا کہ خالدؓ ادھر آنے کیلئے دریائی راستہ اختیار کریں گے اور کشتیوں پر سوار ہو کر پہنچیں گے۔

سوال حیرہ کے حاکم نے اپنے بیٹے کو کیا حکم دیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس نے اپنے بیٹے کو دریائے فرات کا پانی روکنے کا حکم دیا تا کہ خالد کی کشتیاں دلدل میں پھنس جائیں اور خود اسکے پیچھے چلا اور حِیُرَہ کے باہر اپنے لشکر کو ٹھہرایا۔

سوال حضرت خالدؓ جب امغیشیا سے روانہ ہوئے تو آپؓ کو کس قسم کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت خالدؓ امغیشیا سے روانہ ہوئے اور سامان اور مالِ غنیمت کے ساتھ فوج بھی کشتیوں میں سوار کرا دی گئی تو پانی کی کمی کی وجہ سے کشتیاں زمین کے ساتھ لگنے کی وجہ سے حضرت خالدؓ کو بڑی پریشانی ہوئی۔

سوال جب کشتیاں زمین کے ساتھ لگنے لگیں تو ملاحوں نے حضرت خالدؓ سے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ملاحوں نے کہا کہ اہل فارس نے فرات کا پانی اس طرف آنے سے روک کر نہروں کو کھول دیا ہے۔ تمام پانی دوسرے راستوں کی طرف بہ رہا ہے۔ جب تک نہریں بند نہ ہوں گی ہمارے پاس پانی نہیں آ سکتا۔

سوال حضرت خالد جب سواریوں کے ساتھ ایک دستہ لیکر حاکم کے بیٹے کے پاس پہنچے تو کیا صورتحال عمل میں آئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس پر حضرت خالدؓ فوراً سواروں کا ایک دستہ لے کر حاکم کے بیٹے کی طرف بڑھے۔ راستے میں دریائے عتیق کے کنارے پر لشکر کے ایک حصہ سے حضرت خالدؓ کی مڈھ بھیڑ ہوئی۔ حضرت خالدؓ نے ان پر اچانک حملہ کر دیا جبکہ وہ بالکل غافل تھے۔ حضرت خالدؓ نے ان سب کا خاتمہ کر دیا۔ پھر آگے بڑھے اور دیکھا کہ حاکم حِیُرَہ کا بیٹا دریا کا رخ پھیرنے کے کام کی نگرانی کر رہا ہے۔ انہوں نے اچانک اس پر حملہ کر کے اسکو اور اسکی فوج کو قتل کر دیا اور بند توڑ کر دریا میں دوبارہ پانی جاری کروا دیا اور پھر خود وہاں کھڑے ہو کر اس کام کی نگرانی کرتے رہے یہاں تک کہ کشتیوں نے دوبارہ سفر شروع کر دیا۔

سوال حضرت خالد بن ولیدؓ نے قلعوں کا محاصرہ کن طریقوں سے کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالد بن ولیدؓ نے قلعوں کا محاصرہ مندرجہ ذیل طریقہ سے کیا۔ ضرار بن اَزور قصر ابیض کے محاصرہ کیلئے مقرر ہوئے۔ اس میں ایاس بن قُبیصہ طائی پناہ گزین تھا۔ ضرار بن خطاب قصر عدسیّین کے محاصرے کیلئے مقرر ہوئے۔ اس میں عدی بن عدی پناہ گزین تھا۔ ضرار بن مقرن قصر بنی مازن کے محاصرہ کیلئے مقرر ہوئے اس میں ابن اُکّال پناہ گزین تھا۔ مثنیٰ بن حارثہ قصر ابن بُقیلہ کے محاصرہ کیلئے مقرر ہوئے اس میں عمرو بن عبدالمسیح پناہ گزین تھا۔

سوال حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اپنے امراء کے نام کیا فرمان جاری فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت خالدؓ نے اپنے امراء کے نام یہ فرمان جاری کیا کہ وہ پہلے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو ان کے اسلام کو مان لیں اور اگر وہ انکار کریں تو انہیں ایک دن کی مہلت دیں اور انہیں حکم دیا کہ دشمن کو موقع نہ دیں بلکہ ان سے قتال کریں اور مسلمانوں کو دشمن سے قتال کرنے سے نہ روکیں۔

سوال وہ کیا معاہدہ تھا جو مسلمانوں اور اہل حیرہ کے درمیان ہوا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالدؓ نے اہلِ حِیُرَہ اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والا معاہدہ لکھا جو یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ معاہدہ ہے جو خالد بن ولید نے عدی بن عدی، عمرو بن عدی، عمرو بن عبدالمسیح، ایاس بن قَبیصہ اور حِیری بن اکّال سے کیا ہے۔ یہ اہل حِیُرَہ کے سردار ہیں اور حِیُرَہ والے اس معاہدے پر راضی ہیں اور انہوں نے اس کا انہیں حکم دیا ان سے ایک لاکھ نوے ہزار درہم پر معاہدہ کیا ہے جو ہر سال ان سے ان کی حفاظت کے عوض وصول کیا جائے گا۔

یعنی مقامی لوگوں کی حفاظت کیلئے یہ جزیہ لگایا کہ جو دنیاوی مال ومتاع ان کے قبضہ میں ہے خواہ وہ راہب ہوں یا پادری لیکن جن کے پاس کچھ نہیں، دنیا سے الگ ہیں، اس کو چھوڑ چکے ہیں، یہ معاہدہ ان کی حفاظت کی شرط پر ہے۔ اور اگر وہ ان کی حفاظت کا انتظام نہ کرسکیں تو ان پر کوئی جزیہ نہیں یہاں تک کہ وہ یعنی حاکم ان کی حفاظت کا انتظام کرے۔ اگر انہوں نے اپنے کسی فعل یا قول کے ذریعہ سے غداری کی تو یہ معاہدہ فسخ ہو جائے گا۔

سوال حیرہ کی فتح کے بعد حضرت خالدؓ نے کتنی رکعت نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں سے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حِیُرَہ فتح ہو گیا تو حضرت خالدؓ نے نماز فتح پڑھی جس میں آٹھ رکعات ایک سلام سے ادا کیں۔ یعنی اکٹھی آٹھ رکعات پڑھیں۔ اس سے فارغ ہو کر آئے تو کہا جنگ موتہ میں جب میں نے لڑائی کی تھی تو اس وقت میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں۔ میں نے کبھی کسی قوم سے جنگ نہیں کی جیسی اس قوم سے جنگ کی ہے جو اہل فارس میں سے ہیں اور میں نے اہل فارس میں سے کسی سے جنگ نہیں کی جیسی اہل اُلَیس سے کی۔

سوال حاکم کو جب معلوم ہوا کہ اردشیر مر گیا ہے تو اس نے کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حاکم کو معلوم ہو گیا کہ اردشیر مر گیا ہے اور خود اسکا بیٹا بھی جنگ میں مارا جا چکا ہے تو وہ بغیر لڑے دریائے فرات عبور کر کے بھاگ گیا لیکن حاکم کے بھاگ جانے کے باوجود اہل حِیُرَہ نے ہمت نہیں ہاری اور وہ قلعہ بند ہو گئے۔ یہاں چار قلعے تھے اور چاروں قلعوں میں محصور ہو کر لڑائی کی تیاری کرنے لگے۔

سوال حیرہ کی فتح کی اہمیت کی بابت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: فتح حِیُرَہ عظیم جنگی اہمیت کی حامل ثابت ہوئی۔ اس سے مسلمانوں کی نگاہ میں فتح فارس کی امیدیں بڑھ گئیں کیونکہ عراق اور فارسی سلطنت کے لئے جغرافیائی اور ادبی حیثیت سے اس شہر کی بڑی اہمیت تھی۔ اس کو اسلامی فوج کے سپہ سالار اعظم نے اپنا مرکز اور صدر مقام قرار دیا جہاں سے اسلامی افواج کو ہجوم و دفاع اور نظم و امداد کے احکام جاری کیے جاتے تھے اور قیدیوں کے امور کے نظم وضبط سے متعلق تدبیر و سیاست کا مرکز بنایا اور وہاں سے حضرت خالدؓ نے خراج اور جزیہ کو وصول کرنے کیلئے مختلف صوبوں پر عامل مقرر کیے اور اس طرح سرحدوں پر امراء مقرر کیے تا کہ دشمن سے حفاظت ہو سکے اور خود یہاں ٹھہر کر نظام امن و استقرار بحال کرنے میں لگ گئے۔ آپ کی خبریں جاگیرداروں اور سرداروں کو ملیں۔ وہ آپؓ سے مصالحت کیلئے آگے بڑھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ فتح پا رہے ہیں تو انہوں نے مصالحت کر لی۔ سواد عراق اور اسکے اطراف میں کوئی باقی نہ رہا جس نے مسلمانوں کے ساتھ مصالحت یا معاہدہ نہ کرلیا ہو۔

سوال حضرت خالد کتنے سالوں تک حیرہ میں مقیم رہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالدؓ ایک سال تک حِیُرَہ میں مقیم رہے اور شام کی طرف روانگی سے قبل اسکے بالائی اور زیریں علاقوں میں دورے کرتے رہے اور اہل فارس بادشاہ بناتے رہے اور معزول کرتے رہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنگ انبار یا ذات العیون کی بابت کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ انبار یا ذات العیون جو بارہ ہجری میں ہوئی۔ ایرانی فوج حِیُرَہ کے بالکل قریب انبار اور عین التمر میں خیمہ زن ہو چکی تھی۔ انبار کی وجہ تسمیہ میں لکھا ہے کہ عربی زبان میں انبار غلہ و سامان رکھنے کی کوٹھڑی کو کہتے ہیں اور اس شہر کو انبار اس لیے کہا جاتا تھا کہ وہاں کھانے پینے کی چیزیں بکثرت موجود تھیں۔ عین التمر انبار کے قریب کوفہ کے مغرب میں واقع ایک شہر ہے۔

سوال جنگ انبار میں حضرت خالد نے خندق پار کرنے کیلئے کیا تدبیر کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالد بن ولیدؓ اپنی فوج کے کچھ کمزور اور نڈھال اونٹ لے کر خندق کے تنگ ترین مقام پر آئے۔ پھر اونٹوں کو ذبح کر کے اس خندق میں ڈال دیا جس سے وہ بھر گئی اور ان جانوروں سے ایک پل بن گیا۔ اب مسلمان اور مشرکین خندق میں ایک دوسرے کے سامنے تھے۔ یہ دیکھ کر دشمن پسپا ہو کر قلعہ بند ہو گیا۔

سوال اہل دومہ کو جب حضرت خالدؓ کے آنے کی اطلاع ملی تو کیا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اہل دومہ کو حضرت خالدؓ کے آنے کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے حلیف قبائل سے مدد طلب کی۔ یہ قبائل اپنے ساتھ کئی اَور قبائل کو ملا کر دومۃ الجندل پہنچے اور انکی تعداد اس وقت سے کئی گنا زیادہ تھی جب ایک سال قبل حضرت عیاضؓ ان کی سرکوبی کیلئے پہنچے تھے۔ دومۃ الجندل کی فوج دو بڑے حصوں میں منقسم تھی۔

> اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ
> تم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلو تا کہ خدا کا پیار حاصل کرسکو اور اس کا قرب پاسکو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15 جولائی 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ المومنون کی آیت نمبر 9: وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَھۡدِھِمۡ رٰعُوۡنَ کی تلاوت فرمائی۔

سوال اللہ تعالیٰ کی محبت اگر حاصل کرنی ہو تو کس کی اتباع کرنی ضروری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کیلئے رسول کریمؐ کی اتباع ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں رسول کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ یعنی تُو کہہ دے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس صورت میں وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے قصور بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ کے اخلاق کی بابت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ کے اخلاق کے لئے قرآن کریم کی تعلیم دیکھ لو۔ یعنی آپؐ کا ہر فعل قرآنی تعلیم کے مطابق تھا۔

سوال قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت کیا شمار ہوگی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت یہ شمار ہوگی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے تعلقات قائم کرے۔ پھر وہ بیوی کے پوشیدہ راز لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

سوال امانت کا حق کس طرح ادا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو امانت لوٹا دے جس نے تم پر اعتماد کر کے تمہارے پاس امانت رکھی اور اس شخص سے بھی خیانت نہ کر جو تجھ سے خیانت کرتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے امین ہونے کی بابت کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی وجسمانی ہیں۔ یعنی تمام روحانی اور جسمانی نعمتیں ہیں۔ جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے۔ اور پھر انسان کامل برطبق آیت اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۔ یعنی اس آیت کے مطابق کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کر دو۔ اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے۔ یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی امی صادق ومصدوق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عہد کو کس طرح نبھاتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ بدر میں جب مسلمان بہت ہی کمزور تھے۔ جتنی بھی مدد مل جاتی اتنی ہی کافی تھی کیونکہ کفار بھرپور رنگ میں تیار ہو کر آئے تھے۔ آپؐ نے عہد کی پابندی کی خاطر دو اشخاص کو جنگ میں حصہ لینے سے روک دیا۔ اس واقعہ کا ذکر یوں ملتا ہے کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں شریک ہونے کیلئے مجھے یہ بات مانع ہوئی، روک یہ بن گئی کہ مَیں اور اَبُو حُسَیْل نکلے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ملنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ ہم نے کہا ہمارا یہ ارادہ نہیں ہے۔ ہمارا ارادہ صرف مدینہ جانے کا ہے۔ انہوں نے ہم سے عہد لے کر چھوڑا کہ ہم مدینہ جائیں گے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کریں گے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور ان کو اس واقعہ سے جو ہمیں پیش آیا تھا آگاہ کیا۔ یہ سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اور ان سے کیا ہوا عہد پورا کرو۔ ہم ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کریں گے۔ دیکھیں یہ تھا آپ کا عمل۔ آدمیوں کی سخت ضرورت ہے۔ ایک ایک آدمی کی اہمیت ہے۔ جنگ کی حالت میں کوئی بھی ایسی باتوں کو اہمیت نہیں دیتا۔

سوال اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا کیا ذریعہ ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلو تا کہ خدا کا پیار حاصل کر سکو اور اس کا قرب پا سکو۔

سوال سب سے زیادہ امانتوں اور عہدوں کی حفاظت کرنے والے کون تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ: وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ اس پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

سوال حضرت خدیجہؓ نے کس بات سے متاثر ہو کر آپؐ کو رشتے کا پیغام بھیجا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت خدیجہؓ نے اپنا مال تجارت دے کر آپؐ کو بھیجا اور ایک غلام جو ساتھ بھیجا تھا۔ اس نے جب آپؐ کی امانت و دیانت کی تصویر کھینچی تو حضرت خدیجہؓ نے اس سے متاثر ہو کر آپؐ کو رشتے کا پیغام بھیجا۔

سوال منافق کی کون سی تین علامتیں ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب گفتگو کرتا ہے تو کذب بیانی سے کام لیتا ہے، جھوٹ سے کام لیتا ہے۔ جب اس پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

سوال آج کل کے معاشرے میں کن باتوں پر زیادہ جھگڑے ہوتے ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل کے معاشرے میں میاں بیوی کی آپس کی باتیں جو اُن کی ہوتی ہیں وہ لوگ اپنے ماں باپ کو بتا دیتے ہیں اور پھر اس سے بعض دفعہ بدمزگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ماں باپ کو خود عادت ہوتی ہے کہ بچوں سے کرید کرید کے باتیں پوچھتے ہیں۔ پھر یہی جھگڑوں کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے آپؐ نے فرمایا: میاں بیوی کی یہ باتیں کسی بھی قسم کی باتیں ہوں نہ ان کا حق بنتا ہے کہ دوسروں کو بتائیں اور نہ دوسروں کو پوچھنی چاہئیں اور سنی چاہئیں۔ اگر اس نصیحت پر عمل کرنے والے ہوں تو بہت سارے جھگڑے میرے خیال میں خود بخود ختم ہو جائیں۔

......☆......☆......☆......

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10843: مَیں شمس الحق ولد مکرم شکور علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 31/ مارچ 1979، تاریخ بیعت 2001ء، ساکن بالیکوری (بارپیٹا) صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/ اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کھیتی زمین نصف بیگھہ۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/8700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ترپ علی العبد: شمس الحق گواہ: شکور علی

مسل نمبر 10844: مَیں اظہر علی ولد مکرم میسر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 1/اکتوبر 1976 تاریخ بیعت 1999، ساکن دیوکوراڈاکخانہ کالگاچیا ضلع بارپیٹا صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی زمین نصف بیگھہ مع مکان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شکور عالم العبد: اظہر علی گواہ: فیضان احمد

مسل نمبر 10845: مَیں شاہدہ خاتون زوجہ مکرم اظہر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5/اپریل 1979 تاریخ بیعت 1999، ساکن دیوکوراڈاکخانہ کالگاچیا ضلع بارپیٹا صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی نتھنی نصف رتی، حق مہر -/20,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شکور عالم الامۃ: شاہدہ خاتون گواہ: فیضان احمد

مسل نمبر 10846: مَیں زولیخا خاتون زوجہ مکرم فیضان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 24/نومبر 1975ء پیدائشی احمدی، ساکن ٹینگنا ماری (وارڈ نمبر 4) ابھے پوری ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/5000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 2 کنگن، بالیاں، نتھن کل وزن 8 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فیضان احمد الامۃ: زولیخا خاتون گواہ: امان علی احمد

مسل نمبر 10847: مَیں غزالہ عمر زوجہ مکرم عصمت اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 20/ دسمبر 1996 پیدائشی احمدی، ساکن ٹینگنا ماری (وارڈ نمبر 4) ابھے پوری ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/9000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: چین، کان کی بالیاں سیٹ، ہاتھ کے کنگن سیٹ کل وزن 15 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پائل وزن 2 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عصمت اللہ الامۃ: غزالہ عمر گواہ: عبداللطیف

مسل نمبر 10848: مَیں موجیدہ خاتون زوجہ مکرم افضل الرحمٰن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 2/مارچ 1986ء پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ہدایت پور ڈاکخانہ بالاڈماری ضلع گوپال پاڑا صوبہ آسام، مستقل پتا: گاؤں نارارِوٹا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/51000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: کان کی بالیاں سیٹ وزن 2.500 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: افضل الرحمٰن الامۃ: موجیدہ خاتون گواہ: فیضان احمد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 26 - January - 2023 Issue. 4

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

عشق ووفااورایمان واخلاص سے پُر بورکینا فاسو کے 9/احمدیوں کی دردناک شہادت اوراس افسوسناک واقعہ کا تفصیلی ذکر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13/جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک،اسلام آباد(برطانیہ)

تشہد،تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ البقرۃ کی آیات 155 اور 156 کی تلاوت وترجمہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت کے حوالے سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کیلئے یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔جماعت احمدیہ میں گزشتہ سوسال سے زائد عرصے سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کی قربانیاں پیش کی جارہی ہیں۔کیا ان کی قربانیاں رائیگاں گئیں؟

جہاں اللہ تعالیٰ ان شہداء کے مقام کو بلند کرتا رہا ہے وہاں جماعت کو پہلے سے بڑھ کر ترقیات سے نوازتا رہا ہے۔ ان شہیدوں نے جو مقام پایا ہے اور جہاں ان کے درجات ہمیشہ بڑھتے چلے جانے والے ہیں وہاں اس دنیا میں بھی ہمیشہ کیلئے ان کے نام روشن ہیں۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان کا جان دینا نہ صرف اپنے لیے بلکہ جماعت کی زندگی کا بھی باعث بن رہا ہے۔یہی تو ہیں جو پیچھے رہنے والوں کی زندگی اور ترقیات کا ذریعہ بن رہے ہیں تو پھر وہ مُردہ کس طرح ہوسکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ میں جان کی یہ قربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحبؓ کی قربانی سے شروع ہوئی۔جان کی قربانی شروع میں افغانستان اور برصغیر کے احمدیوں کے حصے میں رہی۔ 2005ء میں افریقہ کے ملک کانگو میں ایک احمدی نے خالصتاً جماعت کیلئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔لیکن گزشتہ دنوں برکینا فاسو میں عشق ووفا،ایمان ویقین سے پُر جو نمونہ افریقن احمدیوں نے دکھایا وہ بے مثال ہے۔اُن کو موقع دیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا انکار کردو اور اس بات پر یقین کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں تو ہم تمہاری جان بخشی کردیں گے لیکن اُن لوگوں نے جن کا ایمان پہاڑوں سے زیادہ مضبوط نظر آتا ہے جواب دیا کہ جان تو ایک دن جانی ہی ہے آج نہیں تو کل لہٰذا اس کو بچانے کیلئے ہم اپنے ایمان کا سودا نہیں کرسکتے۔جس سچائی کو ہم نے دیکھ لیا ہے اس کو ہم نہیں چھوڑ سکتے اور یوں ایک کے بعد دوسرا اپنی جان قربان کرتا چلا گیا۔ان کی عورتیں اور بچے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے اور کسی نے کوئی واویلا نہیں کیا۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کی قربانی کے بعد دنیائے احمدیت میں قربانیوں کی ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔

یہ اپنی دنیاوی زندگیوں کی قربانی دے کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے والے بن گئے۔انہوں نے جان، مال اور وقت کی قربانی کے عہد کو ایسا نبھایا کہ بعد میں آکر پہلے آنے والوں سے سبقت لے گئے۔اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو اُن بشارتوں کا وارث بنائے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کی راہ میں قربانیاں کرنے والوں کو دی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب مختصراً ان شہداء کے حالات زندگی بیان کروں گا۔تفصیلات کے مطابق برکینا فاسو کا ایک شہر ڈوری ہے جہاں مہدی آباد میں نئی آبادی ہوئی تھی۔ 11/جنوری کو نو(9) احمدی بزرگوں کو عشاء کے وقت مسجد کے صحن میں باقی نمازیوں کے سامنے اسلام اور احمدیت سے انکار نہ کرنے کے باعث ایک ایک کرکے شہید کردیا گیا۔چار موٹر سائیکلوں پر آٹھ مسلح افراد مسجد میں آئے تھے۔ جب یہ احمدیہ مسجد میں آئے تو اُس وقت عشاء کی اذان ہورہی تھی۔اذان کے بعد مؤذن سے اعلان کروایا کہ احباب جلدی مسجد میں آجائیں کچھ لوگ آئے ہیں اور انہوں نے کوئی بات کرنی ہے۔پھر اُن کے پوچھنے پر الحاج ابراہیم بدگا صاحب نے بتایا کہ وہ امام مسجد ہیں۔پھر ان کے پوچھنے پر کہ نائب امام کون ہے آگوما عبدالرحمٰن صاحب نے بتایا کہ وہ نائب امام ہیں۔جسکے بعد انہوں نے عقائد جماعت احمدیہ کے بارے میں امام صاحب سے کافی سوالات کیے۔امام صاحب نے بتایا کہ ہم لوگ مسلمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے والے ہیں۔ ہمارا تعلق احمدیہ مسلم جماعت سے ہے۔جب امام صاحب نے یہ کہا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پاگئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام مہدی ہیں۔تب دہشت گردوں نے کہا کہ احمدی پکے کافر ہیں۔

پھر ملحقہ سلائی سینٹر میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر کے بارے میں پوچھا۔امام صاحب نے ایک ایک تصویر کا تعارف کروایا۔انہوں نے کہا کہ مسیح موعودؑ کا دعویٰ (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے۔جسکے بعد انہوں نے مسجد میں موجود تقریباً 70 نمازیوں میں سے عمر کے حساب سے بچوں نوجوانوں اور بزرگوں کے گروپ بنائے۔دس بارہ لجنہ بھی موجود تھیں۔ بڑی عمر کے افراد کو کہا کہ وہ مسجد کے صحن میں آجائیں اور امام صاحب سے کہا کہ اگر وہ احمدیت سے انکار کردیں تو اُن کی جان بخش دی جائیگی۔امام صاحب نے جواب دیا کہ میرا سر قلم کردیں مگر میں احمدیت نہیں چھوڑوں گا۔دہشت گردوں نے زمین پر لٹا کر اُن کی گردن پر چھرا رکھا اور ذبح کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے کہا کہ مجھے کھڑا کرکے مار دیں تو انہوں نے اُن کو گولیاں مار کر شہید کردیا۔دہشت گرد سمجھے کہ باقی افراد ڈر کر مان جائیں گے اور ایک اور بزرگ کو بلا کر کہا کہ احمدیت سے انکار کرنا ہے یا مرنا ہے تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ احمدیت نہیں چھوڑ سکتا اور پھر اُن کے سر پر گولیاں مار کر اُن کو بھی شہید کردیا۔اس طرح باقی افراد کو ایک ایک کرکے بلایا اور شہید کردیا۔کسی ایک نے بھی ذرا سی بھی کمزوری نہ دکھائی اور نہ ہی احمدیت سے انکار کیا۔کسی ایک کا بھی ایمان متزلزل نہیں ہوا۔سب نے ایک دوسرے سے بڑھ کر یقین ووفا اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی جانیں پیش کردیں۔

ہر شہید کو کم وبیش تین گولیاں ماری گئیں۔ان میں دو جڑواں بھائی بھی شامل تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ''تذکرۃ الشہادتین'' میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کردے گا۔پس ہم گواہ ہیں کہ آج افریقہ کے رہنے والوں نے اس کا نمونہ دکھادیا اور قائمقامی کا حق ادا کردیا۔

دہشت گردوں کے مسجد میں آنے اور ساری کارروائی مکمل ہونے میں ڈیڑھ گھنٹے کا وقت بنتا ہے۔باقی افراد جس کرب سے گزرے ہوں گے اسکا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے سامنے ان کے پیاروں کو شہید کیا جارہا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام شہداء کا تعارف کروایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

(امام الحاج ابراہیم بدگا صاحب) اس علاقے کے سب سے بڑے وہابی امام اور ایک بہت صاحبِ علم آدمی تھے۔آپ نے بہت تحقیق کے بعد بیعت کی تھی اور بعد میں ایک پُرجوش مبلغ کی حیثیت میں سامنے آئے۔آپ کی عمر 68 سال تھی۔تعلیم کیلئے سعودی عرب میں مقیم رہے۔تماشق زبان کے عالم تھے۔احمدیت سے قبل کئی دیہات کے چیف تھے۔علاقے کے بڑے بڑے علماء ان کے پاس بیٹھنے میں اپنی شان سمجھتے تھے۔ 1998ء میں ڈوری میں باقاعدہ احمدیہ مشن قائم ہونے کی خبر پانے اور جماعت کے عقائد کا علم ہونے پر 7/افراد کے ساتھ مشن ہاؤس آئے اور بہت تحقیق کے بعد بیعت کی۔سمجھ کر صداقت کو قبول کیا اور پھر قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کی۔بے خوف داعی الی اللہ اور فدائی احمدی تھے۔آپ کی کوششوں سے علاقے بھر میں احمدیت پھیلی اور کئی جماعتیں قائم ہوئیں۔قتل کی دھمکیوں کے باوجود تبلیغ کا جنون تھا۔خلافت سے بھی بے انتہا وفا کا تعلق تھا۔

(الحسن آگمانئیل صاحب) شہادت کے وقت ان کی عمر 71/سال تھی۔پیشے کے لحاظ سے کسان تھے۔ 1999ء میں احمدیت قبول کی۔بیعت کے وقت سے اخلاص ووفا میں ترقی کرتے چلے گئے۔نمازوں میں باقاعدہ اور تہجد کے پابند تھے۔جماعت کیلئے جان، مال اور وقت کی ان کی قربانی غیر معمولی ہے۔گذشتہ سال وقف عارضی کی تحریک پر مہدی آباد میں سب سے پہلے اپنا نام لکھوایا۔اس واقعہ میں آپ کے جڑواں بھائی آگمالی ائیل حسینی کی بھی شہادت ہوئی ہے۔

(حسینی آگمالی ائیل صاحب) ان کی عمر بھی 71 سال تھی اور 1999ء میں بیعت کی تھی۔اپنے گاؤں کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔اس وقت زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کیا کرتے تھے۔نماز تہجد کے پابند تھے۔ان کے جڑواں بھائی بھی اس واقعہ میں شہید ہوئے ہیں۔دونوں بھائی ایک ہی دن دنیا میں آئے اور ایک ہی دن دنیا سے گئے۔

(حمید وآگ عبدالرحمٰن صاحب) ان کی عمر 67 سال تھی۔پیشے کے لحاظ سے کسان تھے۔ 1999ء میں بیعت کی تھی۔دل کے صاف اور حلیم طبع تھے۔جماعتی کاموں میں صف اوّل کے شمار ہوتے تھے اپنی فیملی کو بھی اسکی تلقین کرتے تھے۔خطبہ جمعہ انتہائی توجہ اور باقاعدگی سے سنتے تھے۔

(صُلِح آگ ابراہیم صاحب) پیشے کے اعتبار سے کسان تھے۔نماز باجماعت کے پابند تھے اور باقاعدگی سے چندہ ادا کیا کرتے۔مجلس انصار اللہ کے متحرک رکن تھے۔صاحب علم، مذہبی اور علمی گفتگو کرنے والے، نہایت شریف طبیعت کے مالک تھے۔ہر ایک سے حسن سلوک کرنا آپکا خاص وصف تھا۔جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کیلئے غرباء کی مالی مدد کیا کرتے تھے۔

(عثمان آگ سودے صاحب) ان کی عمر 59 سال تھی۔پیشے کے لحاظ سے تاجر تھے۔مہدی آباد کی مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔نمازوں کے پابند تھے اور تہجد باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔مغرب پر آتے اور عشاء کے بعد واپس جاتے۔ہر کوئی گواہی دیتا کہ انتہائی مخلص تھے۔مجھے بھی دعا کے خطوط باقاعدگی سے لکھتے تھے۔

(آگالی آگما گوئیل صاحب) یہ 1970ء میں پیدا ہوئے اور اپنے والد صاحب کے ساتھ 1999ء میں احمدیت قبول کی۔پیشے کے اعتبار سے کسان تھے۔بہت مخلص احمدی تھے۔نمازوں اور چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔

(موسیٰ آگ ادراہی صاحب) شہادت کے وقت ان کی عمر 53 سال تھی۔کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔تہجد اور نمازوں میں باقاعدہ تھے۔ہر کوئی گواہی دیتا ہے کہ یہ ایک مخلص اور فدائی احمدی ہونے کا نمونہ تھے۔مجھے باقاعدگی سے دعائیہ خطوط لکھتے تھے۔

(آگوما آگ عبدالرحمٰن صاحب) شہادت کے وقت ان کی عمر 44 سال تھی۔ 1999ء میں 20 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی اور پھر جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا میں ترقی کی۔انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ دہشت گردوں کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتایا کہ میں نائب امام ہوں۔تہجد اور نمازوں کے پابند تھے۔جماعتی کاموں کیلئے پورے علاقے میں سائیکل سے لمبے لمبے سفر کرتے۔جب آٹھ افراد کو شہید کردیا گیا تو سب سے چھوٹے تھے لیکن بڑی شجاعت سے جواب دیا کہ جس راہ پر بزرگوں نے قربانی دی ہے میں بھی قربان ہونے کیلئے تیار ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ احمدیت کے چمکتے ستارے ہیں۔اپنے پیچھے ایک نمونہ چھوڑ کر گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ایمان ویقین میں بڑھائے۔دشمن سمجھتا ہے کہ اس طرح احمدیت ختم ہوجائے گی لیکن احمدیت پہلے سے بڑھے گی اور پنپے گی، انشاء اللہ۔

حضور انور نے فرمایا کہ شہداء کے خاندانوں کی ضرورت پورا کرنے اور ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کیلئے خلافت رابعہ کے زمانے میں سیّدنا بلال فنڈ قائم کیا گیا تھا جس سے شہداء کیلئے خرچ کیا جاتا ہے۔ جو شہداء کیلئے دینا چاہیں وہ اس فنڈ میں ادائیگی کریں اور یہ ان شہداء پر کوئی احسان نہیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھیں اور ان کو پورا کریں۔

☆☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad